

جَنَّتِ الْبَقِيعِ

میں مدفون صحابہؓ

تین سو سے زائد صحابہؓ، صحابیاتؓ، تابعینؓ، ائمہ
علماء، اولیاء، علمائے دیوبند کا جامع تذکرہ

مع

آداب زیارت نبوی

مولانا امداد اللہ انور
اُستاد جامعہ قاسم العلوم، ملتان
اُستاد التفسیر جامعہ صدیقیہ، بہاولپور
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحیاتی قدس سرہ العزیز

تألیف

دار المعارف، ملتان

جنت البقیع

میں

مدون صحابہؓ

تین سو سے زائد صحابہ، صحابیاتؓ، تابعین

ائمہ، علماء، اولیاء، علمائے دیوبندؒ

کا جامع تذکرہ

تالیف

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور، بحکم

ناشر

دارالمعارف ملتان

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

جنت البقیع میں مدفون صحابہ

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر.....

ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت، فوٹو کاپی، ترجمہ، نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ انور

نام کتاب : جنت البقیع میں مدفون صحابہ

تالیف : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

سابق استاذ جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر:

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دارالمعارف ملتان

تاریخ اشاعت : ۱۴۲۸ھ بمطابق ۲۰۰۷ء

صفحات : 272

ہدیہ : =/100 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراسنٹر اردو بازار لاہور	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
مکتبہ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور	مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ کوسٹ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
منظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے وٹھ
فیروز سنز لاہور۔ کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۳	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دارالاشاعت اردو بازار کراچی	عقیق اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۳	بیکن بکس اردو بازار گلگشت ملتان
فضلی سنز اردو بازار کراچی	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
درخواستی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

ادار ملک کے بہت سے چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	پر شمار
23	خطبہ کتاب	1
23	اہمیت معرفت علم تاریخ صحابہ ﷺ	2
25	تعریف صحابی	3
26	اصطلاح علماء میں صحابی کی تعریف	4
29	حضرت محمد ﷺ اور دیگر انبیاء کے صحابہ کے درمیان فرق	5
34	حضور کے نزدیک صحابہ کرام ﷺ کی شان	6
36	صحابہ کرام ﷺ کو گالیاں دینے اور برا بھلا کہنے کا حکم	7

حصہ اول

جنت البقیع میں مدفون صحابہ کرام

45	سید الانبیاء والمرسلین حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ ﷺ (اضافہ)	8
47	۱- حضرت سیدنا ابراہیم بن سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ	9
49	۲- حضرت عثمان بن عفان ؓ	10
52	۳- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ القرشی الزہری ابواسحاق	11
55	۴- حضرت سعید بن زید بن نفیل القرشی	12
58	۵- حضرت عبدالرحمن بن عوف القرشی الزہری، ابو محمد	13
59	۶- حضرت عباس بن عبدالمطلب ابوالفضل حضور ﷺ کے چچا	14
60	۷- حضرت عثمان بن مظعون القرشی ابوسائب	15
61	۸- حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود الہذلی، ابو عبدالرحمن	16
63	۹- حضرت حسن بن علی حضور کے نواسے	17

64	۱۰- حضرت عبداللہ بن ابوبکر صدیقؓ	18
65	۱۱- حضرت ابی بن کعب انصاری ابوالمنذرؓ	19
66	۱۲- حضرت اسید بن حفیر انصاریؓ	20
67	۱۳- حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ ابو محمد الحبیب بن الحبؓ	21
68	۱۴- حضرت اوس بن ثابت بن المنذر الانصاریؓ	22
69	۱۵- حضرت اوس بن خولی بن عبداللہ انصاریؓ	23
70	۱۶- حضرت اسعد بن زرارہ انصاری، ابومامہؓ	24
72	۱۷- حضرت ارقم بن ابی الارقم عبد مناف القرشیؓ	25
73	۱۸- حضرت جابر بن عبداللہ ابو عبد الرحمنؓ	26
74	۱۹- حضرت جبار بن صخر الانصاری رضی اللہ عنہ	27
75	۲۰- حضرت جبیر بن مطعم القرشی ابو محمدؓ	28
76	۲۱- حضرت حارث بن خزیمہ ابوبشرؓ	29
77	۲۲- حضرت حکیم بن حزام بن خویلدؓ	30
78	۲۳- حضرت حسان بن ثابت انصاری ابوالولید شاعر رسول اللہ ﷺ	31
79	۲۴- حضرت حجاج بن علاط السلمی ابو محمدؓ	32
81	۲۵- حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ ابو عبد اللہؓ	33
83	۲۶- حضرت حویطب بن عبد العزی القرشیؓ	34
84	۲۷- حضرت خیاب مولی عقبہ بن غزو ان ابویحییٰؓ	35
85	۲۸- حضرت خفاف بن ایمن الغفاریؓ	36
86	۲۹- حضرت خویلد بن عمرو ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ	37
87	۳۰- حضرت خوات بن جبر ابوعبداللہؓ	38
88	۳۱- حضرت زید بن خالد الجہنی ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ	39

89	۳۲- حضرت سعد بن معاذ <small>رضی اللہ عنہ</small>	40
92	۳۳- حضرت سعد بن مالک ابوسعید الخدري رضی اللہ عنہ	41
93	۳۴- حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش انصاری ابو عوف <small>رضی اللہ عنہ</small>	42
94	۳۵- حضرت سلمہ بن اکوع ابو مسلم <small>رضی اللہ عنہ</small>	43
95	۳۶- حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ	44
96	۳۷- حضرت سہل بن سعد الساعدي الانصاری ابو عباس <small>رضی اللہ عنہ</small>	45
97	۳۸- حضرت سہل بن ابی حمزہ ابو عبد الرحمن <small>رضی اللہ عنہ</small>	46
98	۳۹- حضرت سائب بن یزید الکناہی <small>رضی اللہ عنہ</small>	47
99	۴۰- حضرت سہیل بن بیضاء القرشی ابو امیہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	48
100	۴۱- حضرت صہیب بن سنان الرومی <small>رضی اللہ عنہ</small>	49
101	۴۲- حضرت صحر بن حرب، ابو معاویہ رضی اللہ عنہ	50
102	۴۳- حضرت عبد اللہ ابن بُحَیْنِہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	51
103	۴۴- حضرت عبد اللہ بن ثابت انصاری، ابو الربیع <small>رضی اللہ عنہ</small>	52
104	۴۵- حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب قرشی ابو جعفر <small>رضی اللہ عنہ</small>	53
105	۴۶- حضرت عبد اللہ بن غسیل، ابو حظلہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	54
107	۴۷- حضرت عبد اللہ بن کعب انصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	55
108	۴۸- حضرت عمرو بن ابی سرح القرشی ابوسعید <small>رضی اللہ عنہ</small>	56
109	۴۹- حضرت عمرو بن امیہ ضمیری <small>رضی اللہ عنہ</small>	57
110	۵۰- حضرت عمرو بن حزم بن زید <small>رضی اللہ عنہ</small>	58
111	۵۱- حضرت عقبہ بن عمرو، ابو مسعود البدری <small>رضی اللہ عنہ</small>	59
112	۵۲- حضرت عقبہ بن مسعود الہذلی ابو عبد اللہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	60
113	۵۳- حضرت علقمہ بن وقاص اللہثی <small>رضی اللہ عنہ</small>	61

114	۵۴- حضرت قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری، ابوالفضل ؓ	62
116	۵۵- حضرت قتادہ بن نعمان انصاری ابو عمرو ؓ	63
118	۵۶- حضرت کعب بن مالک انصاری ابو عبد اللہ ؓ	64
120	۵۷- حضرت کعب بن عجرہ بن امیہ انصاری حلفاء ؓ	65
122	۵۸- حضرت کلیب ؓ	66
123	۵۹- حضرت محمد بن مسلمہ انصاری، ابو عبد الرحمن ؓ	67
125	۶۰- حضرت محمد بن ابی جہم بن حذیفہ ؓ	68
126	۶۱- حضرت محمد بن عمرو بن حزم الانصاری ابو عبد الملک ؓ	69
127	۶۲- حضرت محمد بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما	70
128	۶۳- حضرت معاذ بن الحارث الانصاری ؓ	71
129	۶۴- حضرت مالک بن عمرو بن عتیک ابن عمرو بن مبدول ؓ	72
130	۶۵- حضرت مالک بن ربیعہ انصاری ؓ	73
131	۶۶- حضرت مغیرہ بن اخس الشقی ؓ	74
132	۶۷- حضرت معقل بن شان الشیبی، ابو عبد الرحمن ؓ	75
133	۶۸- حضرت مخرمہ بن نوفل قرشی ؓ	76
134	۶۹- حضرت مقداد بن اسود الحضرمی تبیاً الحضرمی تبیاً ابو معبد ؓ	77
135	۷۰- حضرت مامور الخثعمی ؓ	78
136	۷۱- حضرت نوفل بن معاویہ دیلی ؓ	79
137	۷۲- حضرت ہند بن حارثہ الاسلمی ؓ	80
138	۷۳- حضرت ابو شریح الکعبی الخزاعی	81
139	۷۴- حضرت ابو ہریرہ الدوسی ؓ	82
1414	۷۵- حضرت ابوالیسر انصاری ؓ	83

حصہ دوم

جنت البقیع میں مدفون صحابیات

145	۷۶- سیدہ حضرت فاطمہ الزہراء سیدۃ نساء العالمین رضی اللہ عنہا	84
148	۷۷- حضرت سیدہ زینب بنت مصطفیٰ ﷺ	85
150	۷۸- حضرت سیدہ رقیہ بنت محمد مصطفیٰ ﷺ	86
151	۷۹- حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ	87
152	۸۰- حضرت سیدہ عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا بنت الصدیق رضی اللہ عنہا الحبیہ بنت ابی بکر الحبیہ	88
155	۸۱- حضرت حفصہ بنت عمر فاروق	89
157	۸۲- حضرت سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا	90
160	۸۳- حضرت سیدہ ہند بنت ابی امیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا	91
162	۸۴- حضرت سیدہ زینب بنت جحش	92
164	۸۵- حضرت سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	93
165	۸۶- حضرت سیدہ صفیہ بنت حی الاسراہیلیہ	94
166	۸۷- حضرت سیدہ جویریہ بنت الحارث الخزاعیہ رضی اللہ عنہا	95
168	۸۸- حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب ام زبیر رضی اللہ عنہا	96
169	۸۹- حضرت ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا	97
170	۹۰- حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا	98
172	۹۱- حضرت سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا	99
173	۹۲- حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا	100
174	۹۳- حضرت سبیحہ بنت الحارث الاسلمیہ رضی اللہ عنہا	101

حصہ سوم

مدینہ میں مدفون صحابہ کرامؓ

179	حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ الصدیقؓ	102
180	حضرت عمر بن خطابؓ	103
182	حضرت عثمان بن عفانؓ	104
183	حضرت حسن بن علی بن ابی طالبؓ	105
183	حضرت حسین بن علی بن ابی طالبؓ	106
184	حضرت سعد بن ابی وقاصؓ	107
185	حضرت سعید بن زیدؓ	108
185	حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ	109
186	حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ	110
186	حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ	111
187	حضرت اسامہ بن زید بن حارثہؓ	112
187	حضرت جابر بن عبداللہؓ	113
188	حضرت ابوسعید الخدریؓ	114
188	حضرت رافع بن خدیج بن رافع انصاری حارثیؓ	115
188	حضرت حکیم بن حزام بن خویلد القرشیؓ	116
189	حضرت حسان بن ثابتؓ	117
189	حضرت جبیر بن مطعم بن عدیؓ	118
190	حضرت اسید بن حضیر بن سماک الاشہلیؓ	119
190	حضرت ابوقنادہؓ	120

191	حضرت طفیل بن حارث بن المطلب بن عبد مناف ؓ	121
191	حضرت ابو طلحہ انصاری ؓ	122
191	حضرت ابو ہریرۃ الدوسی ؓ	123
192	حضرت عبداللہ بن مالک بن مسینہ أسدی ؓ	124
192	حضرت عبداللہ بن سلام بن حارث الخزرجی ؓ	125
193	حضرت عبداللہ بن ام مکتوم الاعمی القرشی ؓ	126
193	حضرت زید بن خالد الجہنی ؓ	127
193	حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر ؓ	128
194	حضرت عبداللہ بن ابی بکر صدیق ؓ	129
194	حضرت زید بن خارجہ ؓ	130
195	حضرت انیس بن ابی مرثدہ ؓ	131
195	حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ العززی العدوی ؓ	132
195	حضرت ابو عیاش الزرقی ؓ	133
196	حضرت اوس بن صامت بن قیس ؓ	134
196	حضرت کعب بن مالک ؓ	135
196	حضرت ثابت بن قیس بن زید بن نعمان الخزرجی الانصاری ؓ	136
197	حضرت زید بن جاریہ بن عامر العمری الأوسی ؓ	137
197	حضرت ابویسٰی انصاری ؓ	138
197	حضرت خوات بن جبرین نعمان انصاری ؓ	139
198	حضرت ابوالیسر ؓ	140
198	حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی ؓ	141
199	حضرت عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ الانصاری ؓ	142

199	حضرت سلمہ بن سلامہ بن قش الأشہلی الانصاری ؓ	143
199	حضرت صہیب بن سنان بن مالک ؓ	144
200	حضرت ابو حمید الساعدی ؓ	145
200	حضرت گعب بن عجرة السالمی الانصاری المدنی ؓ	146
200	حضرت ابو ہند الاسلمی ؓ	147
200	حضرت سلمہ بن اکوع ؓ	148
201	حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بن اردب بن حرملة ؓ	149
201	حضرت ابو السناہل بن بعلک ؓ	150
201	حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک الانصاری ؓ	151
202	حضرت عبد الرحمن بن زید بن خطاب ؓ	152
202	حضرت جبر بن عتیک بن حارث بن قیس ؓ	153
202	حضرت عتبان بن مالک بن عمرو ؓ	154
202	حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ؓ	155
203	حضرت قدامہ بن مظعون بن حبیب ؓ	156
203	حضرت ابواسید الساعدی ؓ	157
203	حضرت عمرو بن حزم بن زید الانصاری ؓ	158
204	حضرت حزن بن ابی وہب بن عمرو المخزومی القرشی ؓ	159
204	حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش بن رباب الاسدی ؓ	160
204	حضرت مقداد بن عمرو بن ثعلبہ الکندی البہرانی ؓ	161
205	حضرت جابر بن عتیک بن نعمان الأشہلی الانصاری ؓ	162
205	حضرت ابورمہ البلوی ؓ	163
205	حضرت جبار بن صخر بن امیہ بن خنساء السلمی الانصاری ؓ	164

205	حضرت عبداللہ بن عتیک ؓ	165
206	حضرت ابو واقد اللیثی ؓ	166
206	حضرت حباب بن منذر بن جموح الانصاری ؓ	167
206	حضرت سہل بن سعد بن مالک الساعدی ؓ	168
207	حضرت ابو عبس ؓ	169
207	حضرت ابو بردہ بن نیار ؓ	170
207	حضرت عثمان بن حنیف بن واہب الانصاری ؓ	171
208	حضرت ابو ایوب انصاری ؓ	172
208	حضرت قیس بن ابی صعصعہ ؓ	173
208	حضرت عبداللہ بن سعد بن خثیمہ ؓ	174
209	حضرت عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ ؓ	175
209	حضرت قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر الانصاری ؓ	176
209	حضرت ابو شریح الکعبی ؓ	177
209	حضرت عثمان بن طلحہ بن ابو طلحہ الحجیبی القرشی ؓ	178
210	حضرت مالک بن صعصعہ ؓ	179
210	حضرت ہشام بن حکیم بن حزام القرشی ؓ	180
210	حضرت معقیب بن ابی فاطمہ الدوسی ؓ	181
210	حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری ؓ	182
211	حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف انصاری ؓ	183
211	حضرت عبدالرحمن بن ازہر بن عبدعوف ؓ	184
211	حضرت سائب بن یزید الکندی ؓ	185
212	حضرت عبید ؓ	186

حصہ چہارم

مدینہ طیبہ میں مدفون تابعین کرام

215	حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؑ	187
215	حضرت قبیسہ بن ذویب الخزاعی الکعبی ابوسعیدؑ	188
215	حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ الانصاریؑ	189
216	حضرت مصعب بن عبدالرحمن بن عوف ابو زرارہؑ	190
216	حضرت حمید بن نافع بن صفوانؑ	191
216	حضرت ابوالحبابؑ	192
216	حضرت عمرو بن سلیم الانصاریؑ	193
217	حضرت داؤد بن فرابجؑ	194
217	حضرت بجمہ بن عبداللہ بن بدر الجبلیؑ	195
217	حضرت ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر بن حزم الانصاریؑ	196
217	حضرت ہشام بن یحییٰ بن عاص بن ہشام المخزومیؑ	197
218	حضرت عروہ بن رؤیم اللخمیؑ	198
218	حضرت عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب الہاشمیؑ	199
218	حضرت ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ	200
218	حضرت حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؑ	201
219	حضرت عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن الخطابؑ	202
219	حضرت عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؑ	203
219	حضرت عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطابؑ	204
219	حضرت خالد بن ابی صلتؑ	205
220	حضرت ابوالرجال محمد بن عبدالرحمن بن حارثہ الانصاریؑ	206

220	حضرت محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص اللیثیؓ	207
220	حضرت عمر بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطابؓ	208
220	حضرت عبداللہ بن ابی لبیدؓ	209
221	حضرت موسیٰ بن یعقوب بن عبداللہ بن وہب بن زمعہ القرشیؓ	210
221	حضرت ابوعلقمہ القرویؓ	211
223	حضرت سہیل بن عمرو القرشیؓ	212

حصہ پنجم

مدینہ میں مدفون صحابہ

227	حضرت بکیر بن عبداللہ بن الأشحؓ	213
-----	--------------------------------	-----

حصہ ششم

مدینہ میں مدفون علماء، محدثین اور اولیائے امت

231	حضرت سید ابوصالح مدنیؒ ۱۸ شعبان	214
231	حضرت شیخ ابوداؤد ۱۳ رمضان ۴۰۰ھ	215
231	حضرت ابوبکر مواردی ۲۲ ربیع الثانی ۳۳۲ھ	216
231	حضرت شیخ ابوالعباس ۲۲ ذوالحجہ ۲۰۱ھ	217
231	حضرت امام ابوالقاسم ۲۷ شوال ۲۳۷ھ	218
231	حضرت ابو عبد الرحمن ۱۳ شوال ۱۰۵ھ	219
231	حضرت شیخ ابو عبد اللہ ۱۴ شعبان ۲۰۹ھ	220
231	حضرت ابو مصعب احمد زہری ۲۲ رمضان ۲۳۲ھ	221
231	حضرت شیخ احمد نوریزی ۶ ذوالحجہ ۲۳۴ھ	222
231	حضرت شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بدوی ۱۳ ربیع الاول ۶۷۵ھ	223

231	حضرت شیخ احمد سجاده ۱۶ جمادی الثانیہ ۸۲۲ھ	224
231	حضرت حضرت سید آدم بنوری ۱۳ شوال ۱۰۵۳ھ	225
231	حضرت اسحاق ابن عمر ۱۱ رمضان ۵۳۰ھ	226
231	حضرت امام حسن ثنی ۷ ارجب ۱۶۳ھ	227
232	حضرت میر حسینی ۱۸ھ	228
232	حضرت شیخ حفص مدنی ۱۱ شعبان ۳۲۷ھ	229
232	حضرت شیخ ابوالحسن سمنون بن محبت ۳۰ ربیع الاول ۲۹۸ھ	230
232	حضرت سید صبغۃ اللہ بروچی ۱۵۱۵ھ	231
232	حضرت امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق (مدفون روضہ اقدس)	232
232	حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب (مدفون روضہ اقدس)	233
232	حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی (مدفون جنت البقیع)	234
232	حضرت امام زین العابدین ۱۸ محرم ۹۳ھ بروز جمعرات	235
232	حضرت ابوالنصر عبدالوہاب ۲۲۹ھ بروز جمعہ	236
232	حضرت شیخ عبدالوہاب متقی شاذلی ۱۰۱۱ھ استاد علی متقی مصنف کنز العمال	237
232	حضرت عبدالقادر کی ۲۲ شعبان ۵۸۲ھ	238
232	حضرت سید عبدالعزیز تباعی ۱۳ شعبان ۹۳۱ھ	239
232	حضرت شیخ عبدالحق ماہر حقیقت ۱۱ جمادی اولیٰ ۷۹۷ھ	240
232	حضرت عبدالرحیم مغربی عاشق النبی ۲۷ صفر ۵۹۰ھ	241
232	حضرت عبداللہ محض ۱۸ رمضان ۱۳۷ھ	242
232	حضرت عبدالغنی بن عثمان ۱۲ ربیع الاول ۷۷۱ھ	243
233	حضرت شیخ سید علاء الدین مرتبۃ العباد ۱۶ شعبان ۶۹۹ھ	244
233	حضرت ابوالحسن دمشقی ۲۸ محرم ۲۸۷ھ	245

233	حضرت عمر اشقی بن داود قرشی ۷ ارجب ۱۸ھ	246
233	حضرت سید ابو عبد اللہ عمارہ المعروف ابو محمد بن خزیمہ انصاری ۱۰۵ھ	247
233	حضرت شیخ عمویہ ۳۷۳ھ	248
233	حضرت ابو محمد عمویہ ۶۰۳ھ	249
233	حضرت قاسم بن محمد بن سیدنا ابو بکر صدیق ۲۴ جمادی اولیٰ ۱۰۷ھ بروز منگل	250
233	حضرت قطب الدین سید کبیر ۱۲ شوال ۶۱۹ھ	251
233	حضرت قطب الدین عرف حاجی قدرت اللہ ۱۳ صفر ۱۲۱ھ	252
233	حضرت امام ابو جعفر محمد باقر بن امام زین العابدین ۷ ذوالحجہ ۱۱ھ جمعرات	253
233	حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر ۱۵ رجب ۱۲۸ھ سوموار	254
233	حضرت حضرت سیدنا مالک ابن دینار ۱۴ صفر ۱۳۷ھ سوموار	255
233	حضرت امام مالک ۷ ربیع الثانی ۹۷ھ اتوار	256
233	حضرت سید محمد مورث ۷ ربیع الاول ۲۱۵ھ	257
233	حضرت ابو بکر محمد سلمی ۷ رمضان ۳۲۷ھ	258
233	حضرت خواجہ ابو بکر محمد خطیب یکم محرم ۳۸۷ھ	259
233	حضرت خواجہ محمد عرف عمر پارسا ۲۴ ذوالحجہ ۸۲۲ھ	260
233	حضرت شیخ محمود اسفراری ۱۴ رجب ۶۹۸ھ	261
234	حضرت سید محمد عبید بنی ۱۴ شوال ۸۹۳ھ	262
234	حضرت سید محمد محی الدین جوزا بطعی ۱۳ ذوالحجہ ۷۳۵ھ	263
234	حضرت محبت اللہ شامی ۱۸ ذوالحجہ ۱۱۰۳ھ	264
234	حضرت ابو یحییٰ معن بن عیسیٰ راوی موطا امام مالک ۷ شوال ۱۹۸ھ	265

234	امام الجرح والتعدیل حضرت یحییٰ بن معین ۲۳۳ھ	266
234	حضرت شیخ یحییٰ گجراتی ۲۷ صفر ۱۰۷۵ھ	267
234	حضرت خواجہ یحییٰ مدنی چشتی ۲۷ صفر ۱۱۴۱ھ	268

حصہ ہفتم

جنت البقیع میں مدفون علماء دیوبند

237	حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلویؒ	269
237	حضرت مولانا عبدالکریم مجددی نواسہ شاہ عبدالغنی مجددی	270
237	نواب قطب الدین شارح مشکوٰۃ (مظاہر حق)	271
237	مولانا مفتی مظفر حسین کاندھلویؒ	272
237	مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ مصنف بذل الحمدود	273
237	مولانا محمد اسماعیل برماویؒ شاگرد مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ	274
237	جناب میر جمیل صاحب بہاولپوریؒ از متوسلین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ	275
237	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ	276
238	صوفی محمد اقبالؒ خلیفہ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ	277
238	مولانا بدیع عالم میرٹھیؒ مؤلف فیض الباری شرح بخاری	278
238	مولانا آفتاب عالم بن حضرت مولانا بدیع عالم میرٹھیؒ	279
238	مولانا عبداللہ نو مسلم فاضل دارالعلوم دیوبند	280
238	مولانا سراج الدین برماویؒ فاضل دارالعلوم دیوبند	281
238	مولانا محمد قاسم برماویؒ فاضل دارالعلوم دیوبند	282
238	مولانا حافظ غلام محمد فاضل ڈھا بھیل ہندوستان	283

238	مولانا قاری فتح محمد جالندھری	284
238	مولانا انعام کریم نواسہ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی	285
238	مولانا شیر محمد سندھی خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی	286
238	مولانا عبدالقدوس بنگالی فاضل دارالعلوم دیوبند مجاز حضرت تھانوی	287
238	مولانا محمد موسیٰ ڈیرہ غازی خانی خلیفہ مجاز حضرت تھانوی	288
238	مولانا صوفی محمد اسلم خلیفہ حضرت مولانا فقیر محمد پشاور	289
238	حضرت مولانا محمود مدنی برادر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی	290
238	حضرت مولانا رشید الدین مراد آبادی داماد شیخ الاسلام حسین احمد مدنی	291
238	مولانا محمد حبیب برادر زادہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی	292
239	حضرت مولانا محمد ہاشم بخاری مدرس دارالعلوم دیوبند	293
239	مولانا قاری عبدالملک مراد آبادی نگران شعبہ تحفیظ القرآن مسجد نبوی	294
239	حافظ محمد یامین ہندی مدرس حرم نبوی	295
239	جناب قاری عبدالرحمن تونسوی مدرس تحفیظ القرآن مسجد نبوی	296
239	حافظ غلام رسول تونسوی مدرس مدینہ طیبہ	297
239	مولانا محمود چراغی بخاری فاضل دارالعلوم دیوبند	298
239	جناب قاری عبدالرشید پوتا قاری نور محمد نورانی قاعدہ والے	299
239	حضرت مولانا عبدالشکور دیوبندی مہاجر مدنی	300
239	منشی نور محمد بنگالی نو مسلم مہاجر بہاولپوری ثم مہاجر مدنی	301
239	قاری اسلام احمد بنگالی نو مسلم مہاجر مدنی	302
239	شیخ عبدالقدوس مہاجر مدنی	303
239	مولانا عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی مجاز حضرت پیر فضل علی شاہ	304
239	مولانا عبدالحق عباسی بن حضرت مولانا عبدالغفور عباسی	305

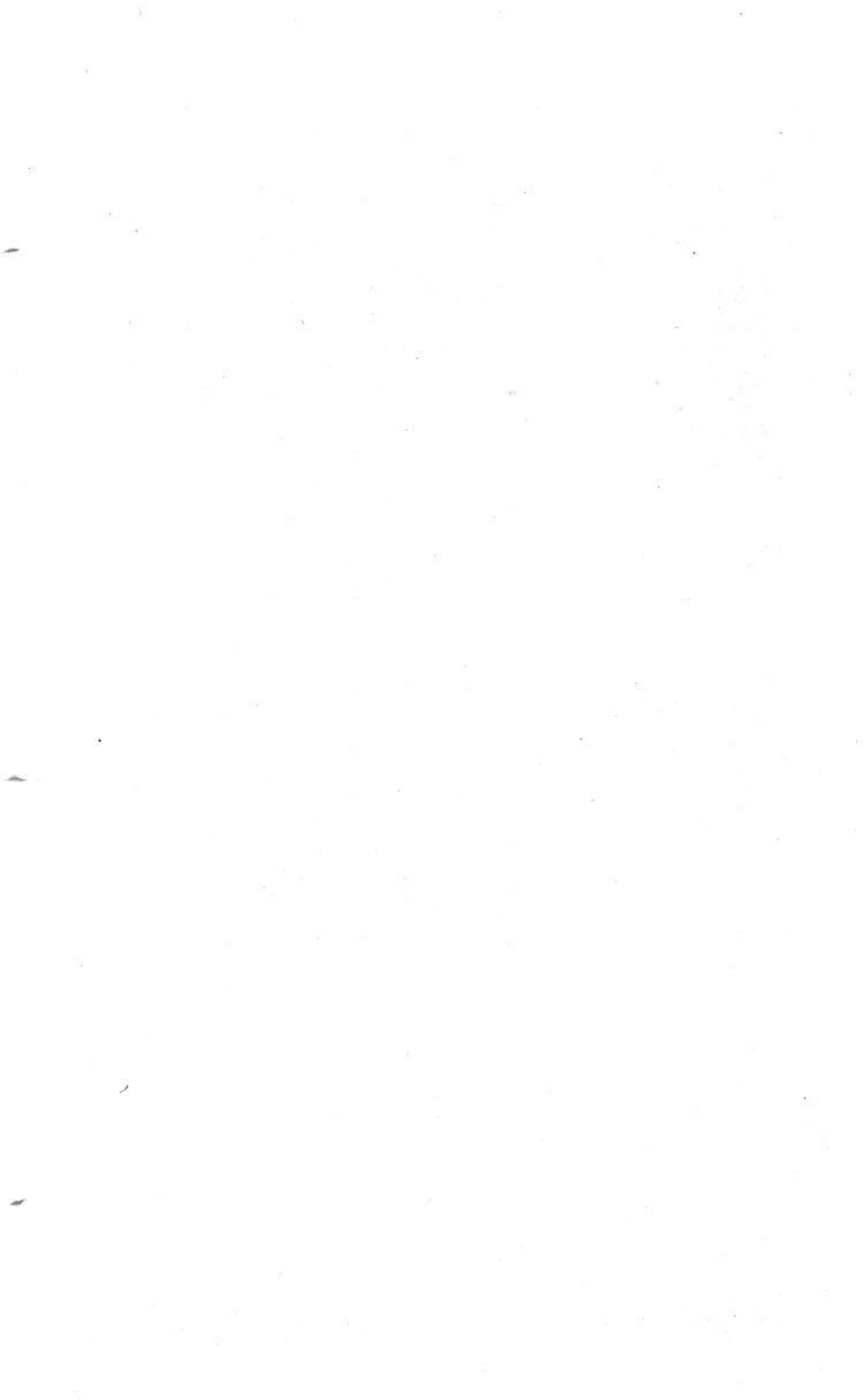
239	مولانا لطف اللہ عباسی بن حضرت مولانا عبدالغفور عباسی	306
239	مولانا عبدالرحمن عباسی بن حضرت مولانا عبدالغفور عباسی	307
239	مولانا مفتی عاشق الہی بلند شہری مصنف کتب کثیرہ	308
239	مولانا ڈاکٹر حفیظ اللہ سکھروی خلیفہ مجاز ڈاکٹر عبدالحی عارفی	309
239	مولانا سعید احمد خان امیر جماعت تبلیغ سعودی عرب	310
239	قاری محمد حسن شاہ شاگرد قاری عبدالمالک	311
240	حضرت مولانا محمد قاسم بخاری	312
240	جناب قاری عبدالرشید مراد آبادی	313
240	جناب قاری عبداللطیف ملتانی	314
240	جناب حافظ غلام رسول کبیر والا سابق مدرس مسجد سراجاں ملتان	315

حصہ ہشتم

آداب زیارت انبی صلی اللہ علیہ وسلم

243	بارگاہ نبوی میں حاضری کا حکم	316
243	فضائل زیارت نبوی	317
244	حضور ﷺ اپنے روضہ اطہر میں زندہ ہیں	318
244	آداب زیارت میں غفلت	319
245	آداب زیارت	320
245	مدینہ طیبہ دیکھنے کی دعا	321
246	مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کے بعد کے اعمال	322
246	مسجد نبوی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا	323
247	مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد کے اعمال	324

248	بارگاہ نبوی میں سلام کے الفاظ اور دعا	325
252	آپ کی خدمت میں دوسروں کا سلام پہنچانا	326
252	حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خدمت میں سلام	327
254	سیدنا عمر فاروقؓ کی خدمت میں سلام	328
255	حضرات صحیحینؓ کی خدمت میں اجتماعی سلام	329
256	اب اپنے لئے یہ دعا کرو	330
257	اور جو چاہے دعا کرو	331
258	پھر استوانہ ابولبابہؓ کے پاس جا کر یہ عمل کرو	332
258	جنت البقیع اور مقام سیدنا حمزہؓ کی حاضری	333
259	ان حضرات پر سلام کے الفاظ	334
259	ایصال ثواب	335
260	مسجد قباء کی حاضری اور نوافل	336
260	دعا کے آخر میں یوں عرض کریں	337
261	آخری ہدیہ ___ درود لامتناہی	338
	فہرست تالیفات و تراجم حضرت مفتی امداد اللہ انور دامت برکاتہم	339





الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم
الانبياء وسيد المرسلين سيدنا محمد صاحب المقام
المحمود، والحوض المورود وعلى آله وصحابه
الغري الميامين وعلى من اهتدى بهداهم وسلك سبيلهم الى
يوم يقوم الناس فيه لرب العالمين.

اما بعد!

اللہ جل شانہ نے اپنی نبی حضرت محمد ﷺ پر ایسے لوگوں کا احسان فرمایا
جنہوں نے آپ کی دعوت کی قدر پہچانی اور آپ کے رسالت کے ہدف کو پایا
اور آپ پر ایمان لائے اور آپ کی مدد کی اور اس نور کی اقتداء کی جو حضور ﷺ
پر نازل کیا گیا اس طرح سے وہ اللہ کی تکریم کے مستحق ہوئے اور اللہ کی کتاب
نے ان کی ثناء بیان کی اور رسول کریم ﷺ نے ان کا دفاع کیا اور امت سے
مطالبہ کیا کہ ان کے افعال کی اقتداء کریں اور ان کے طریقے پر چلیں۔

اہمیت معرفت علم تاریخ صحابہ

یہ تو معلوم ہے کہ تاریخ کا علم عمومی طور پر کتنا اہم مرتبہ رکھتا ہے لیکن صحابہ
کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تاریخ کا جاننا اعلیٰ قسم کے واجبات میں
سے ہے خصوصاً ان حضرات کے لئے جو علوم شریعت، حدیث، تفسیر، فقہ،

اصول اور دیگر دراسات اسلامیہ کے پڑھنے پڑھانے والے ہیں تاکہ ان کی تاریخ کے پہچاننے سے ان حضرات کے علوم اور ان کی تاریخ کا علم ہو جن کے متعلق قرآن کریم نازل ہوا اور ان کی زندگیوں میں قرآن کریم نازل ہوا اور تشریح اسلام کی ابتداء کی گئی۔

ایک اور طرز سے بھی مسلمان اپنی تاریخ کے بہت سے مقامات میں صحابہ کرامؓ کی مفقود معنویات اور مطالب کو اس تاریخ میں پائیں گے اور ان کے دلوں میں ایک اعتماد پیدا ہوگا جو صحابہ کرامؓ کو امت کے پیشوا سمجھیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ علم تاریخ کا جاننا مسلمانوں کے نزدیک اہم علوم میں سے ہے بلکہ اس میں شک نہیں کہ یہ علم آدھا عربی کتب خانہ ہے جو لوگ ابن ندیم کی کتاب الفہرست اور حاجی خلیفہ کی کشف الظنون اور اس کا ذیل ایضاح المکنون اور طاش کبریٰ زادہ کی مفتاح السعادة اور دیگر قدیم و جدید فہرستیں دیکھیں گے تو ہماری تاریخ کو اچھی طرح معلوم کر سکیں گے۔

صحابہ کرامؓ کی تاریخ خاص طور پر بحث اور تدریس اور تحقیق کا مقام رکھتی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ایک کتاب الاصابة فی معرفة الصحابة تحریر کی ہے اور حافظ ابن عبدالبر نے الاستيعاب فی معرفة الاصحاب اور ابن اثیر نے کتاب اسد الغابة فی معرفة رجال الصحابة تالیف کی ہے یہ سب کتابیں اپنی جگہ بہت عظیم ہیں اور اسی طرح سے مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کی حیاة الصحابةؓ ہے ان کے پڑھنے سے صحابہ کرامؓ کی زندگی اور تاریخ سامنے آتی ہے۔

صحابہ کرامؓ کی تاریخ کے متعلق ایک علم یہ بھی ہے کہ صحابہؓ کا انتقال کب ہوا اور کہاں کہاں ہوا تو اس کے متعلق امام صفحانی نے ایک معروف کتاب

سے ایک کتاب بغیة اهل الاثر فی معرفة من اتفق له ولا بیہ صحبة سید البشر تالیف کی ہے اور اسی طرح سے ایک کتاب الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابة تالیف کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکابر اسلاف نے صحابہ کرامؓ کے تاریخ کے اس پہلو کو بھی اجاگر فرمایا ہے یہ مضمون ہم نے جو جنت البقیع میں مدفون صحابہ کے متعلق تحریر کیا ہے یہ زیادہ تر الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابة سے ماخوذ ہے۔

اس کتاب کے مصنف کا بہت تحقیق کے بعد بھی پتہ نہیں چل سکا اس کے محشی اور محقق نے اس کتاب کے مصنف کے نام کی تلاش بسیار کے باوجود بھی ناکامی کا اظہار کیا ہے ہم نے اس کتاب میں مصنف اور محشی دونوں کے اقتباسات لئے ہیں اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کے نیک اعمال میں برکات نصیب فرمائے اور ان کو آخرت میں اعلیٰ علیین کے درجات نصیب کرے۔ (آمین)

تعریف صحابی

صحبت کا معنی لغت کے اعتبار سے یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان کم یا زیادہ، حقیقی یا مجازی طور پر اٹھنا بیٹھنا حاصل ہوا ہو اور یہ معنی قرآن کریم میں اس آیت میں آیا ہے۔

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ (الكهف: ۳۷)۔

ترجمہ: کہا اس کو دوسرے نے جب بات کرنے لگا۔

پس اگر کوئی آدمی دن کے کسی لمحہ میں بھی کسی کے ساتھ بیٹھتا ہے اس کے بعض اسفار میں ساتھ چلتا ہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے سفر میں فلاں آدمی کے ساتھ اتنے وقت کے لئے صحبت اختیار کی ہے۔

کبھی صحابی یا صحبت کا لفظ اخلاق اور عادات اور اعمال کی مشابہت کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا تھا اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ اس جملہ کا معنی یہ ہے کہ تم لوگوں کے اخلاق ان لوگوں کی طرح ہیں جن کا یوسف علیہ السلام کے ساتھ قصہ ہوا تھا۔

اہل لغت نے صاحب کے کلمہ کو مزید وسیع کیا اور اس کا استعمال اہل عقل اور جمادات سب میں جاری کیا اسی بناء پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا نام صاحب السواک والنعلین والوسادة معروف ہے حالانکہ سواک نعلین، وسادہ سب جمادات میں سے تھے لیکن حضور ﷺ کی یہ تین چیزیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس رہتی تھیں حضور ﷺ کے لئے ان تین چیزوں کی فکر آپ فرمایا کرتے تھے۔

اور صحابی کا لفظ صحابہ کی طرف منسوب ہے اور یہ صحبت کے معنی میں آتا

ہے۔

اصطلاح علماء میں صحابی کی تعریف

اصطلاح علماء میں کے صحابی اس کو کہتے ہیں جو حضور ﷺ کے ساتھ ایمان کی حالت میں ملا ہو اور اسلام کی حالت میں فوت ہوا ہو۔

اس صورت میں ہر وہ آدمی جس کی مجلس حضور ﷺ کے ساتھ طویل ہوئی ہو یا معمولی سی ہوئی ہو وہ صحابی ہوگا۔ اور وہ بھی صحابی ہوگا جس نے حضور ﷺ سے اس مجلس میں کچھ روایت کیا ہو یا نہ کیا ہو اور جو حضور ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور جس نے حضور ﷺ کو ایک مرتبہ دیکھا ہو اور مجلس میں بیٹھنا حاصل نہ ہوا ہو یا جس نے کسی عارضے کی وجہ سے حضور ﷺ کو نہ دیکھا ہو جیسے آنکھوں میں بینائی نہ ہو شرف صحابیت میں انسان اور جنات مرد اور عورتیں اور غلام اور آزاد سب داخل ہیں۔

اس اعتبار سے جو شخص حضور ﷺ کو حالت کفر میں ملا پھر حضور ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہوا یا جس شخص نے حضور ﷺ سے ملاقات کی تھی لیکن وہ اس وقت کسی اور شریعت پر ایمان رکھتا تھا جیسے یہودی یا عیسائی تھا تو وہ بھی صحابی نہیں ہوگا اور اس تعریف میں وہ آدمی بھی داخل نہیں ہوگا جو حضور ﷺ سے آپ ﷺ پر ایمان کی حالت میں ملا پھر مرتد ہو گیا اور مرتد ہونے کی حالت میں موت آئی۔

اور اس تعریف میں وہ لوگ بھی داخل نہیں ہوں گے جو حالت ایمان میں حضور ﷺ سے ملے اور پھر مرتد ہو گئے اور حضور ﷺ کی وفات سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ لیکن حضور ﷺ کی دوبارہ زیارت نصیب نہیں ہوئی جیسے اشعث بن قیس اور قرہ بن ہبیرہ یہ لوگ صحابہ نہیں ہوں گے یہی امام ابو حنیفہ اور امام شافعیؒ کا مذہب ہے کیونکہ مرتد ہونے سے صحبت ہونے کی فضیلت اور اس کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

صحابہ کرامؓ اپنے شرف صحبت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے فضیلت رکھتے ہیں ان سب کا درجہ ایک جیسا نہیں ہے بلکہ بعض بعض سے افضل ہیں

جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَّ اللَّهُ الْحُسْنَى وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (الحديد: ۱۰)۔

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس کے برابر نہیں ہو سکتا جس نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا یہ ہیں کہ اللہ کے نزدیک جن کا بڑا درجہ ہے ان لوگوں پر جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا اور اللہ نے ہر ایک سے نیک جزاء کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ. (التوبة: ۱۰۰)۔

ترجمہ: اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والوں میں سے اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے ہیں اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اس سے راضی ہوئے۔

اس بنیاد پر علماء کرام نے صحابہ کرامؓ کے کئی طبقات ذکر کئے ہیں اور ابن حبان اور حاکم نے بارہ طبقات ذکر کئے ہیں جیسا کہ ذیل میں ان کو درج کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلا درجہ ان صحابہ کرامؓ کا ہے جو مکہ میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔

دوسرا طبقہ دارالندوہ میں اسلام لانے والوں کا ہے۔

تیسرا درجہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے صحابہؓ کا ہے۔

چوتھا درجہ بیعت عقبہ اولیٰ کے صحابہؓ کا ہے۔

پانچواں درجہ بیعت عقبہ ثانیہ کے صحابہؓ کا ہے اور ان میں اکثر انصاری تھے۔

چھٹا درجہ ان مہاجرین کا ہے جو حضور ﷺ کی خدمت میں قباء مقام تک گئے اور استقبال کیا جبکہ ابھی حضور ﷺ مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوئے تھے اور مسجد نبوی کی تعمیر شروع نہیں ہوئی تھی۔

ساتواں درجہ اہل بدر کا ہے یعنی جو صحابہ کرامؓ جنگ بدر میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے ان کا ہے۔

آٹھواں درجہ ان مہاجرین صحابہؓ کا ہے جو بدر اور حدیبیہ کے زمانہ کے درمیان ہجرت کر کے مسلمان ہو کر آئے۔

نواں درجہ بیعت الرضوان میں شریک صحابہؓ کا ہے۔

گیارہواں درجہ فتح مکہ کے دن اسلام لانے والوں کا ہے۔

بارہواں درجہ ان حضرات صحابہ کرامؓ کا ہے جو فتح مکہ کے بعد قبائل سے

اور دیہات سے آئے اور اسلام میں داخل ہوئے اور ان میں بچے اور وہ لڑکے شامل ہیں جنہوں نے آپ کو حجۃ الوداع کے موقع پر دیکھا تھا۔

حضرت محمدؐ اور دیگر انبیاء کے صحابہؓ کے درمیان فرق

حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ سب سے بہتر صحابہ تھے جنہوں نے قیمتی اور

عمدہ آسائش اور آرام کی چیزوں کو آپ کے ساتھ عقیدت اور دین کی وجہ سے

چھوڑ دیا اور ان حضرات کو حضور ﷺ کی محبت میں اہل مال، اولاد اور نفس

کے قربان کرنے پر تیار کیا اگر ہم ان صحابہ کرامؓ اور سابقہ اصحاب رسل کا مقابلہ کر کے دیکھیں تو بہت دور کا فرق معلوم ہوگا۔

اور یہ فرق اس لئے ذکر کیا جا رہا ہے کہ آگے حدیث میں آرہا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے خود اس چیز کو بیان کیا ہے۔

چنانچہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مکمل طاقت اور بھرپور کوشش بنی اسرائیل کی تربیت میں خرچ کی تھی لیکن ان کے لئے ممکن نہ ہو سکا کہ وہ حضور ﷺ کے صحابہؓ کے مقابلہ میں کسی ایک ہی سمت کا مقابلہ کر سکیں۔ غور کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کی طرف دیکھیے جب حضرت موسیٰ نے ان حضرات سے کہا تھا

﴿..... يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيكُمْ اَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَاَتَاكُمْ مَالًا يُوْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ يَا قَوْمِ اَدْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلٰى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ، قَالُوْا يَا مُوسٰى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبّٰرِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دَاخِلُوْنَ، قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخٰفُوْنَ اللّٰهَ عَلَيْهِمَا اَدْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَانْكُمُ غٰلِبُوْنَ وَعَلٰى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ، قَالُوْا يَا مُوسٰى اِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا اَبَدًا مَا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلْ اِنَّا هُنَا قَاعِدُوْنَ، قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاٰخِىْ فَاَفْرِقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ، قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيهُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَلَا

تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿۲۰﴾ [المائدہ: ۲۰-۲۶].

ترجمہ: اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب کہ تم میں نبی پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ دیا جو جہان میں کسی کو نہ دیا تھا اے میری قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دی اور پیچھے نہ ہٹو ورنہ نقصان میں جا پڑو گے۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ بے شک وہاں ایک زبردست قوم ہے اور ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ وہاں سے نکل جائیں پھر اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم ضرور داخل ہوں گے۔ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے دو مردوں نے کہا جن پر اللہ کا فضل تھا کہ ان پر حملہ کر کے دروازہ میں گھس جاؤ پھر جب تم اس میں گھس جاؤ گے تو تم ہی غالب ہو گے اور اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم ایمان دار ہو کہا اے موسیٰ ہم کبھی بھی وہاں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اس میں ہیں تو اور تیرا رب جائے اور تم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب میرے اختیار میں تو سوائے میری جان اور میرے بھائی کے اور کوئی نہیں سو ہمارے درمیان اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔

ان کے مقابلہ میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو دیکھئے جب اچانک ان کے سامنے دشمن کے مقابلے کیلئے کہا گیا اور حضور ﷺ نے ان حضرات سے مشورہ لیا اور فرمایا اَشِيرُوا عَلَيَّ أَيُّهَا النَّاسُ۔ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بہت اچھے انداز سے مشورہ دیا اور حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے تو انہوں نے بھی اچھے انداز سے بات کہی اس کے بعد مقداد بن عمروؓ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا یا

رسول اللہ ﷺ نے جو آپ کو فرمایا ہے آپ اس پر عمل کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں خدا کی قسم ہم آپ کو وہ جواب نہیں دیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ کو دیا تھا اور کہا تھا اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هُنَا قَاعِدُونَ آپ اور آپ کا رب دونوں چلے جائیں دونوں جا کے لڑیں ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔

لیکن ہم آپ سے عرض کریں گے اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمْ مُقَاتِلُونَ آپ اپنے رب کے ساتھ چلیں آپ بھی لڑیں اور ہم بھی آپ کے ساتھ مل کے لڑیں گے۔

پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے آپ ہمیں بَرُكَ الْغَمَادِ تک بھی لے جائیں گے تو ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑیں گے یہاں تک کہ آپ وہاں پہنچ جائیں گے۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا مجھے مشورہ دو۔

اس پر حضرت سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم شاید یا رسول اللہ آپ ہمیں مراد لے رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں۔

تو حضرت سعد نے عرض کیا ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی تصدیق کی ہے اور ہم نے گواہی دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ سچ ہے اور ہم آپ کو اس پر پختہ میثاق دے چکے ہیں کہ ہم آپ کی فرمانبرداری کریں گے اور اطاعت کریں گے یا رسول اللہ آپ جو چاہتے ہیں آپ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آپ ہمیں سمندر کی طرف لے جائیں اور وہاں آپ اس میں چھلانگ لگائیں گے ہم بھی آپ کے ساتھ چھلانگ لگادیں گے ہمارے پیچھے کوئی

ایک آدمی بھی نہیں رہے گا اور ہم اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ کل ہم آپ کے ساتھ اپنے دشمن سے لڑیں ہم جنگ میں صبر کرتے ہیں اور بہت اچھے طریقے سے لڑتے ہیں امید ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سے وہ عمل دکھائیں گے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ آپ ہمیں لے کر اللہ کی برکت کے ساتھ چل پڑیں۔ تو حضور ﷺ یہ سن کر خوش ہو گئے پھر فرمایا چلو بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کیا ہے اور خدا کی قسم میں ابھی دیکھ رہا ہوں دشمنوں کی جگہ کے گرنے کو۔

بلکہ حضرت عیسیٰ کے صحابہ کی طرف غور کر کے دیکھیں جن کے دلوں میں حضرت عیسیٰ نے محبت اور حسن معاملہ وغیرہ گاڑ دیا تھا لیکن وہ بھی اس سب کے باوجود اپنے نبی کی وہ قدر نہ کر سکے جس درجہ میں کرنی چاہئے تھی انہوں نے بھی اپنے نبی سے پوچھا کہ اپنے رب کی قدرت کی ہمیں دلیل بیان کرو اور اپنی نبوت کے صدق کی دلیل بیان کریں جس کے متعلق قرآن کریم نے ذکر کیا۔

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. قَالُوا نَرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَّقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ [المائدة ۱۱۲: ۱۱۳].

ترجمہ: جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تیرا رب کر سکتا ہے کہ ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے اتارے، کہا اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس پر

گواہ ہیں۔

لیکن نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے ایک دن بھی آپؐ سے سوال نہیں کیا کہ ان کے لئے آپؐ نبوت کی صداقت بیان کریں اور اللہ کی قدرت کی دلیل بیان کریں بلکہ حضرات صحابہ کرامؓ اس کو بے ادبی خیال کرتے تھے اور بے وفائی سمجھتے تھے اس طرح سے دیگر انداز سے صحابہ کرامؓ کا سابقہ انبیاء علیہ السلام کے اصحاب کے ساتھ مقابلہ کیا جاسکے۔

حضور کے نزدیک صحابہ کرامؓ کی شان

حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اس درجہ میں رکھا ہے کہ امت سے صحابہ کرامؓ کی توقیر کا مطالبہ کیا ہے اور ان کی وہ تعریف بیان کی ہے جس کے وہ اہل تھے اور ان کے برا بھلا کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور ان سے مذاق کرنے کو منع کیا ہے اور جو شخص صحابہ کرامؓ پر کسی قسم کا طعن کرے گا وہ ناقص الایمان ہے اور ہو سکتا ہے کہ موت کے وقت اس کو ایمان بھی نصیب نہ ہو۔

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَأْنَفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَةً. [رواه البخاری و مسلم و الترمذی و ابوداؤد]

ترجمہ: میرے صحابہ کو گالیاں مت دو پس اس ذات کی قسم جس کے قبض میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے پھر بھی ان صحابہ میں سے کسی ایک کے مدیا اس کے نصف صدقہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔

اس ارشاد میں دلیل ہے اس بات کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنے بلند مرتبے پر فائز تھے کہ اگر ان کے بعد کوئی شخص بہت بڑے پہاڑ جتنا بھی عمل کر لے تو اس کا عمل صحابہ کرامؓ کے کسی عمل کے برابر نہیں ہو سکتا کیوں کہ صحبت ایک ایسی نعمت ہے جس کے مقابلے میں کوئی نعمت نہیں آسکتی۔

اور بھی حضور ﷺ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں

”اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوا هُمْ غَرَضًا بَعْدِي، شَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ“.

ترجمہ: میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا پس جو آدمی ان سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض کرے گا وہ میرے ساتھ عداوت کی وجہ سے بغض کرے گا اور جو شخص ان کو اذیت دے گا وہ مجھے اذیت دے گا اور جو مجھے اذیت دے گا وہ اللہ کو اذیت دے گا اور جو اللہ کو اذیت دے گا تو قریب ہے کہ خدا اس کو پکڑ لے۔

یہ بہت سخت وعید ہے ان لوگوں کے لئے جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو اپنی سخت سست تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور ان کی تنقیص کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر اللہ کا ان پر غضب اترتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینے اور برا کہنے کا حکم

صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینا یا ان کی اہانت کرنا ایک گناہ کبیرہ ہے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں جب تم کسی کو دیکھو کہ حضور ﷺ کے صحابہ کا برائی کے ساتھ ذکر کر رہا ہے تو اس کے اسلام پر تہمت لگاؤ یعنی اس کے مسلمان ہونے میں شک کرو۔

امام اسحاق بن راہویہؒ فرماتے ہیں جو شخص نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کو گالیاں دے اس کو سزا دی جائے اور جیل میں بند کر دیا جائے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کو گالیاں دے اس کو قتل کیا جائے اور جو صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے اس کو سزا دی جائے۔

قاضی ابویعلیٰ فرماتے ہیں وہ مسئلہ جس پر فقہاء صحابہ کرامؓ کے گالیاں دینے کے متعلق متفق ہیں وہ یہ ہے کہ اگر وہ گالیاں دینے کو حلال سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے اور اگر حلال نہیں سمجھتا تو بدکار ہے۔

محدث ابوزرعہ رازیؒ فرماتے ہیں جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کی شان میں تنقیص کر رہا ہے تو جان لو کہ وہ بے دین ہے اور وہ اس لئے کہ رسول اللہ حق ہیں اور قرآن حق ہے اور جو کچھ حضور پاک ﷺ لائے ہیں وہ بھی حق ہے اور یہ سب کچھ ہم تک صحابہ کرامؓ نے پہنچایا ہے اور یہ بے دین لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارے دین کے گواہوں پر جرح کریں تا کہ کتاب و سنت کو باطل کر دیں تو خود ان بے دینوں پر جرح کرنا اولیٰ ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں جان لو وہ مسئلہ جس پر اہل سنت والجماعت کا

اعتقاد ہے وہ یہ ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ تمام صحابہ کرام کا عدالت اور سچائی کے ساتھ تزکیہ کرے اور ان کو پاک اور صاف سمجھے ان پر طعن کرنے سے رکے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی آیات میں ان کی تعریف فرمائی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کنتم خیر امة اخرجت للناس
ترجمہ: تم سب امتوں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لئے بھیجے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس امت کے تمام امتوں پر افضل ہونے کو ثابت کیا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی شہادت کی برابری کر سکے کیونکہ اللہ اپنے بندوں سے زیادہ واقف ہیں اور اس کو معلوم ہے کہ خوبی کے حامل کون لوگ ہیں اللہ کے سوا اس بات کو کوئی نہیں جانتا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق تمام امتوں سے بہتر امت کی گواہی دے دی ہے تو ہر ایک پر یہ اعتقاد رکھنا لازم ہے اور اس پر ایمان لانا بھی واجب ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس خبر کو جھٹلانے والا ہوگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جس چیز کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے بیان کیا ہو اور اس میں کوئی شخص شک کرے تو اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ .

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں برگزیدہ امت بنایا تا کہ تم اور لوگوں پر گواہ ہو۔

اور صحابہ کرامؓ اس آیت میں اور اس سے پہلے والی آیت میں اصل مخاطب ہیں تو اب غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بالکل سچا اور نیک پیدا

کیا ہے تاکہ وہ قیامت کے دن باقی امتوں پر گواہ بن سکیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو غیر عادل اور غیر نیک لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کیسے گواہی دے سکتا ہے۔

علام ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک کو گالی دے یا آپؐ کے اہل بیت وغیرہ کو تو امام احمد بن حنبلؒ نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کو خوب سزا دینی چاہئے لیکن اس کے کفر اور قتل پر توقف اختیار کیا ہے امام احمدؒ کے بیٹے عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جو نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کو گالیاں دیتے ہیں تو فرمایا کہ میری رائے ہے کہ اس کو مارنا چاہئے میں نے پوچھا کہ کیا اس پر شرعی سزا مقرر ہے فرمایا کہ اس کو مارنا چاہئے میرا خیال یہ ہے کہ وہ اسلام پر نہیں ہے میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رافضی کون ہیں تو فرمایا وہ لوگ جو حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتے ہیں اور برا کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں میں نے عمر بن عبدالعزیز کو کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے کسی انسان کو پٹوایا ہو سوائے اس شخص کو جس نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کو گالی دی تو آپ نے اس کو کوڑے مروائے تھے۔

(فائدہ) امام ابن عابدین شامی مصنف نہوی شامی نے ایک کتاب اس موضوع پر لکھی ہے جو رسائل ابن عابدین میں موجود ہے۔ تفصیل کے لئے اس کو ملاحظہ فرمایا جائے۔



الروضۃ المستطابۃ

فی

من دفن بالبقیع من الصحابة

مع اضافات کثیرہ

از

امداد اللہ انور



حصہ اول

جنت البقیع میں مدفون صحابہ کرامؓ

ماخوذ از

الروضۃ المستطابہ

فیمن دفن بالبقیع من الصحابہ

مع اضافات وترجمہ

مولانا امداد اللہ انور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چونکہ ہمارے سردار آقا جناب نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں مدفون ہیں اس لئے سب سے پہلے بطور تبرک کے جناب نبی کریم ﷺ کا یہاں مختصر تذکرہ مبارک ذکر کیا جاتا ہے۔

سید الانبیاء والمرسلین حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ ﷺ

ابن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر۔

یہ فہر قریش ہیں اور یہی قریش بن مالک بن نظر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہیں۔ یہاں تک عرب کے انساب منتہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت عدنان سے اوپر ارم تک کوئی سند صحیح نہیں ہے۔ جس کی طرف رجوع کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مکہ معظمہ میں اصحاب فیل کے سال میں ہوئی تھی (جس میں ہاتھی والے کعبہ پر حملہ آور ہونا چاہتے تھے) اور یہ سوموار کا دن تھا۔ اور ماہ ربیع الاول کی بارہ راتیں گذر چکی تھیں۔ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے ابانیل پرندوں کو ہاتھی والوں پر مسلط کیا تھا۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی غار حراء میں اتری تھی بعد اس کے کہ آپ کی عمر تینتالیس سال پوری ہو گئی تھی۔

آپ مکہ میں دس سال رہے لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ سے مدینے کی طرف نکلنے کا حکم دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی آپ وہاں دس سال رہے ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو سوموار کے دن اللہ نے آپ کو وفات دی۔

آپ مدینہ طیبہ میں پورے دس سال رہے ہیں۔

آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بدھ کی رات کو دفن کیا گیا۔ جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ کی قبر اطہر میں حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت فضل بن عباس اور حضرت فہم بن عباس اور حضرت شقران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اترے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۱- حضرت سیدنا ابراہیمؑ بن سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ

آپ کی والدہ کا نام ماریہ قبطیہ ہے حضرت ابراہیم کی عمر اٹھارہ ماہ کو پہنچی تھی اور ۱۰ھ میں ربیع الاول کی دس راتیں گزر چکی تھیں کہ آپ کا انتقال ہو گیا اس وقت آپ عوالی مدینہ میں شیر خوار تھے۔

جب آپ کا انتقال ہوا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ ظُرَيْنِ يُكْمَلَانِ رِضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ.

ابراہیم میرا بیٹا ہے اور دودھ پینے کی حالت میں فوت ہوا ہے اور اس کی دودھ پلانے والی ہیں جو جنت میں اس کے دودھ پلانے کو مکمل کریں گی اس حدیث کو امام احمد نے مسند ج ۳ ص ۱۱۲ میں اور امام مسلم نے صحیح مسلم (ج ۳ ص ۱۸۰۸) میں روایت کیا ہے اس حدیث کو مکمل طور پر مسند احمد اور مسلم میں اس طرح سے روایت کیا گیا ہے۔

کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

سارایت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ ﷺ قال کان ابراہیم مُسْتَرَضِعًا لہ فی عوالی المدینة کان ینطلق ونحن معه فیدخل البیت وانه لیذخن وکان ظنرہ قینا فیاخذه فیقبلہ، ثم یرجع. قال عمرو: فلما توفی ابراہیم قال رسول اللہ ﷺ "ان ابراہیم ابنی وانه مات فی الثدی وان له ظنرین

یکملان رضاعہ فی الجنة.

ترجمہ: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ بچوں پر مہربان ہو حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ عوالی مدینہ میں دودھ پیتے تھے اور حضور ان کو دیکھنے کے لئے جایا کرتے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جاتے تھے اور آپ گھر میں داخل ہوتے تو وہ کھانس رہا ہوتا اور ان کو دودھ پلانے والی عورت لوٹتی تھی حضور اپنے اس بچے کو اٹھا کر بوسہ دیتے تھے، چومتے تھے پھر واپس لوٹ آتے تھے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہوئی تو حضور نے یہ ارشاد فرمایا کہ ابراہیم میرا بیٹا ہے اور یہ دودھ پینے کی حالت میں فوت ہوا ہے اور اس کو دو، دودھ پلانے والی ہیں جو اس کے دودھ پینے کو جنت میں مکمل کریں گی۔

۲- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

یہ خلفاء راشدین میں تیسرے درجہ کے خلیفہ ہیں فرشتے بھی آپ سے حیا کرتے تھے اور ان کے اتنے فضائل ہیں کہ ان کو جمع کرنا مشکل ہے۔ یہ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے تھے قریش خاندان سے ہیں اور اموی النسب ہیں۔ عشرہ مبشرہ جن کو حضور ﷺ نے جنت کی بشارت دی تھی یہ ان میں سے تیسرے درجے کے ہیں اور ذوالنورین ان کا لقب ہے اس لئے کہ یکے بعد دیگرے ان کا حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکاح ہوا تھا۔ یہ دونوں حضور کی صاحبزادیاں ہیں اور نیکی میں اور عبادت میں یہ مقام تھا کہ ساری ساری رات ایک ایک رکعت میں قرآن پاک کی تلاوت کر کے ختم کرتے تھے اور تہجد کے نوافل پڑھتے تھے۔

ان کو جمعہ کے دن اٹھارہ ذی الحجہ کو شہید کیا گیا جب کہ ان کی عمر بیاسی سال تھی اور شہادت ۳۵ھ میں ہوئی۔

اور مدت خلافت گیارہ دن کم بارہ سال ہے آپ کی اولاد میں نو لڑکے اور سات لڑکیاں ہوئیں آپ نے جیشِ عمرہ میں جنگی سامان دیا اور جیشِ عمرہ سے مراد غزوہ تبوک ہے آپ ﷺ کی زینہ اولاد میں بیٹوں کے یہ نام ہیں۔

(۱) - عبداللہ جو اصغر کے نام سے معروف ہیں آپ کی والدہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ ہیں بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔

(۲) - عبداللہ الاکبر ان کی والدہ کا نام فاختہ بنت غزو ان ہے۔

(۳) - عمرو یہ حضرت عثمان کی اولاد میں سب سے زیادہ عمر والے ہیں

اور منیٰ میں فوت ہوئے تھے۔

(۴)۔ ابان یہ معرکہ جمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک رہے اور

ان کی پھر پیچھے اولاد بھی ہوئی۔

(۵)۔ خالد

(۶)۔ عمر

ان چاروں کی والدہ کا نام بنت جندب بنت ازد ہے۔

(۷)۔ سعید

(۸)۔ الولید

ان دونوں کی والدہ کا نام فاطمہ بنت ولید ہے۔

(۹)۔ عبد الملک ان کی والدہ کا نام ام البنین بنت عیینہ بن حصین ہے یہ

بھی بچپن میں فوت ہو گئے تھے تفصیل کے لئے دیکھو الریاض النضرۃ

(ج ۳ ص ۱۳۲)۔

آپ ﷺ کی بیٹیاں سات تھیں اور ان کے نام یہ ہیں۔

۲۔ مریم یہ عمرو کی ماں شریک بہن ہے۔

۱۔ ام سعید یہ سعید کی ماں شریک بہن ہے۔

۳۔ عائشہ

۴۔ ام ابان

۵۔ ام عمرو ان سب کی ماں رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ ہیں۔

۶۔ مریم ان کی والدہ کا نام نائلہ بنت فرافصہ ہے۔

۷۔ ام البنین ان کی ماں ام ولد تھی۔ (الریاض النضرۃ ۱۳۲/۴)۔

جیشِ عمرہ کی تیاری کا واقعہ ترمذی شریف میں اور مسند احمد میں بھی موجود

ہے حضرت عبدالرحمن بن خبابؓ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ حضورؐ جیشِ عمرہ کیلئے لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے تو حضرت عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ ایک سواونٹ فی سبیل اللہ بار اور پالان سمیت میرے ذمہ ہوئے پھر حضورؐ نے اس جیش کے متعلق لوگوں کو ترغیب دی پھر بھی حضرت عثمانؓ کھڑے ہوئے عرض کیا کہ ایک سواونٹ فی سبیل اللہ سامان اور پالان سمیت میرے ذمہ ہوئے پھر حضورؐ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی پھر بھی حضرت عثمانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ذمہ تین سواونٹ فی سبیل اللہ بمع سامان کے ہوئے تو میں نے حضورؐ کو دیکھا کہ آپؐ منبر سے اترے اور یہ فرما رہے تھے ”ما علی عثمان ما عمل بعد ہذہ ما علی عثمان ما عمل بعد ہذہ“ عثمان کے ذمہ کوئی گناہ نہیں جو وہ اس عمل کے بعد کرے عثمان کو کوئی نقصان نہیں جو گناہ وہ اس عمل کے بعد کرے۔ پھر حضرت عثمانؓ ایک ہزار دینار اس کے بعد سفر خرچ کے لئے لے آئے جو مسافروں کے لئے ضرورت ہوتی تھی پھر اس کے بعد سات سو اوقیہ وزن سونے کا بھی لے آئے خلاصہ یہ ہے کہ آپؐ نے پورے لشکر کا تمام خرچ پیش کیا اور بڑی فضیلت کے مستحق بنے۔

۳- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما القرشی الزہری ابواسحاق

آپ ﷺ عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے ایک ہیں قدیم سے اسلام قبول کیا تھا اور اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے آپ ﷺ مستجاب الدعاء تھے حضور ﷺ نے ان کیلئے قبولیت کیلئے ان الفاظ میں دعا فرمائی تھی۔ ”اللہم اجب دعوة سعد اذا دعاک“ اے اللہ سعد کی دعا کو قبول کرنا جب بھی وہ دعا کرے۔ یہ حدیث صحیح ہے اس کو ترمذی نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے قصر عقیق میں فوت ہوئے اور پھر ان کو جنت البقیع میں لا کر دفن کیا جب آپ ﷺ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے پرانا جبہ اون کا منگوا یا اور فرمایا مجھے اس میں کفن دے دینا کیونکہ میں جنگ بدر میں اسی جبہ کو پہن کر مشرکین سے لڑا تھا اور اس کو میں نے اسی دن کے لئے چھپا کر رکھا ہوا تھا آپ کی وفات سن ۵۵ھ میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۷۷ برس سے کچھ زیادہ تھی آپ کے سترہ لڑکے اور ۷ لڑکیاں تھیں۔

لڑکوں کے نام یہ ہیں:

۱- اسحاق اکبر

۲- عمر، ان کو مختار ثقفی نے قتل کیا تھا

۳- محمد، ان کو حجاج نے قتل کیا تھا دونوں کی والدہ قیس بنت معدی کرب

تھیں۔

۴- عامر جو آپ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔

۵- اسحاق الاصغر

۶- اسماعیل ان سب کی ماں ام عامر بنت عمرو ہیں۔

۷- ابراہیم

۸- موسیٰ

۹- عبداللہ ان تینوں کی ماں خولہ بنت عمرو ہیں۔

۱۰- عبداللہ اصغر

۱۱- بحیر ان کا نام عبدالرحمن ہے۔

۱۲- عمیر الاکبر

۱۳- عمیر الاصغر

۱۴- عمرو

۱۵- عمران

۱۶- صالح، ان کی ماں ظبیہ بنت عامر ہیں۔

۱۷- عثمان اور ان کی ماں ام حجیر ہیں۔ (الریاض النضرة ۴/۱۱۴)۔

بیٹیوں کے نام یہ ہیں۔

۱- ام حکم کبریٰ یہ اسحاق اکبر کی سگی بہن ہیں۔

۲- حفصہ

۳- ام القاسم

۴- کلثوم اور یہ سب عمر اور محمد کی سگی بہنیں ہیں۔

۵- ام عمران یہ اسحاق اصغر کی سگی بہن ہیں۔

۶- ام الحکم صغریٰ

۷- ام عمرو

۸- ہند

۹- ام زبیر

۱۰- ام موسیٰ

۱۱- حمنا یہ بحیر کی بہن ہیں۔

۱۲- حمنا کبریٰ

۱۳- ام عمر

۱۴- ام ابونا

۱۵- رملہ

۱۶- عمرہ، ان کی ماں عرب کی ایک لونڈی ہے۔

۱۷- عائشہ

تفصیل کیلئے دیکھو الرياض النضرة (۱/۱۱۴). المعارف لابن

قتیبہ (۲۲۳).

۴- حضرت سعید بن زید بن نفیل القرشی

عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جن کے لئے حضورؐ نے جنت کی بشارت سنائی تھی۔ آپ ﷺ اپنے محل میں وادی عقیق میں فوت ہوئے اور کندھوں پر ان کا جنازہ اٹھا کر جنت البقیع میں لایا گیا اور دفن کیا گیا اور ان کی وفات سن ۵۰ھ میں ہوئی جب کہ عمر ۷۰ سال سے زائد تھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کو غسل دیا تھا اور آپ ﷺ کی جنازہ کی نماز پڑھائی اور قبر میں بھی آپ ﷺ نے ہی اتارا تھا۔

آپ بھی مستجاب الدعاء تھے اور ان کی دعا کا ایک قصہ کتب حدیث میں مشہور ہے وہ یہ ہے کہ ارؤی نے حضرت سعید بن زید ﷺ سے ان کے کسی گھر میں جھگڑا کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس گھر کو اور اس عورت کو یہیں چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا من اخذ شبراً من الارض بغير حق طوقه في سبع ارضين يوم القيامة:

ترجمہ۔ جس نے زمین کی ایک بالشت بھی ناحق طور پر کسی کی دبائی تو اللہ قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنائیں گے۔ اے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اس کی قبر اس کے گھر میں ہی بنا دے حضرت محمد بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے اس عورت کو دیکھا کہ یہ اندھی ہو گئی تھی اور دیواریں ٹوٹتی تھی اور کہتی تھی مجھے سعید بن زید ﷺ کی بددعا لگ گئی پس اس حالت میں گھر میں چل رہی تھی کہ یہ گھر کے ایک کنویں کے پاس سے گزری تو اس میں گر گئی تو یہ کنواں اس کی قبر بن گیا اور یہ واقعہ مسلم شریف

کتاب المساقاة باب تحریم الظلم و غصب الارض و غیرہا میں (ج ۱۳ / حدیث نمبر ۱۲۳۱) اور الریاض النضرۃ میں (ج ۱۲۱ / ۴) میں روایت کیا گیا۔ آپ ﷺ کے تیرہ بیٹے تھے اور اٹھارہ بیٹیاں تھیں بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

۱- عبداللہ اکبر

۲- عبداللہ اصغر

۳- ابراہیم اکبر

۴- ابراہیم اصغر

۵- عمر اکبر

۶- عمر اصغر

۷- اسود

۸- طلحہ

۹- محمد

۱۰- خالد

۱۱- زید

۱۲- عبدالرحمن اکبر

۱۳- عبدالرحمن اصغر

اور بیٹیوں کے نام یہ ہیں

۱- ام الحسن الکبریٰ

۲- ام الحسن الصغریٰ

۳- ام حبیب الکبریٰ

۴- ام حبیب الصغریٰ

- ۵- ام زید الکبریٰ
- ۶- ام زید الصغریٰ
- ۷- عائشہ
- ۸- عاتکہ
- ۹- حفصہ
- ۱۰- زینب
- ۱۱- ام سلمہ
- ۱۲- ام موسیٰ
- ۱۳- ام سعید
- ۱۴- ام النعمان
- ۱۵- ام خالد
- ۱۶- رَجُلہ
- ۱۷- ام عبدالحولاء
- ۱۸- ام صالح

الریاض النضرۃ (۳/۱۲۳، ۱۲۴۰)۔

۵- حضرت عبدالرحمن بن عوف القرشی الزہری، ابو محمدؓ

یہ ابتدائی مہاجرین میں سے ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جنگ بدر میں شریک ہوئے اور حضورؐ نے سفر میں ان کے پیچھے نماز پڑھی تھی تین ہزار غلام آزاد کئے تھے اور کثرت سے صدقہ کرتے تھے۔

۳۳ھ میں فوت ہوئے اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۷۵ سال تھی حضرت عثمانؓ نے آپ ﷺ کا جنازہ پڑھایا تھا حضرت عثمانؓ کے بارے میں جنازہ پڑھانے کی وصیت فرمائی تھی آپ ﷺ کے بیس لڑکے اور آٹھ بیٹیاں تھیں۔

(حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا تب وحی بھی تھے)۔

تلقیح فہوم اهل الاثرص (۱۵۷) سیرا اعلام النبلاء
(۹۲-۶۸/۱). صفة الصفوة (۱ / ۳۲۹) والاستیعاب
(۹۲۵/۳)۔

۶- حضرت عباس بن عبدالمطلب ابو
الفضل رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے چچا

آپ ﷺ حضور ﷺ کی بہت مدد کرتے تھے جناب ابوطالب کی وفات کے بعد۔ اور آپ کی آواز بہت اونچی تھی آٹھ میل تک سنائی دیتی تھی اور دس بیٹے تھے تین بیٹیاں تھیں۔

جمعہ کے دن وفات پائی رجب کی بارہویں تاریخ کی رات میں۔ عمر ۸۸ سال تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے صاحبزادے عبداللہ بن عباسؓ نے قبر میں اتارا۔

۷۔ حضرت عثمان بن مظعون القرشی ابوسائبؓ

آپ ﷺ بھی مہاجرین اولین میں سے ہیں جنگ بدر میں شہید ہوئے اور مہاجرین میں سے پہلے وہ شخص ہیں جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے اور سب سے پہلے شخص ہیں جو جنت البقیع میں دفن ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے قبل الاسلام زمانہ جہالت میں بھی اپنے اوپر شراب کو حرام قرار دے دیا تھا آپ ﷺ حضور کے رضاعی بھائی ہیں حضور ﷺ نے آپ ﷺ کو وفات کے بعد بوسہ دیا ہے جب کہ آپ کے آنسو مبارک حضرت عثمان بن مظعون کے رخسار پر گر رہے تھے آپ ﷺ جنگ بدر سے واپسی کے بعد سن دو ہجری میں فوت ہوئے۔

۸- حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود الہذلی، ابو عبدالرحمن

قدیم سے اسلام لائے تھے حضرت عمرؓ سے بھی کچھ عرصہ پہلے بلکہ چوتھے نمبر پر اسلام قبول کرنے والے یہی صحابی تھے جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جن حضرات صحابہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی آپؓ بھی ان کے ساتھ تھے پھر مدینہ طیبہ کی طرف بھی ہجرت کی اور دونوں قبلوں کی طرف آپؓ نے نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ بیت المقدس کی طرف بھی اور کعبہ شریف کی طرف بھی اور یہ بات صحابہ کرامؓ میں مشہور رہی کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضور ﷺ کے ساتھ رہتے تھے مسواک کے بھی نعلین مبارک کے بھی اور سفر میں آپ کے وضو کے پانی کا انتظام آپ کے ذمہ تھا، اور حضور نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

رضیت لامتی ما رضی لہا ابن ام عبد و سخطت لہا ما
سخط لہا ابن ام عبد.

(ترجمہ): میں اپنی امت کے لئے اس چیز کے لئے راضی ہوں جس کو ابن ام عبد پسند کریں اور اپنی امت کے لئے اس چیز پر ناراض ہوں جس سے ابن ام عبد ناراض ہوں۔

ابن ام عبد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی کنیت ہے اس حدیث سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہی ہیں اور الحمد للہ فقہ حنفی کے مسائل کی اساس حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے فقہی اجتہادات ہیں اور فقہ حنفی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے واسطے سے ہی حضور تک پہنچتی ہے۔ آپ

۳۲ھ میں فوت ہوئے تھے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے اور آپ ﷺ کی عمر ساٹھ سال سے زائد تھی۔ ابن جوزی نے آپ کی عمر تریسٹھ سال لکھی ہے۔

۹۔ حضرت حسن بن علیؑ حضور کے نواسے

آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ الزہراءؑ ہیں آپ ﷺ نصف رمضان میں ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اور حضور ﷺ نے آپ ﷺ کا ایک دنبہ کے ساتھ عقیقہ کیا تھا اور آپ ﷺ کا سر منڈوایا تھا اور سر کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کی تھی اور حضرت حسنؑ نے خلافت کو چھوڑ دیا تھا اور حضرت معاویہؓ کے لئے تحت خلافت سے اتر گئے تھے تاکہ مسلمانوں کی آپس میں خون ریزی نہ ہو حضور ﷺ کے آپ ﷺ زیادہ مشابہ تھے باقی لوگوں کے حساب سے۔

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت حسنؑ کو اپنے کندھے پر اٹھاتے تھے جب حسن کم عمر تھے اور اٹھا کر راستے پر چلے جاتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے۔

بابی شبیہ بالنبی - لست شبیہا بعلی :

(ترجمہ)۔ میرا باپ قربان ہو تم نبی کے مشابہ ہو تم علی کے مشابہ نہیں ہو (شکل میں)۔

آپ کو ۴۹ھ میں زہر دیا گیا تھا اور ۴۹ھ میں زہر کے اثر سے فوت ہوئے جب کہ آپ ﷺ کی عمر ۴۶ سال تھی اور آپ ﷺ کے فضائل مشہور و معروف ہیں

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن ابوبکر صدیقؓ

آپ ﷺ غزوہ طائف میں شریک ہوئے آپ ﷺ کو ایک تیر لگا جس کی وجہ سے زخم بڑھ گیا اور آرام نہ آسکا اور اسی تکلیف میں آپ فوت ہو گئے۔ اھ شوال میں اپنے والد کے خلافت کے پہلے سال میں انتقال فرمایا اور بہت قدیم الاسلام ہیں آپ ﷺ کی نماز جنازہ آپ ﷺ کے والد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پڑھائی اور حضرت عمرؓ حضرت طلحہؓ نے آپ ﷺ کو قبر میں اتارا حضرت عبدالرحمنؓ حضرت عبداللہ کے بھائی ہیں۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے ہیں رضی اللہ عنہما۔

۱۱۔ حضرت ابی بن کعب انصاری ابوالمندر

صحابہ کرامؓ میں قرآن پاک کے سب سے بڑے قاری تھے جیسے حضورؐ نے اس کے متعلق اشارہ کیا آپؓ کا ارشاد ہے (اقروہم ابی بن کعب) صحابہ میں سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں آپؓ حضورؐ کی وحی لکھا کرتے تھے

امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں روایت کیا ہے کہ حضورؐ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا تھا۔

إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ

(ترجمہ): مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھ کر کے سناؤں۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تم ”لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا“ پڑھ کر سناؤں تو حضرت ابی بن کعبؓ نے حضورؐ سے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے فرمایا ہاں تو حضرت ابی بن کعبؓ خوشی سے رو پڑے اور یہ حضرت ابیؓ کی بہت بڑی منقبت ہے جو صحابہ کرامؓ میں اور کسی کے لئے معروف نہیں۔

آپؓ حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانہ خلافت میں ۱۹ھ میں فوت ہوئے۔

۱۲- حضرت اسید بن حضیر انصاریؓ

آپ ﷺ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور سب سے بہترین خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ آپ ﷺ کی بہت تکریم کرتے تھے اور آپ ﷺ کے مقابلے میں کسی کو فوقیت نہیں دیتے تھے۔ آپ ۲۰ھ میں فوت ہوئے آپ ﷺ کے جنازے کی چار پائی حضرت عمرؓ نے اٹھائی تھی حتیٰ کہ آپ ﷺ کو جنت البقیع تک اٹھا کر لے گئے اور ان کا جنازہ بھی خود پڑھایا اور حضرت اسیدؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنے قرضے کی وصیت بھی کی تھی تو حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کا قرضہ کھجور کے درخت بیچ کر ادا کیا تھا آپ ﷺ کے قرضے کی مقدار چار ہزار دینار تھی۔

۱۳- حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ ابو محمد الحبیب

آپ ﷺ کی والدہ کا نام برکت، ام ایمن کنیت ہے حبشی خاتون تھیں حضور ﷺ کی لونڈی تھیں ۵۸ھ مقام جرف میں فوت ہوئے مدینہ طیبہ لائے گئے اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَسَامَةَ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ مِنْ صَالِحِيكُمْ، فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا.

(ترجمہ): اسامہ مجھے سب لوگوں سے محبوب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہوگا اور تم ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ اختیار کرنا۔ حضرت عمرؓ آپ کو بیت المال سے جو وظیفہ دیتے تھے وہ اپنے بیٹے عبداللہؓ سے زیادہ دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں حضور ﷺ کے اس حبیب کو مقدم رکھوں گا چنانچہ آپ ﷺ حضرت اسامہ کو پانچ ہزار درہم دیتے تھے اور اپنے بیٹے عبداللہ بن عمرؓ کو دو ہزار درہم دیتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کیا آپ نے مجھ پر اسامہ کو فضیلت دی ہے حالانکہ میں ایسے ایسے مقامات میں جنگوں میں حضور کے ساتھ شریک رہا ہوں کہ وہاں اسامہ بن زیدؓ شریک نہیں ہوئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لئے کہ حضرت اسامہؓ حضور ﷺ کو تم سے زیادہ محبوب تھے اور ان کے والد بھی حضور ﷺ کو تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے۔ (الاستیعاب ۷/۱۷۶)۔

۱۲۔ حضرت اوس بن ثابت بن المنذر الانصاری حضور
کے شاعر حضرت حسان کے بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ ﷺ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے
زمانے میں لڑی جانے والی تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔ آپ حضرت عثمان
بن عفان ﷺ کی خلافت کے زمانہ میں فوت ہوئے تھے۔ [الاستیعاب ۱/۱۱۷]
(فائدہ) درست بات یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام جنگوں میں شریک نہیں
ہوئے بلکہ آپ ﷺ جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اور خلافت عثمان ﷺ کے
زمانہ میں وفات کا قول سوائے واقدہ کی اور کسی نے نہیں کیا۔ جیسا کہ اس
کی طرف امام ابن سید الناس نے اشارہ کیا ہے لیکن امام ابن عبدالبر نے ان
شہداء صحابہ میں آپ ﷺ کا نام ذکر کیا ہے جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے
اور اسی قول کو راجح قرار دیا ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھو الدرر فی اختصار
المغازی والسير لابن عبدالبر (۱۵۵) باب تسمية من
استشهد من الانصار يوم أحد.

۱۵- اوس بن خولی بن عبد اللہ انصاری

حضور ﷺ نے ان کے اور شجاع بن وہب الاسدی ؓ کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی اور صحابہ کرام ؓ ان کے غسل دینے کا ارادہ کرتے تھے انصار صحابہ ؓ جمع ہوئے تو انہوں نے دروازے پر آواز دی اللہ اللہ ہم حضور ﷺ کے ماموں کا قبیلہ ہیں ہمیں چاہئے کہ ہم جمع ہو جائیں تو ان کے لئے کہا گیا کہ تم میں سے کوئی ایک آدمی شریک ہو جائے سب انصار اس پر متفق ہوئے کہ حضرت اوس بن خولی ؓ کو حضور ﷺ کے غسل میں شریک کیا جائے چنانچہ حضرت اوس حضور کے پاس حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کے غسل میں شریک ہوئے اور آپ ﷺ کے دفن میں بھی شریک ہوئے۔ حضرت اوس غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور باقی تمام جنگوں میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک رہے آپ ﷺ خلافت عثمان ؓ کے زمانے میں فوت ہوئے۔

۱۶- حضرت اسعد بن زرارہ انصاری، ابو امامہ رضی اللہ عنہ

آپ بیعت عقبہ اولیٰ میں شریک ہوئے جب کہ یہ بیعت چھ افراد پر مشتمل تھی یا سات پر اور عقبہ ثانیہ کی بیعت میں بھی شریک ہوئے جب کہ اس وقت ان افراد کی تعداد بارہ تھی اور عقبہ ثالثہ میں بھی آپ رضی اللہ عنہ شریک ہوئے جب ان کی تعداد ستر تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں جب ان کے افراد تین تھے اور بارہ تھے ان حضرات میں ذمہ دار رہنما تھے۔

آپ غزوہ بدر سے پہلے ۲ھ میں فوت ہوئے تھے عقبہ اولیٰ میں شریک ہونے والے چھ صحابہ کے نام یہ ہیں۔

۱- اسعد بن زرارہ

۲- عوف بن الحارث بن رفاع

۳- رافع بن مالک بن عجلان

۴- قطبہ بن عامر بن حدیدہ

۵- عقبہ بن عامر بن نابی

۶- جابر بن عبد اللہ بن رکاب رضی اللہ عنہ

(الدرر فی اختصار المغازی والسیر ۶۷)۔

اور بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہونے والے بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان میں سے پانچ تو عقبہ اولیٰ والے تھے جن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ شامل نہیں تھے اور باقی سات کے نام یہ ہیں۔

۱- معاذ بن حارث بن رفاع

۲- ذکوان بن عبد قیس الزرقی

۳- عبادہ بن صامت

۴- یزید بن ثعلبہ البلسوی

۵- عباس بن عبادہ بن نھله

۶- ابوالہشتم بن التیہان

۷- عویم بن ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اور عقبہ ثالثہ میں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جن کے نام الدرر لابن عبدالبر

(۷۲، ۷۳۰، ۷۴) اور سیرت ابن ہشام (۹۷/۲) ابن حزم (۱۶۷/۱)

والبدایۃ والنہایۃ لابن کثیر (۱۶۶/۳) میں مذکور ہے۔

۱۷- حضرت ارقم بن ابی الارقم عبد مناف القرشی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ ساتویں نمبر پر اسلام لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گھر میں چھپ کر لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیتے تھے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے مہاجرین اولین میں سے ہیں اور قدیم الاسلام ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کی وفات اس دن ہوئی جس دن سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا گھر صفا پہاڑی پر تھا آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت اسلام لائی جن کی تعداد چالیس تک پہنچتی ہے ان میں اخیر میں اسلام لانے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں اس کے بعد دعوت چھپ کر نہیں ہوئی بلکہ سرعام ہوتی تھی اور اس کا واقعہ مشہور ہے۔

۱۸- حضرت جابر بن عبد اللہ ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ شریک ہوئے جبکہ آپ کی عمر چھوٹی سی تھی اور تمام جنگوں میں حضور کے ساتھ شریک رہے سوائے غزوہ بدر کے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت سے احادیث روایت کی ہیں اخیر عمر میں آپ رضی اللہ عنہ کی بینائی چلی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ عالم بھی تھے، فقیہ بھی تھے، حافظ بھی تھے، محدث بھی تھے اور اپنے زمانہ میں مدینہ طیبہ کے مفتی بھی تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت میں اختلاف ہے اکثر حضرات علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے آپ سن ۷۴ھ میں فوت ہوئے اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۰ سال سے زائد تھی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت ابان نے پڑھایا تھا جبکہ وہ مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔

۱۹- حضرت جبار بن صخر الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ ان ستر صحابہ کرام ﷺ میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ کی رات میں شریک ہوئے تھے آپ ﷺ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے اور اس کے بعد کے تمام جہادی معرکوں میں حضور کے ساتھ شریک رہے خلافت عثمانیہ میں حضرت عثمان ﷺ نے ۳۰ھ میں انتقال فرمایا۔ حضور ﷺ نے آپ کی حضرت مقدر بن اسود کے ساتھ مواخات فرمائی آپ سے حضرت شرجیل بن سعد روایت کرتے ہیں۔

۲۰۔ حضرت جبیر بن مطعم القرشی ابو محمدؓ

آپ علماء قریش میں سے تھے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ طیبہ میں شال اوڑھی۔ آپ ﷺ علم انساب کے عالم تھے کنیت ابونافع تھی ان سے ساٹھ حدیثیں صحاح ستہ میں مروی ہیں ان میں سے بخاری و مسلم نے آپ کی چھ روایتوں کی تخریج پر اتفاق کیا ہے اور ہر ایک نے ایک ایک حدیث ایسی بیان کی ہے جو دوسرے نے بیان نہیں کی۔

۵۷ھ میں حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا اور کاشف (۱۸۰/۱) میں علامہ ذہبی نے لکھا کہ آپ ۵۹ھ میں فوت ہوئے اور تقریب التہذیب میں ۵۸ھ یا ۵۹ھ ہے۔

۲۱- حضرت حارث بن خزیمہ ابو بشرؓ

آپ ﷺ غزوہ بدر میں اور بعد کے غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ۴۵ھ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے شروع میں انتقال فرمایا آپ کی عمر ۶۷ سال تھی۔ (اعمار الاعیان ص ۴۵)۔

۲۲- حضرت حکیم بن حزام بن خویلد حضور کی پہلی اہلیہ حضرت خدیجہ الکبریٰ کے بھتیجے

آپ ﷺ کی والدہ ان کی حالت حمل میں کعبہ شریف میں داخل ہوئیں وہیں آپ کو دردزہ ہوا اور کعبہ ہی میں حضرت حکیم بن حزام ﷺ کی پیدائش ہوئی آپ ﷺ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جاہلیت کے زمانہ میں بھی ساٹھ سال عمر کے گزارے اور اسلام لانے کے بعد بھی ساٹھ سال عمر کے گزارے اس طرح سے آپ ﷺ کی عمر ایک سو بیس سال بنتی ہے اور جاہلیت کے زمانہ میں یعنی قبل از اسلام بھی آپ اچھے کام کرتے تھے اور اسلام لانے کے بعد بھی اچھے کام کرتے رہے۔ آپ حج کے موقع پر عرفات میں جب پہنچے تو آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے سونگلام تھے جنہوں نے چاندی کے طوق پہنے ہوئے تھے جن پر یہ لکھا ہوا تھا۔ عَتَقَاءُ اللّٰهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ۔ یہ حکیم بن حزام کی طرف سے اللہ کے لئے آزاد ہیں۔ اس دن آپ نے ایک ہزار بکریاں قربان کی تھیں آپ ﷺ بہت سخی تھے آپ کا یہ قصہ استیعاب (۳۶۳/۱) اور سیر اعلام النبلاء (۴۷/۳) پر موجود ہے آپ عقلاء قریش اور شرفاء قریش میں سے تھے اور انساب کے بہت بڑے عالم تھے ۵۴ھ میں وفات پائی اور بعض علماء کہتے ہیں کہ ۵۴ھ کے بعد وفات ہوئی ہے۔ بہر حال اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی وفات ۱۳۰ سال کی عمر میں ہوئی اخیر عمر میں موت سے کچھ پہلے آپ ﷺ کی نگاہ ختم ہو گئی تھی۔

۲۳- حضرت حسان بن ثابت انصاری ابوالولید شاعر رسول اللہ

آپ کا کامل نام حسان بن ثابت بن منذر بن حرام انصاری ہے کافر جو حضور ﷺ کی ہجو کرتے تھے آپ ﷺ اشعار میں ان کی ہجو کا دفاع کرتے تھے حضور نے اسی موقع پر فرمایا:

یا حسان اجب عن رسول اللہ اللہم ایدہ بروح القدس،
اے حسان اللہ کے رسول کی طرف سے جو اب دوائے اللہ اس کی روح
القدس کے ساتھ تائید فرما۔

آپ ﷺ نے زمانہ جاہلیت میں بھی ساٹھ سال عمر کے گزارے اور زمانہ
اسلام میں بھی ساٹھ سال عمر کے گزارے آپ ﷺ کی عمر بھی ۱۲۰ سال ہوئی
اسی طرح سے آپ ﷺ کے باپ کی عمر بھی ایک سو بیس سال ہوئی اور آپ
کے دادا کی عمر بھی ۱۲۰ سال ہوئی اور پڑدادا کی عمر بھی ۱۲۰ سال ہوئی۔ اور
نسلوں میں یہ معلوم نہیں ہوا کہ چار نسلوں تک سب کی عمریں ایک سو بیس سال
ہوئی ہوں سوائے ان چار حضرات کے۔

آپ ۵۴ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں فوت
ہوئے۔

۲۲۔ حضرت حجاج بن علاط السلمی ابو محمدؓ

آپ ﷺ کی کنیت ابو کلاب ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو محمد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو عبد اللہ ہے۔ آپ اہل مدینہ میں سے شمار ہوتے ہیں مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ نے رہائش کی تھی اور وہیں ایک گھر اور مسجد بنائی تھی جو آپ ﷺ کے نام سے معروف ہے۔

مؤرخین نے آپ ﷺ کے اسلام لانے کا قصہ اس طرح سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے جب رات ہوئی تو آپ ﷺ ایک خوف ناک وادی میں پہنچ چکے تھے آپ ﷺ کے ساتھیوں نے آپ ﷺ سے کہا اے ابو کلاب کھڑے ہو جاؤ اور اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے امان طلب کرو تو حضرت حجاج بن علاط کھڑے ہوئے اور ان کے ارد گرد چکر لگایا اور یہ شعر کہا:

اعیذ نفسی و اعیذ صحبی من کل جنی بهذا النقب

حتی اؤوب سالمًا و رکبی

ترجمہ: میں اپنے آپ کو بھی پناہ میں دیتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کو بھی ہر جن سے اس طرح حتی کہ میں صحیح سالم لوٹ جاؤں اور میری جماعت۔ جب آپ ﷺ نے یہ کہا تو ایک کہنے والے سے یہ سنا جو یہ آیت پڑھ رہا تھا۔

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانِ
(الرحمن: ۳۳)۔

(ترجمہ): اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ تم بغیر زور کے نہ نکل سکو گے (اور وہ ہے نہیں)۔

پھر جب آپ ﷺ مکہ شریف پہنچے تو آپ ﷺ نے یہ واقعہ سنایا اور آخر میں یہ آیت بھی سنائی کہ اس طرح سے مجھے ندا دی گئی تو قریشیوں (کفار) نے کہا اے ابو کلاب خدا کی قسم تو بے دین ہو گیا ہے یہ جو تو نے کلام سنایا ہے محمد کہتا ہے کہ یہ اس پر نازل ہوا ہے حضرت حجاج بن علاط ابو کلاب ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم یہ کلام میں نے بھی سنا ہے اور یہ جو میرے ساتھ سات ساتھی تھے انہوں نے بھی سنا ہے اس کے بعد حضرت حجاج ﷺ اسلام لائے اور اچھے طریقے سے اسلام لائے اور حضور ﷺ نے آپ ﷺ کے لئے رخصت دی تھی کہ وہ آپ ﷺ کے متعلق اہل مکہ کے نزدیک جو چاہیں کہہ سکتے ہیں اپنے مال اور اپنی اولاد کی حفاظت کے لئے یہاں تک کہ جب انہوں نے اس طریقے سے اپنے مال کو جمع کر دیا تو آپ ﷺ مکہ سے نکل کر ہجرت کر گئے۔

الاستیعاب (۳۲۵/۱)۔

۲۵- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اللخمی ابو عبد اللہ

آپ ﷺ غزوہ بدر میں اور حدیبیہ کے مقام میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک تھے حدیبیہ سے مراد بیعت رضوان ہے اور ۳۰ھ میں انتقال فرمایا جب کہ عمر ۶۵ سال تھی اعمار الاعیان لابن جوزی (۴۴). اور آپ ﷺ کی نماز جنازہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اسی سے علماء نے استدلال کیا کہ آپ ﷺ کی وفات حضرت عثمان ﷺ کے زمانہ میں ہوئی۔ آپ ﷺ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ایمان کی گواہی دی چنانچہ ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ
(الممتحنة: ۱).

ترجمہ: اے ایمان والو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ اور واقعہ اس کا یہ ہوا کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والوں کی طرف خفیہ طور پر یہ اطلاع بھجوائی تھی جب کہ حضور ﷺ مکہ کی طرف فتح مکہ کے لئے نکلنا چاہ رہے تھے۔ حضرت حاطب نے حضور ﷺ کے کچھ بعض ارادے کیف اطلاع بھجوا دی کہ آپ ان کے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں اور یہ اطلاع ایک عورت کے ہاتھ بھیجی تو حضرت جبرائیل حضور ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور اس واقعہ کی اطلاع فرمائی تو حضور ﷺ نے اس عورت کی تلاشی میں حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کو حضرت مقداد بن اسود ﷺ کے ساتھ روانہ کیا تو ان دونوں حضرات نے اس عورت کو پکڑا اور وہ خط وصول

کر لیا پھر حضور ﷺ نے حضرت حاطب ؓ کو بلایا تو انہوں نے عذر پیش کیا اور کہا کہ میں نے اپنے دین سے پھرنے کی وجہ سے ایسا نہیں کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو ابھی گزری ہے اور حضرت عمر ؓ نے چاہا کہ میں حضرت حاطب ؓ کو قتل کر دوں تو ان کو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ”انہ شہد بلدرًا“ یہ وہ ہے جس نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مقبول الاسلام ہیں اور صحیح الاسلام ہیں صحابی ہیں اور ان کا قتل جائز نہیں ہے۔ سیر اعلام النبلاء (۲/۴۵)۔ مستدرک حاکم (۳/۳۰۰) والاسعیاب (۱/۳۱۲)۔

۲۶۔ حضرت حویطب بن عبد العزیٰ القرشیؓ

آپ ﷺ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے جب اسلام قبول کیا اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۶۰ سال تھی آپ ﷺ غزوہ حنین میں بھی شریک ہوئے اور غزوہ طائف میں بھی آپ ﷺ کو جناب نبی کریمؐ نے غزوہ حنین کے مال غنیمت میں سے سواونٹ دیئے تھے آپ ﷺ جب مدینہ منورہ میں فوت ہوئے تو آپ ﷺ کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ (اعمار الاعیان لابن جوزی (۹۵)۔

آپ کو ایک دن مروان بن حکم نے کہا اے بڑھے تو دیر سے اسلام لایا حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی عمر کے لڑکے تجھ سے اسلام لانے میں سبقت لے گئے تو حضرت حویطب ﷺ نے فرمایا مدد اللہ کے پاس ہے باقی میں نے کئی دفعہ اسلام لانے کا ارادہ کیا لیکن ہر دفعہ تیرا باپ مجھے اسلام لانے سے روکتا رہا۔ کہتا تھا کہ تو اپنے اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دے گا ایسے دین کے لئے جو نیا پیدا شدہ ہے تو اس کا پیرو کار بنے گا تو یہ جواب سن کر مروان دم بخود رہ گیا اور شرمندہ ہوا اس پر پھر حضرت حویطب نے فرمایا تجھے حضرت عثمان ﷺ نے نہیں بتایا تھا کہ جب تیرا باپ اسلام لایا تو اس نے حضرت عثمان پر کیا ستم ڈھائے تھے اس پر مروان کو اور زیادہ غم لاحق ہوا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حویطب بن عبد العزیٰؓ اسلام لانے میں بہترین تھے۔

سیر اعلام النبلاء (۲/۵۴۰) تہذیب الکمال (۷/۱۷۰)

(۱۷۰) الاستیعاب (۱/۳۹۹)

۲۷- حضرت خباب مولى عتبہ بن غزوان ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ

آپ ۳۱ھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے آپ رضی اللہ عنہ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے جب آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے تو آپ کی عمر ۵۰ سال تھی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ الاستیعاب (۲۳۹/۲)

۲۸- حضرت خُاف بن ایمن الغفاریؓ

آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے باپ دادا سب صحابی ہیں آپ ﷺ صلح حدیبیہ میں بھی شریک ہوئے اور بیعت رضوان میں بھی شریک ہوئے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے اشارہ فرمایا ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

(الفتح: ۱۸)۔

ترجمہ: بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔

حضرت خُافؓ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے آپ ﷺ بنو غفار کے امام بھی تھے اور ان کے خطیب بھی تھے۔

۲۹- حضرت خویلد بن عمرو ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ

آپ اپنی کنیت ابو شریح کے ساتھ مشہور ہیں آپ ﷺ فتح مکہ سے پہلے
اسلام لائے اور ۶۸ھ میں انتقال فرمایا۔ الاستیعاب (۲/۲۵۵)۔

۳۰- حضرت خوات بن جبر ابو عبد اللہ

آپ ﷺ نبی کریم ﷺ کے جانباز شاہسوار صحابہ ﷺ میں سے ایک ہیں آپ ﷺ غزوہ بدر میں شہید ہوئے آپ ﷺ مہندی کا خضاب لگاتے تھے ۴۰ھ میں فوت ہوئے اور عمر ۹۴ سال ہوئی آپ ﷺ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے اور آپ ﷺ کے بھائی کا نام عبد اللہ بن جبر ہے اور ابن اسحاق نے اپنی مغازی میں لکھا ہے کہ حضرت خوات بدر میں شریک نہیں ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر میں شریک صحابہ ﷺ کے ساتھ ان کے لئے بھی حصہ نکالا تھا۔

سیر اعلام النبلاء (۳۲۹/۲) تہذیب الکمال (۳۴۷/۸)
والاستیعاب (۴۵۵/۲). وانظر الدرر فی اختصار المغازی
والسیر لابن عبد البر فصل فیمن شہد بدرًا.

۳۱- حضرت زید بن خالد الجہنی ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ فتح مکہ کے دن قبیلہ جہینہ کے علم بردار تھے سن ۶۸ھ میں فوت ہوئے اور عمر ۸۵ سال ہوئی آپ ﷺ کی کنیت میں مورخین نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں ابو عبد الرحمن ہے اور بعض ابو طلحہ اور بعض ابو زرعہ کہتے ہیں۔

اسی طرح آپ ﷺ کی وفات میں بھی اختلاف ہے بعض حضرات ۶۸ھ بتاتے ہیں جب کہ آپ کی عمر ۸۵ سال تھی اور بعض کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مصر میں فوت ہوئے ۵۰ھ میں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے اخیر میں کوفہ میں انتقال فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم الاستیعاب (۵۴۹/۲)۔

۳۲- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو غزوہ خندق میں ابن عرقہ نے تیر مارا تھا جس سے آپ شدید زخمی ہوئے جس سے آپ رضی اللہ عنہ ایک مہینہ زندہ رہے پھر آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تھی۔ جب ابن عرقہ نے تیر مارا تھا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو خطاب کر کے کہا یہ لو مجھے جان لو میں ابن عرقہ ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عرق اللہ وجہہ فی النار“ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو بھی دوزخ میں اسی طرح نچوڑ دیں گے۔ الاستیعاب (۱/ ۶۰۳)۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے اللہ کا عرش بھی کانپ گیا تھا اور آپ کی یہ وفات ۵ھ میں ہوئی آپ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت فرمائی اور یہ وہ فرشتے تھے جو اس سے پہلے زمین پر نہیں اترے تھے۔ (مسلم شریف کتاب فضائل سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ۱۹۱۵)۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عقبہ اولیٰ اور عقبہ ثانیہ کے درمیان حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا آپ رضی اللہ عنہ قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ بلکہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تین صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے جو حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میں نے یقین کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب بھی میں کسی نماز میں ہوتا ہوں تو میں اپنے نفس کو نماز کے علاوہ کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں کرتا جب تک میں اس نماز سے فارغ نہیں ہو جاتا۔

تیسری خوبی یہ بیان فرمائی کہ جس جنازے میں ہوتا ہوں تو میں جو دعا کر رہا ہوتا ہوں اس کے خلاف میں اپنی توجہ کو تقسیم نہیں کرتا حتیٰ کہ میں اس سے سلام پھیرتا ہوں۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ خصلتیں ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ کسی میں نہیں پائی جاسکتیں مگر کسی نبی میں۔ جب آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر ۳۷ سال تھی یہ ابن عرقہ جو قاتل ہے حضرت سعد ﷺ کا اس کا نام حبان بن عبد مناف بن منقذ ہے اور یہ اپنی ماں قلابہ بنت سعید بن سہم کی طرف منسوب ہے جس کو لوگ عرقہ کہتے تھے۔ صاف ستھرا ہونے اور خوشبو لگانے کی وجہ سے۔

اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے عرش کا نپ جانے کے متعلق جو آیا ہے مسلم شریف کتاب فضائل الصحابة میں باب فضل سعد بن معاذ ﷺ (ج ۴ حدیث نمبر ۱۹۱۵) میں مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”اھتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ“ رحمٰن کا عرش حضرت سعد بن معاذ کی موت سے کانپ گیا ہے۔

تشریح: علماء کرام نے اس حدیث کی تشریح میں اختلاف کیا ہے ایک جماعت اس کو ظاہر معنی پر محمول کرتی ہے اور کہتی ہے کہ عرش کا کانپنا یہ حضرت سعد ﷺ کی روح کے آنے کی خوشی میں تھا اور عرش کو بھی اس کی تمیز حاصل ہے اس تمیز میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان منها لما يهبط من خشية الله بعض پھر ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر جاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ جمادات میں بھی شعور ہے یہ تشریح تو ظاہر حدیث کے مطابق ہے اور یہی مختار ہے۔

اور دوسرے علماء یہ فرماتے ہیں کہ عرش کے کانپنے کا مطلب یہ ہے کہ عرش اٹھانے والے کانپ گئے اور عرش اٹھانے والے فرشتے ہی تھے یہاں اهتزاز العرش میں مراد اهتزاز اہل العرش ہے اور اہل کا لفظ محذوف ہے اور یہ کانپنا بطور خوش خبری اور قبول کے لئے اور بطور استقبال کے ہے تفصیل کے لئے دیکھو (نووی شرح مسلم)۔

۳۳۔ حضرت سعد بن مالک ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ نے جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی اور یہ ان صحابہ کرام ﷺ میں سے تھے جنہوں نے حضور کی کثرت سے احادیث یاد کیں۔

آپ ﷺ سے صحابہ اور تابعین کی بہت سی جماعت نے حدیث کے علم کی روایت کی ہے آپ ﷺ جمعہ کے دن ۶۴ھ میں فوت ہوئے جب کہ آپ کی عمر ۹۴ سال تھی۔

آپ ﷺ کا شمار فقہاء مدینہ میں ہوتا ہے اپنی کنیت ابوسعید خدری کے ساتھ معروف و مشہور ہیں اور نجباء انصار میں سے تھے اور انصار کے علماء و فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔

سیر اعلام النبلاء (۱۶۸/۳) تہذیب الکمال (۲۹۴/۱۰) والاسٹیغاب (۲۰۲/۲)۔

۳۲۲۔ حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش انصاری ابو عوفؓ

آپ ﷺ ان ستر صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے تھے اور آپ ﷺ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے اور باقی تمام غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک رہے آپ ﷺ کو حضرت عمرؓ نے یمامہ کا ذمہ دار اور حکمران بنا کر بھیجا تھا آپ ۲۵ھ میں فوت ہوئے جبکہ عمر ۷۷ سال تھی۔ آپ ﷺ فضلاء صحابہ کرامؓ میں سے تھے اور جہاد فی سبیل اللہ میں بڑی محنت کی تھی اور حضورؐ کے ساتھ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں فتوحات میں آپ ﷺ شریک رہے اور اس پر بھی مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ بیعت عقبہ اولیٰ میں بھی شریک ہوئے اور ان سات حضرات میں سے ایک تھے۔

سیر اعلام النبلاء (۳/۳۵۵) طبقات لابن سعد (۳/۲۳۹)
مستدرک حاکم (۳/۲۱۷) والاستیعاب (۲/۶۲۱)۔

۳۵- حضرت سلمہ بن اکوع ابو مسلمؓ

آپ ﷺ ان حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جنہوں نے بیعت رضوان میں درخت کے نیچے حضورؐ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور حضورؐ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہے آپ ﷺ بہادر تھے، نیک سیرت تھے، تیر انداز تھے، فاضل تھے۔ ۴۷ھ میں وفات پائی اور عمر ۸۰ سال ہوئی۔ اعمار الاعیان لابن جوزی (۵۹) والاستیعاب (۶۴۰/۲)۔

آپ ﷺ بیعت رضوان میں شرکت کا واقعہ اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ ہم دوپہر کو آرام کر رہے تھے کہ ایک منادی نے آواز دی اے لوگوں بیعت کر لو تو ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ درخت کے نیچے موجود تھے ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة

فعلم ما فى قلوبهم (الفتح: ۱۸)

ترجمہ: بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پھر اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔

۳۶۔ حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ ان حضرات صحابہ کرام ﷺ میں سے ہیں جنہوں نے مکہ میں اپنے اسلام کو ظاہر کر دیا تھا آپ سہیل اور صفوان کے بھائی ہیں اور اپنی ماں بیضاء کی طرف منسوب ہیں جس کا نام دعد بنت محمد بن امیہ تھا اور ان کے والد کا نام وہب بن ربیعہ بن عامر تھا حضرت سہل بن بیضاء مکہ میں اسلام لائے اور اپنا اسلام مخفی رکھتے تھے آپ ﷺ کو قریش اپنے ساتھ حضور کے ساتھ لڑنے کے لئے جنگ بدر میں لائے تو آپ ﷺ جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ قید کر لئے گئے پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لئے گواہی دی تھی کہ میں نے ان کو مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو ان کو رہا کر دیا گیا۔ الاستیعاب (۶۵۹/۲)۔

آپ ﷺ حضور ﷺ کی حیات میں ہی وفات پا گئے تھے اور مسجد نبوی میں آپ کا نماز جنازہ پڑھایا گیا تھا۔

۳۷- حضرت سہل بن سعد الساعدی الانصاری ابو عباسؓ

حضور ﷺ کا جب انتقال ہوا تو ان کی عمر پندرہ سال تھی ان کا نام حزن تھا حزن کا معنی ہے غم تو آپ ﷺ نے ان کا نام سہل رکھ دیا سہل کا معنی ہے آسان آپ ۸۸ھ میں فوت ہوئے جبکہ ان کی عمر ۹۶ سال تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اصحاب رسول اللہ میں یہ آخری صحابی ہیں جو باقی رہ گئے تھے۔
اسد الغابۃ (۲/۲۷۷) تہذیب الکمال (۱۲/۱۸۸) سیر اعلام النبلاء (۳/۲۲۲) استیعاب (۲/۶۶۳)۔

۳۸۔ حضرت سہل بن ابی شمرہ ابو عبد الرحمن

آپ ۳ھ میں پیدا ہوئے اور جب حضور کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر آٹھ سال تھی لیکن حضور کی احادیث کو آپ سے سنا اور اچھی طرح سے یاد کیا اور آگے روایت کیا آپ ﷺ حضرت معاویہ کے ایام خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبید اللہ ذکر کیا ہے اور بعض نے عامر ذکر کیا ہے اور آپ ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کی بیعت رضوان میں بیعت کی تھی۔ اور جنگ احد میں حضور ﷺ کو راستہ دکھانے والے تھے ابو حاتم رازی اسی طرح سے نقل کرتے ہیں لیکن واقدی نے لکھا ہے کہ جب حضور ﷺ فوت ہوئے تو اس وقت حضرت سہل کی عمر ۸ سال تھی اور یہی قول زیادہ مضبوط ہے اور ابن عبد البر نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں اور یہیں ان کی وفات ہوئی۔ استیعاب (۶۶۱/۲)۔

۳۹۔ حضرت سائب بن یزید الکنانی

آپ ۲ھ میں پیدا ہوئے حضور ﷺ نے آپ ﷺ کے لئے دعا فرمائی تھی اور آپ ﷺ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا پھر آپ نے وضو فرمایا تو انہوں نے حضور ﷺ کے بچے ہوئے پانی کو پیا پھر نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضور کی مہر نبوت کو آپ کے کندھوں کے درمیان دیکھا گویا کہ وہ پردے کی گھنٹی ہے آپ سن ۸۰ھ میں فوت ہوئے عمر ۹۰ سال تھی آپ ﷺ کے والد یزید نامی صحابی تھی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ ۸۶ھ میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ ۹۱ھ میں انتقال ہوا۔

۴۰۔ حضرت سھیل بن بیضاء القرشی ابو امیہؓ

یہ حضرت سھل بن بیضاءؓ کے بھائی ہیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے یہ بھی اپنے بھائی کی طرح ماں کی طرف منسوب تھے اور کہا جاتا ہے کہ یہ بدری صحابی ہیں حضرت سفیان بن عیینہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ عمر والے ابو بکر اور سھیل بن بیضاء تھے الاستیعاب (۲/۶۶۷) والاصابة (۳/۲۰۹). آپؓ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی حتیٰ کہ آپؓ کا اسلام معروف اور مشہور ہوا پھر آپؓ مکہ واپس آئے اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور دونوں ہجرتوں کی فضیلت حاصل ہوئی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ۹ھ میں انتقال فرمایا تھا اور جنازہ کی نماز مسجد نبویؐ میں حضورؐ نے پڑھائی اسی طرح سے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر حلف بھی اٹھایا تھا جب آپؓ فوت ہوئے تو آپؓ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ اعمار الاعیان لابن جوزی (ص ۳۰)۔

۴۱- حضرت صہیب بن سنان الرومیؓ

آپ ﷺ کو رومی اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کو رومیوں نے کم عمری میں قید کر لیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے رومیوں کی زبان سیکھ لی تھی اس لئے ان کو صہیب رومی کہتے تھے۔ آپ ﷺ قدیم سے اسلام لائے تھے غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے اور حضرت علیؓ کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ رہے حضورؐ کا ارشاد ہے۔ من کان يؤمن بالله واليوم الآخر فليحب صهيبا حب الوالدة لولدها: ترجمہ: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ صہیب سے ایسی محبت کرے جیسے والدہ اپنے بچے سے کرتی ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الفہائل باب فضائل صہیب)۔

آپ ﷺ ۳۳ھ میں فوت ہوئے جب کہ عمر ۷۳ سال تھی آپ ﷺ کے والد سنان بن مالک یا آپ کے چچا ابلہ شہر پر کسری روم کے افسر تھے اور ان کے مکانات موصل کی زمین میں تھے۔ دریائے فرات کے کنارے پر ایک بستی میں رومیوں نے حملہ کیا اور حضرت صہیب ﷺ کو چھوٹی عمر میں قید کر لیا تو یہ رومیوں کے غلام بن کر رہے پھر بنو کلب نے رومیوں سے آپ ﷺ کو خریدا اور مکہ مکرمہ لے آئے پھر بنو کلب سے عبد اللہ بن جدعان تیمی نے خریدا اور آزاد کر دیا پھر یہ مکہ میں ابن جدعان کے ساتھ رہے حتیٰ کہ ابن جدعان بھی فوت ہو گیا اور حضورؐ کو جب نبی بنا کر مبعوث کیا گیا تو پھر یہ حضورؐ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے مسلمان ہو گئے۔ استیعاب (۷۲۶/۲) سیر اعلام النبلاء (۲۶/۲)۔

۴۲۔ حضرت صحز بن حرب، ابو معاویہ رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور غزوہ حنین میں حالت اسلام میں شریک ہوئے اسی طرح آپ ﷺ کے بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور غزوہ حنین میں حالت اسلام میں شریک ہوئے۔ حضرت صحز رضی اللہ عنہ کو غزوہ طائف میں ایک تیر لگا تھا جس سے آپ ﷺ کی آنکھ پھوٹ گئی تھی اور دوسری آنکھ غزوہ یرموک میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں پھوٹی تھی آپ کا ایک غلام تھا جو ان کو نابینا ہونے کے بعد لاتا، لے جاتا تھا۔ آپ ۳۰ھ میں فوت ہوئے جب کہ عمر ۸۸ سال تھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۹۳ سال تھی۔

حضرت صحز بن حرب رضی اللہ عنہ کا معروف نام ابوسفیان ہے آپ امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں اور اپنے وقت میں قریش کے سردار تھے حضور نے جب مکہ فتح کیا تو اس دن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا و من دخل دار ابی سفیان فهو آمن: ترجمہ: اور جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اس کو بھی پناہ ہے الاستیعاب (۱۴/۲) تقریب التہذیب (۱/۳۶۵) والکاشف (۲/۲۶)۔

آپ ﷺ کی نماز جنازہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی تھی۔

۴۳- حضرت عبداللہ بن بحینہؓ

آپ ﷺ اپنی والدہ کی طرف منسوب ہیں۔ جن کا نام بحینہ تھا اور یہ حضرت حارث بن عبدالمطلب بن عبدمناف کی بیٹی تھیں اور حضرت عبداللہ بہت بڑے عبادت گزار تھے اور سارا سال روزہ رکھتے تھے قریشی خاندان سے تھے آپ کے والد کا نام مالک ہے اور یہ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے تھے حضرت عبداللہ ۵۰ھ سے کچھ زائد میں فوت ہوئے ہیں آپ ہی اس حدیث کے راوی ہیں جس میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر بھول کر سلام پھیر لیا تھا پھر آپ ﷺ نے نماز کے آخر میں دو سجدے سہو کے کئے تھے۔

۴۴- حضرت عبداللہ بن ثابت انصاری، ابو الریحؓ

آپ ﷺ نے حضور ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر جنگ میں لڑنے کے لئے تیاری کی تھی لیکن جہاد میں نکلنے سے پہلے ہی انتقال کر گئے تو حضور نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا

”ان الله قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ“

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اجر ان کی نیت کے بقدر ثابت کر دیا ہے۔

حضور ﷺ نے خود حضرت عبداللہ بن ثابتؓ کو اپنی قمیص میں کفن دیا تھا اور جب حضرت جبیر بن عتیکؓ نے عورتوں کو ان پر رونے سے منع کیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

”دعہن یا ابا عبد الرحمن فلیسکین ابا الریح مادام بینہن“

ترجمہ: اے عبد الرحمن ان کو کچھ نہ کہو یہ ابو ریح پر رو لیں جب تک کہ ابو

ریح ان کے پاس ہیں۔

(فائدہ) رونا غم کے آنسو بہانے سے ہوتا ہے یہ شریعت میں جائز ہے

لیکن اگر کوئی بین کرے اور گریبان پھاڑے منہ پر طمانچے مارے اس طرح

کے کام اسلام میں منع ہیں۔

۴۵- حضرت عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب قرشی ابو جعفرؓ

آپ ﷺ کی پیدائش حبشہ میں ہوئی تھی اور یہ حبشہ میں پہلے بچے ہیں جو اسلام کے ظاہر ہونے کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ ۸۰ھ میں وفات پائی اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۸۰ سال تھی اور ابن جوزی نے اعمار الاعیان میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ کی عمر ۹۰ سال تھی آپ ﷺ کریم، حلیم، جواد، ظریف اور عقیف اور سخی تھے اور آپ کو بحر الجود کہا جاتا تھا سخاوت کے دریا تھے اہل اسلام میں آپ سے زیادہ کوئی سخی نہیں ہوا اسی صفت کے ساتھ آپ ﷺ مسلمانوں میں مشہور تھے اور آپ ﷺ کو قطب الرخاء نرمی کا محور بھی کہا جاتا تھا۔

الاستیعاب (۸۸۰/۳) والمستدرک (۵۶۶/۳) اسد الغابۃ (۱۹۸/۳) والاصابة (۲۸۹/۲) والتاریخ الصغیر (۱۹۷/۱) سیر اعلام النبلاء (۳۵۶/۳)۔

۳۶۔ حضرت عبداللہ بن غسیل، ابوحنظلہؓ

حضور ﷺ کے زمانہ نبوت میں پیدا ہوئے اور جب آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر سات سال کی تھی انہوں نے حضور ﷺ سے احادیث بھی روایت کی ہیں پھر مدینہ طیبہ میں جنگ حرہ کے دن شہید کئے گئے اس وقت آپ ﷺ انصار کے امیر تھے وفات ۶۳ھ ہے اور عمر ۵۶ سال یا ۵۷ سال ہے۔
(فائدہ) آپ کو ابن غسیل اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کے والد حضرت حنظلہؓ کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔

اور جنگ کا واقعہ جس کا ذکر آیا ہے یہ جنگ مدینہ طیبہ میں ہوئی تھی۔ یزید نے ایک لشکر مدینہ طیبہ میں بھیجا تھا اس لشکر نے مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے تھے اور تین دن تک مسجد نبوی میں نماز اور اذان نہیں ہوئی تھی صحابہ کرامؓ کے ساتھ یزید کے لشکر کی جنگ ہوئی اور پھر یزید کے لشکر نے ان حضرات کو چھوڑا تھا جنہوں نے اس شرط پر بیعت کی تھی کہ ہم یزید کے غلام بن کر رہیں گے اور بہت سے اکابر صحابہؓ اور تابعین کو اس جنگ میں شہید کیا گیا وجہ اس جنگ کی یہ تھی کہ یزید کی بد اعمالیوں کی وجہ سے حضرت حسینؓ نے مکہ سے کوفہ کی طرف سفر کیا تو کربلا کے میدان میں حضرت حسینؓ کو شہید کر دیا گیا اس واقعہ فاجعہ اور یزید کی سیاہ کاریوں کی وجہ سے مدینہ اور مکہ کے اور دیگر بہت سے علاقوں کے لوگ یزید کے بالکل مخالف ہو گئے اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ خلیفہ رہے تو یزید نے بجائے اس کے کہ حضرت حسینؓ کے قاتلوں کو سزا دیتا اس نے صحابہ کرامؓ کی سرکوبی کے لئے مدینہ طیبہ میں

مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں ایک بڑا لشکر بھیجا تھا اور پھر وہاں سینکڑوں صحابہ رضی اللہ عنہم اور پھر اکابر تابعین کو شہید کیا گیا اور بچوں کو قتل کیا گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھر لوٹے گئے اور عورتوں کی عزتیں پامال کی گئیں اس کے بعد یزید کے اسی لشکر نے یزید کے حکم سے مکہ کی طرف کوچ کیا اور وہاں بھی کعبہ شریف پر جبل ابوقبیس پر منجیق رکھ کر پتھر برسائے اور کعبہ کی دیواریں گریں اور پردوں کو آگ لگی اور بیت اللہ کی حرمت پامال کی گئی ابھی اللہ تعالیٰ نے اسی اثناء میں یزید کو مہلت نہ دی اور ابھی کعبہ شریف میں جنگ ہو رہی تھی کہ اسی وقت اطلاع پہنچی کہ یزید ہلاک ہو گیا ہے تو پھر اس کے جرنیل نے جنگ روک دی۔

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن ابوحنظلہ رضی اللہ عنہ ان کا ذکر اس ۴۶ نمبر میں آیا ہے یہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم یزید کے خلاف نہ نکلتے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوتی۔ جو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین مدینہ میں واقع حرہ میں شہید ہوئے تھے ان کے نام اور تفصیل تاریخ خلیفہ بن خیاط میں موجود ہے وہاں دیکھی جاسکتی ہے۔

۴۷- حضرت عبداللہ بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے اور باقی تمام غزوات میں بھی حضور کے ساتھ شریک رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی کنیت ابو تکھی ہے اور ۳۰ھ میں انتقال فرمایا اور حضرت عثمان غنی ﷺ نے آپ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھائی آپ ﷺ قرآن کریم کے قاریوں میں سے تھے اور حضور کے اموال غنیمت کے نگرانی کرتے تھے۔

۴۸- حضرت عمرو بن ابی سرح القرشی ابو سعید رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ شروع میں اسلام لائے تھے اور حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی اور غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے اور تمام غزوات میں حضور کے ساتھ شریک رہے اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔

۴۹- حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ جنگ احد کے سال میں ۳ھ میں اسلام لائے تھے ۳ھ آپ کنیت ابو امیہ ہے حضور آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے کاموں میں بھیجا کرتے تھے اور اسی طرح سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے اہم کاموں میں ان کو کہیں بھیجا کرتے تھے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حمص (شام کے شہر) میں فوت ہوئے تھے اس کی کوئی اصل نہیں ہے آپ کا مکمل نام حضرت عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبد اللہ بن ایاس ہے بنو ضمیرہ بن بکر قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔

۵۰۔ حضرت عمرو بن حزم بن زید رضی

آپ ﷺ نے غزوہ خندق سے جنگی معرکوں میں شرکت فرمائی تھی اور حضور ﷺ نے آپ کو نجران کا حکمران بنا کر بھیجا تھا جب کہ آپ ﷺ کی عمر سترہ سال تھی اور ۵۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا جب کہ آپ ﷺ کی عمر ۶۰ سال سے زائد تھی آپ ﷺ کی کنیت ابو الضحاک ہے جب آپ ﷺ غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے اس وقت آپ ﷺ کی عمر پندرہ سال تھی اور مدینہ منورہ میں حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ کے زمانہ میں فوت ہوئے تھے۔

حضور ﷺ نے نجران میں بھیجا تھا تا کہ ان کو دین کی تعلیم دیں اور قرآن پاک پڑھائیں اور ان سے صدقات وصول کریں اور یہ سب بات ہے اس سے پہلے حضور ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بھیجا جس کی وجہ سے یہ لوگ مسلمان ہوئے تھے اور ان کے لئے آپ نے ایک کتاب بھی لکھی تھی جس میں فرائض، سنتیں، صدقات اور دیات کے احکام موجود تھے۔

۵۱- حضرت عقبہ بن عمرو، ابو مسعود البدری رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ انصاری صحابی ہیں بیعت عقبہ میں سب سے کم عمر شریک تھے اور غزوہ احد میں اور اس کے بعد تمام غزوات میں حضور کے ساتھ شریک رہے ۳۱ یا ۳۲ھ میں انتقال فرمایا امام بخاری فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے اس وجہ سے آپ کو انہوں نے بدری صحابہ میں شریک کیا ہے اگرچہ جنگ بدر میں اکثر علماء کے نزدیک ان کا شریک ہونا صحیح طور پر ثابت نہیں ہے پھر آپ کو فہ چلے گئے اور وہیں رہنے لگے اس کے بعد مدینہ طیبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلافت کے ایام میں واپس ہوئے اور یہیں پر انتقال کیا۔

۵۲- حضرت عقبہ بن مسعود الہذلی ابو عبد اللہ

آپ آغاز زمانہ اسلام میں اسلام لائے تھے، اور حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی پھر ہجرت سے واپس ہوئے۔ پھر غزوہ احد میں اور اس کے بعد غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک رہے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی اور آپ ﷺ کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی۔

۵۳- حضرت علقمہ بن وقاص اللیثی رضی اللہ عنہ

آپ حضور ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور عبد الملک بن مروان بن حکم کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے واقدی نے آپ ﷺ کو صحابہ میں لکھا ہے ان کی کنیت ابو عمرو ہے لیکن حبان البستی نے افاضل تابعین میں شمار کیا ہے صحابہ کرام ﷺ میں شمار نہیں کیا اسی طرح سے علامہ سیوطیؒ نے بھی طبقات الحفاظ میں تابعین میں شمار کیا ہے اور ابن حجر عسقلانیؒ نے تقریب التہذیب میں بھی تابعین میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جن لوگوں نے آپ کو صحابی کہا ہے ان سے خطا ہوئی ہے آپ ثقہ اور مثبت تابعین میں سے ہیں۔ طبقات الحفاظ (۲۳) تقریب التہذیب (۳۱/۲) تذکرۃ الحفاظ (۵۳/۱) تہذیب الکمال (۶۲۹) طبقات ابن سعد (۲۳/۵) استیعاب (۱۰۸۸/۳)۔

۵۲- قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری، ابو الفضل رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ خود بھی صحابی ہیں اور والد بھی صحابی ہیں ان کے دادا بھی صحابی ہیں اور حضور کے بڑے شان والے صحابہ میں آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ہوتا ہے اور اصحاب الرای میں سے تھے اور جنگ میں خوب چال چلنے والے آدمی تھے اپنی قوم میں بغیر کسی مقابلے کے سرداری کے مرتبہ پر فائز تھے مدینہ منورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد رہ گئے تھے حتیٰ کہ ۶۰ھ میں حضرت معاویہ کے خلافت کے آخری دور میں وہیں فوت ہوئے۔

(فائدہ) ابو عمرو بن عبدالبر فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر فضلاء میں سے تھے اور عقل میں عرب کی بلاؤں میں شمار ہوتے تھے اور اہل رای اور اہل مکر تھے جنگوں میں ساتھ ساتھ یہ بھی کہ سخی اور کریم تھے اپنی قوم کے سردار تھے خود اور والد اور دادا اور بھائی سعید صحابہ رضی اللہ عنہم تھے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے روایت کیا ہے کہ قیس بن سعد نے فرمایا لولا الاسلام لمکرت مکرًا لا تطیقه العرب: ترجمہ۔ اگر اسلام نہ ہوتا تو میں ایسا مکر کرتا کہ عرب اس کی تاب نہ لاسکتے تھے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ عرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں لڑتے تھے تو یہ مکر میں اسلام کی پیروی کر کے جتنا اسلام اجازت دیتا تھا کر سکتے تھے اس سے زیادہ کے لئے فرمایا کہ میں بڑا مکر کر سکتا ہوں لیکن اسلام اسکی اجازت نہیں دیتا اس لئے میں اس کا مکر نہیں کرتا اگر میں مکر کرتا تو عرب اس کی تاب نہ لاسکتے۔

الاستیعاب (۱۲۸۹/۳) طبقات ابن سعد (۵۲/۶) سیر

اعلام النبلاء (۱۰۲/۳) مروج الذهب (۲۰۵/۳) والشقات
 (۳۳۹/۳) اسد الغابۃ (۲۱۵/۳) والاصابة (۲۳۹/۳).

۵۵- حضرت قتادہ بن نعمان انصاری ابو عمرو رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور غزوہ بدر میں بھی اور اس کے بعد تمام غزوات میں حضور کے ساتھ شریک رہے غزوہ احد میں آپ ﷺ کی آنکھ کو تکلیف پہنچی اور آنکھ باہر نکل آئی تو حضور ﷺ نے آپ کی آنکھ کو اس کی جگہ پر رکھ دیا تو پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ آپ کون ہیں تو انہوں نے یہ دو شعر پڑھے۔

أَنَا ابْنُ الَّذِي سَأَلَتْ عَلَى الْخَدَّ عَيْنُهُ
فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفَى أَحْسَنَ الرَّدِّ

فِي أَحْسَنِ مَا عَيْنٍ وَيَا أَحْسَنَ مَا رُدِّ

ترجمہ:

(۱) میں اس شخصیت کا بیٹا ہوں جس کی آنکھ اس کے رخسار پر بہہ پڑی تھی تو حضور ﷺ کے ہاتھ نے اس کو خوبصورت طریقے سے واپس جوڑ دیا۔
(۲) پھر وہ ایسے ہو گئی جیسے پہلے تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ حسین ہو گئی تھی اور کتنا حسین طریقہ سے اس کو دوبارہ جوڑا گیا تھا۔

تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ جواب سن کر کے یہ شعر ارشاد فرمایا

تِلْكَ الْمَكَارِمُ لَا قَعْبَانَ مِنْ لَبَنِ
شَيْبًا بِمَاءٍ فَعَادَتْ بَعْدَ أَبْوَالٍ

ترجمہ:

اور ایک کتاب میں میں نے پڑھا تھا اس میں اس شعر کے بجائے یہ ہے
کہ ”ایسے ہی لوگوں کو میرے پاس آنا چاہئے“۔

آپ ۲۳ھ میں فوت ہوئے اور حضرت عمرؓ نے آپؐ کی نماز
جنازہ پڑھائی اس وقت آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔

۵۶- حضرت کعب بن مالک انصاری ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ عقبہ ثانیہ کی بیعت میں شریک ہوئے اور حضور ﷺ کے ان شعراء میں سے تھے جو مشرکین کی اذیت کو حضور ﷺ سے اپنے اشعار کے ذریعے سے دور کرتے تھے اور ان مشرکین کو تلوار کے انتقام سے ڈراتے تھے آپ ﷺ ان تین انصار صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں ان کی توبہ کی قبولیت کا اظہار و اعلان فرمایا۔

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ
بِمَا رَحِبَتْ. الآية (التوبة: ۱۱۸).

ترجمہ: اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے تنگ ہو گئی۔

آپ ﷺ میں فوت ہوئے اور بعض کہتے ہیں اس سے پہلے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے بعد فوت ہوئے تھے۔

(فائدہ) مشہور تابعی حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ مسلمان شعراء میں سے تھے مسلمان شعراء کے نام یہ ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبد اللہ ابن رواحہ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی شاعری انساب کی طرف متوجہ تھی اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کافروں کو کفر سے عار دلاتے تھے اور حضرت کعب بن مالک

ﷺ ان کو جنگوں سے ڈراتے تھے اور حضرت کعب بن مالک ﷺ عبارت اور رد کے اعتبار سے ان دونوں صحابہ ﷺ سے اچھے اشعار کے حامل تھے۔

الاستیعاب (۱۳۲۳/۳) اسد الغابۃ (۲۸۷/۲) الاصابة (۳/۱۱۵) ثقات (۳/۳۵۰) خلاصة تہذیب الکمال (۳۲۱) سیر اعلام النبلاء (۵۲۳/۲) مستدرک حاکم (۲۳۳/۳)۔

(فائدہ دوم) وہ صحابہ ﷺ جو غزوہ تبوک میں شرکت سے رہ گئے تھے ان کے نام یہ ہیں حضرت کعب بن مالک حضرت ہلال بن امیہ حضرت مرارہ بن ربیعہ ﷺ ان کے پیچھے رہنے کا قصہ سورہ توبہ آیت نمبر ۱۱۸ کے تحت کتب تفسیر میں دیکھا جاسکتا ہے۔

۵۷- حضرت کعب بن عجرہ بن امیہ انصاری حلفاً رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ اسلام لائے تھے سب سے پہلے آپ ﷺ کی شرکت حالت اسلام میں بیعت الرضوان میں ہوئی تھی یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے حضور سے سوال کیا تھا کہ ہمیں سلام عرض کرنے کا تو معلوم ہو گیا لیکن آپ ہمیں یہ ارشاد فرمائیں کہ ہم آپ پر درود کیسے پیش کریں تو حضور نے فرمایا یوں کہو:

اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید،

اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید.

ترجمہ: اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جس طرح سے آپ نے رحمت بھیجی ہے حضرت ابراہیم پر بے شک آپ حمد والے اور بزرگی والے ہیں، اے اللہ برکت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جس طرح سے آپ نے برکت بھیجی ہے حضرت ابراہیم پر بے شک آپ حمد والے بزرگی والے ہیں۔ (صحیح مسلم فی کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ النبی بعد التشہد ۳۰۵/۱)۔

علامہ واقدی فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ انصار کے حلیف نہیں تھے بلکہ انصار ہی میں سے تھے پہلے کوفہ میں رہائش اختیار کی پھر مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے اور وہیں انتقال ہوا ۵۳ھ میں فوت ہوئے جب کہ آپ ﷺ کی عمر ۷۵ سال تھی۔

الاستيعاب (١٣٢١/٣) اسد الغابة (٢٢٣/٢) والبداية
والنهاية لابن كثير (٦٠/٨) خلاصة تهذيب الكمال (٢٤٦)
الاصابة (٢٩٤/٣) سير اعلام النبلاء (٥٢/٣).

۵۸- حضرت کلیب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کو ابو لؤلؤ نصرانی نے قتل (شہید) کیا تھا یہ ابو لؤلؤ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اسی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کیا تھا۔ امام عبدالرزاق امام معمر سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے امام زہری سے سنا کہ ابو لؤلؤ نے بارہ آدمیوں کو زخمی کیا تھا ان میں سے چھ حضرات فوت ہو گئے تھے جن میں سے حضرت عمر اور حضرت کلیب رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور حضرت عمر کو نزع کی حالت میں حضرت کلیب رضی اللہ عنہ کے قتل کا علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے رحمت اور خیر کی دعا کی تھی۔ الاستیعاب (۳/ ۱۳۲۹)۔

۵۹- حضرت محمد بن مسلمہ انصاری، ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور باقی بھی تمام غزوات میں حضور کے ساتھ شریک رہے آپ ﷺ نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا جو حضور کا سخت دشمن تھا اس کے قتل کا ایک طویل واقعہ ہے۔

آپ ماہ صفر ۴۳ھ میں فوت ہوئے عمر ۷۷ سال تھی جنازہ مروان بن حکم نے پڑھایا تھا جب کہ وہ اس وقت مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔

آپ عبادت اور خلوت میں رہتے تھے فتنوں کے دنوں میں فتنوں سے دور رہے۔

(فائدہ) کعب بن اشرف کے قتل کا قصہ اس طرح سے ہوا کہ جب اس کی اور اس کے ساتھی یہودیوں کی اذیت حضور ﷺ پر سخت ہوئی تو حضرت محمد بن مسلمہ ﷺ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول کیا اس کو قتل کر دوں تو حضور ﷺ نے ان کو فرمایا ہاں تو حضرت محمد بن مسلمہ ﷺ اپنے گھر واپس چلے گئے راستے میں سلکان بن سلامہ سے ملاقات ہوئی جو حضور ﷺ کی طرف آرہے تھے ان سے حضرت محمد بن مسلمہ ﷺ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے مجھے کعب بن اشرف کے قتل کا حکم دیا ہے اور تم اس کے زمانہ جہالت کے دوست ہو وہ تمہارے سوا کسی پر اعتبار نہیں کرے گا تم میرے ساتھ چلو تا کہ میں اس کو قتل کر دوں۔ تو حضرت سلکان بن سلامہ نے ان سے فرمایا اگر حضور ﷺ مجھے حکم دیں گے تو میں ایسا کروں گا پھر وہ حضرت محمد بن مسلمہ ﷺ کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت سلکان بن سلامہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ

نے کعب بن اشرف کے قتل کا حکم دیا ہے فرمایا ہاں۔

سلکان نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے حلال کر دیں اس بات کے متعلق کہ میں جو کچھ بھی کعب بن اشرف سے کہوں کہہ سکوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھے حلال ہے تو سلکان اور محمد بن مسلمہ، عباد بن بشر بن وقش، سلمہ بن ثابت بن وقش اور ابو عبس بن جبر ﷺ یہ سب نکلے چاندنی رات میں کعب بن اشرف کے پاس پہنچے اور کھجوروں کے جھنڈ میں چھپ گئے اور سلکان ﷺ نے باہر نکل کر چیخ کر پکارا اے کعب تو اس کو کعب نے کہا کون ہو کہا سلکان اے ابولیلی اے ابونائلہ یعنی اس نام کے ساتھ کعب بن اشرف کو پکارتے رہے کعب بن اشرف یہودی کو اس کی بیوی نے کہا کہ اے ابونائلہ تم اپنے محل سے باہر نہ نکلو یہ تیرا قاتل ہے اس نے کہا کہ میرا بھائی خیر کے علاوہ کسی صورت میں یہاں نہیں آیا اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچی ہے تو میں اس کا جواب دوں گا تو کعب بن اشرف جب نکلا تو یہ سب کے سب جو چھپے ہوئے تھے انہوں اس پر حملہ کیا اور اس کو اپنی تلواروں سے مار ڈالا تفصیل کے لئے دیکھو۔ طبقات ابن سعد (۳۱/۲) تاریخ طبری (۴۸۷/۲)

الدرر فی اختصار المغازی والسير (۱۴۳) البدایة والنهاية (۵/۴) سیرة ابن ہشام (۴۳۰/۲).

۶۰۔ حضرت محمد بن ابی جہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور یوم حرہ میں ۶۳ھ شہید ہوئے اور عمر بھی آپ رضی اللہ عنہ کی ۶۳ سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض حضرات نے کہا کہ آپ اکابر تابعین میں سے ہیں اور بعض نے کہا کہ نہیں صحابی ہیں۔ الاستیعاب (۱۳۶۸/۳)۔

۶۱- حضرت محمد بن عمرو بن حزم الانصاری ابو عبد الملک رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ بھی حرہ کی جنگ میں شہید کئے گئے آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۵۳ سال تھی۔ اس علاقے میں نجران میں پیدا ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے والد حضور ﷺ کی طرف سے اس علاقے کے عامل تھے اور ان کی پیدائش حضور ﷺ کی وفات سے دو سال پہلے ہوئی ان کی کنیت ابو سلیمان تھی یہ سب کچھ لکھ کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں ان کے والد نے بھیجا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا نام محمد رکھ لو اور اس کی کنیت ابو عبد الملک رکھ دو تو ان کے والد نے ایسا ہی کیا تو عمرو بن حزم کی اولاد میں جتنے بھی بچے پیدا ہوتے رہے سب کا نام محمد رکھا جاتا رہا اور ان کی کنیت ابو عبد الملک رکھی جاتی رہی حضرت محمد بن عمرو بن حزم فقیہ تھے بہت بڑے عالم تھے۔ الاستیعاب (۱۳/۴۷۳)۔

۶۲۔ حضرت محمد بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما

آپ کے والد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں قرآن کریم کے سب سے بڑے قاری تھے آپ رضی اللہ عنہ کو بھی جنگ حرہ میں شہید کیا گیا ۶۳ھ میں اور آپ کی عمر بھی اتنا ہی تھی۔ واقعہ حرہ کی تفصیل تو پیچھے گزر چکی ہے ابن حنظلہ غسیل ملائکہ کے ترجمہ میں وہاں دیکھ لیں۔

۶۳۔ حضرت معاذ بن الحارث الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے اور جنگ حرہ میں مدینہ میں شہید کئے گئے ۶۳ھ میں۔

۶۲- حضرت مالک بن عمرو بن عتیک ابن عمرو بن مبدول رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ ۳ھ میں جمعہ کے دن فوت ہوئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کی طرف جا رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی۔

۶۵- حضرت مالک بن ربیعہ انصاری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور باقی تمام غزوات میں حضور کے ساتھ شریک رہے
 ۶۰ھ میں انتقال ہوا وفات سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کی نگاہ بیٹھ گئی تھی آپ رضی اللہ عنہ کی
 عمر ۷۵ سال تھی۔ آپ کی وفات کی تاریخ میں اختلاف ہے۔

۶۶- حضرت مغیرہ بن اخنس السقفی رضی اللہ عنہ

جب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف فتنہ کھڑا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو آپ رضی اللہ عنہ بھی ان کے دفاع میں شہید کئے گئے۔

۶۷- حضرت معقل بن سنان اجمعی، ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

آپ بہت فاضل اور متقی انسان تھے آپ ﷺ بھی جنگ حرہ میں شہید کئے گئے اور فتح مکہ میں حضور کے ساتھ لشکر میں شریک تھے پہلے کوفہ میں رہائش رکھی پھر مدینہ آگئے یہیں آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔

۶۸- حضرت مخرمہ بن نوفل قرشی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو صفوان ہے علم الانساب کے عالم تھے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ حنین میں شریک ہوئے ۵۴ھ میں فوت ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کی بھی نگاہ بیٹھ گئی تھی وفات حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی اور عمر ۱۱۴ سال تھی۔

الاستیعاب (۱۳۸۰/۳) اسد الغابۃ (۱۲۵/۵) والاصابة (۳۹۰/۳) سیر اعلام النبلاء (۵۴۲/۲) والعبء للذہبی (۶۰/۱) والمستدرک (۳۸۹/۳) نکت الہمیان للصفدی (۲۸۷) اعمار الاعیان لابن جوزی (۹۴)۔

۶۹- حضرت مقداد بن اسود الحضر می تبئیا ابو معبد رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ قدیم سے اسلام لائے تھے غزوہ بدر میں شریک ہوئے جن سات حضرات نے شروع میں مکہ شریف میں اسلام کو ظاہر کیا تھا ان میں سے ایک آپ رضی اللہ عنہ ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں ہجرتوں کی ہیں حبشہ کی طرف بھی اور مدینہ طیبہ کی طرف بھی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے بیت المقدس کی طرف بھی اور کعبہ شریف کی طرف بھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے جنگ بدر میں ثابت قدم ہو کر لڑے اور خوب کوشش کی۔

آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۳ھ میں جرف مقام میں ہوا تھا۔ وہاں سے آپ رضی اللہ عنہ کو لوگ اپنے کندھوں پر مدینہ طیبہ لے آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔ آپ نے فتح مصر میں بھی شمولیت اختیار کی تھی۔

۷۰۔ حضرت مامور انحصی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کو مقوقس بادشاہ جو اسکندریہ کا بادشاہ تھا اس نے حضرت ماریہ قبطیہ کے ساتھ حضور ﷺ کے لئے بطور ہدیہ بھیجا تھا حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیم کی والدہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ زمانہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے اور بہت سے لوگوں نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔

۱۔ حضرت نوفل بن معاویہ دیلی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ نے ساٹھ سال عمر کے حالت اسلام میں گزارے اور ساٹھ سال حالت جاہلیت میں گزارے تھے سب سے پہلے آپ نے فتح مکہ میں شرکت کی اور پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ ۹ھ میں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں ۱۰ھ میں شریک ہوئے اور ۱۱ھ میں یا اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا آپ کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ اعمار الایمان (۹۶)۔

۷۲- حضرت ہند بن حارثہ الاسلمیؓ

آپ ﷺ حجازی ہیں بیعت الرضوان میں آپ سات بھائیوں کے ساتھ شریک ہوئے اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال ہوا۔

۷۳۔ حضرت ابو شریح الکعبی الخزاعیؓ

آپ ﷺ کا نام کعب بن عمرو ہے آپ اپنی قوم کے فتح مکہ کے دن
علمبردار تھے ۶۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبدالرحمن بن صخر ہے صحیح قول کے مطابق جب کہ آپ کے نام کے اور متعلق اور آپ کے باپ کے نام کے متعلق ۳۰ سے زائد قول ہیں۔ اور اس اختلاف کا سبب یہ ہوا کہ آپ کی کنیت زیادہ مشہور ہو گئی اور نام مشہور نہ ہو سکا۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیث کے یاد کرنے والے تھے باوجود اس کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری سالوں میں اسلام لائے تھے آپ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانے کا سال ۷ھ ہے غزوہ خیبر کے موقع پر۔ آپ رضی اللہ عنہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین نے روایت کی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے آٹھ سو سے زائد حضرات ہیں آپ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں ۷۵ھ میں فوت ہوئے جنت البقیع میں دفن کئے گئے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ آپ کی قبر عسقلان میں ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے وہاں ایک اور صحابی مدفون ہیں جن کا نام جندره ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۸ سال ہوئی ہے اعمار الاعیان لابن جوزی (۵۵)۔

(فائدہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی تھے اور حافظ حدیث اور معتمدائمہ حفظ میں سے تھے آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دنیا میں جتنے بھی لوگ حدیث کی روایت کرنے والے ہیں ان سب سے بڑے حافظ تھے آپ رضی اللہ عنہ کبارائمہ فتویٰ میں سے تھے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ جلیل القدر تھے اور عبادت گزار تھے اور تواضع کرنے والے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو سے زائد افراد

نے حدیث کی روایت کی ہے ان میں سے سب سے زیادہ ہدایت کے ائمہ میں سے حضرت سعید بن المسیب، حضرت بشیر بن نہیک وغیرہ ہیں۔

حضرت ابو عثمان نہدیؓ فرماتے ہیں کہ میں سات مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ کا مہمان ہوا آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی اہلیہ اور آپ ﷺ کے خادم رات کو تین حصوں میں بانٹتے تھے اور ہر ایک ٹکٹ میں ایک ایک نماز پڑھتا تھا اور جب اس کا وقت پورا ہوتا تو وہ دوسرے کو اٹھاتا تھا اور وہ نماز پڑھتا تھا اسی طرح سے دوسرا تیسرے کو اٹھاتا تھا۔ آپ کے فضائل شمار سے باہر ہیں اور مناقب کی گنتی نہیں ہو سکتی آپ سے ۵۳۷۴ حدیثیں روایت کی گئیں ہیں۔

۷۵۔ حضرت ابوالیسر انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام کعب ہے آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور غزوہ بدر میں بھی اور آپ کے والد کا نام عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ ۵۵ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

انہوں نے ہی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو جنگ بدر میں قید کیا تھا اور پھر جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ معرکے میں شریک رہے آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور آپ نقباء اور شعراء میں سے تھے اور جوانی میں خوب ہمت و توانائی کے مالک تھے۔

الاستیعاب (۱۷۷۶/۲) والثقات (۳۵۲/۳) اسد الغابۃ (۱۴/۲۲۵) سیر اعلام النبلاء (۵۳۷/۲) والاصابة (۳۵۷/۱)۔

یہاں تک مرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو جنت البقیع میں دفن ہوئے ان کا تذکرہ ختم ہوا اور آگے دوسرے حصہ میں خواتین صحابہ رضی اللہ عنہن کا تذکرہ ہوتا ہے۔



حصہ دوم

جنت البقیع میں مدفون سیدات صحابیاتؓ
 کا پاکیزہ تذکرہ

مع اضافات کثیرہ

از

امداد اللہ انور



جنت البقیع میں مدفون خواتین صحابیات

حضور ﷺ کی صاحبزادیاں

۷۶- سیدہ حضرت فاطمہ الزہراء سیدۃ النساء العالمین رضی اللہ عنہا

آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا نام خدیجۃ الکبریٰ ہے آپ ﷺ نبی کریم ﷺ کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں اور حضرت علی ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں اور حضرت حسن ﷺ حضرت حسین ﷺ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ ہیں اللہ میں حضور ﷺ کے چھ مہینے بعد وفات پائی آپ کی عمر ۲۹ سال تھی۔

(فائدہ) آپ جب پیدا ہوئیں تو حضور کی عمر ۳۱ سال تھی حضور ﷺ نے ان کا نکاح حضرت علی ﷺ کے ساتھ کر دیا تھا غزوہ احد سے فارغ ہونے کے بعد آپ کی عمر شادی کے وقت پندرہ سال پانچ مہینے تھی اور حضرت علی ﷺ کی عمر ۲۱ سال اور پانچ مہینے تھی حضرت علی ﷺ نے آپ کا بہت لحاظ اور خیال رکھا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بہت کثرت میں آئے ہیں ان میں سے ایک حدیث مسلم شریف میں فضائل الصحابہ ﷺ (حدیث نمبر ۱۹۰۲) میں حضرت مسور بن مخرمہ ﷺ سے مروی ہے۔ فرماتے

ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

انما فاطمة بضعة منی یوذینی ما آذاھا۔

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے وہ مجھے ایذا دے گا جو ان کو ایذا دے گا۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات جمع ہوئیں کوئی بھی غیر موجود نہیں تھی اس حالت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں ان کی چال ایسی تھی جیسے حضور ﷺ چلتے تھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مرحبا بابتنی میری بیٹی کے لئے خوش آمدید پھر ان کو اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھایا پھر ایک بات خفیہ طور پر آپ رضی اللہ عنہا سے کہی جس کو سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں پھر حضور ﷺ نے ان سے ایک بات خفیہ طور پر کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آپ کیوں روئی تھیں فرمایا میں حضور ﷺ کے راز کو افشاء نہیں کر سکتی پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس دن کی طرح کوئی خوشی کا دن نہیں دیکھا جو غم کے قریب قریب تھا پھر میں نے ان سے پوچھا جب وہ روئی تھیں کہ تمہیں حضور ﷺ نے ایسی بات کہی ہے جو ہمارے سامنے نہیں کہی لیکن تم پھر بھی روئی ہو تو میں نے پھر ان سے پوچھا کہ حضور ﷺ نے آپ کو کیا کہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضور ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی حتیٰ کہ جب حضور ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور ﷺ نے بیان کیا تھا کہ جبرائیلؑ ہر سال ایک دفعہ قرآن پاک سناتے تھے لیکن اس سال دو دفعہ قرآن پاک سنایا ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ میری وفات کا وقت

قریب آ گیا ہے اور تم سب سے پہلے مجھے ملو گی یعنی میرے بعد قریب میں تمہارا انتقال ہوگا اور تم میرے پیچھے بہترین آنے والی ہوگی تو میں اس بات کو سن کر رو پڑی اور پھر مجھے حضور ﷺ نے خوش کرنے کے لئے فرمایا:

الاتر ضین ان تکونی سیدة نساء المومنین او سیدة نساء
 هذه الامة کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتی ہو کہ تم مومنین کی عورتوں کی
 سردار بنو یا اس امت کی عورتوں کی سردار بنو۔ اس بات میں ہنس پڑی۔

۷۷۔ حضرت سیدہ زینب بنت مصطفیٰ رضی اللہ عنہا

آپ حضور ﷺ کی سب سے بڑی بیٹی ہیں حضور ﷺ کی تیس سال کی جب عمر تھی تو آپ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئی تھیں آپ رضی اللہ عنہا کے خاوند کا نام ابو العاص بن ربیع ہے آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام حضرت خدیجہ بنت خویلد ہے آپ ۸ھ میں فوت ہوئیں آپ کی عمر اس وقت ۳۱ سال تھی۔

(فائدہ) حضور ﷺ آپ سے بہت محبت کرتے تھے آپ رضی اللہ عنہا نے شروع ہی میں اسلام قبول فرمایا ہجرت فرمائی جب آپ کے خاوند ابو العاص ابن الربیع نے اسلام لانے سے انکار کیا پھر ان کے خاوند کو بعض غزوات میں قید کیا گیا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنا ہار فدیہ کے طور پر دیکر آپ کو چھڑوا لیا آپ ان کے حقوق کی پوری نگہبانی کرتی تھی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے خاوند کو اسلام کی ہدایت دے دی، ان سے آپ کا ایک بیٹا پیدا ہوا جن کا نام علی تھا اور ایک بیٹی بھی پیدا ہوئی جن کا نام امامہ تھا جس کو حضور ﷺ اپنی نماز کی حالت میں بھی اٹھا لیتے تھے جب آپ قیام میں جاتے تھے تو وہ اوپر چمٹی رہتی تھی۔ اور جب آپ سجدہ میں جاتے تھے تو اس کو اتار دیتے تھے جیسا کہ اس کی تفصیل مسلم شریف کے باب جواز حمل الأطفال فی الصلاة میں موجود ہے اور آپ کے خاوند ابو العاص بھی ان کے ساتھ محبت کرتے تھے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی زندگی میں ۸ھ میں فوت ہوئیں ان کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ جب آپ مکہ سے حضور ﷺ کی طرف سفر کر رہی تھیں تو

ہبار بن اسود اور ایک اور آدمی نے ان کا پیچھا کیا ان میں سے ایک نے آپ کو دھکا دیا جس سے آپ رضی اللہ عنہا گر پڑیں اور آپ کا بہت خون ضائع ہوا اسی بیماری میں آپ رہیں حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ انا لله وانا اليه راجعون۔ الاستیعاب (۱۸۵۳/۴)۔

۷۸- حضرت سیدہ رقیہ بنت محمد مصطفیٰ

آپ رضی اللہ عنہا کے خاوند کا نام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہے آپ کی والدہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں آپ نے اپنے خاوند حضرت عثمانؓ کے ساتھ مکہ کی طرف ہجرت کی تھی پھر ان کے ساتھ مدینہ طیبہ بھی ہجرت کی تھی جب آپ فوت ہوئیں تو حضور ﷺ غزوہ بدر میں مصروف تھے اور جب ان کی وفات کی خبر پہنچی تو اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ بدر میں اللہ کی نصرت کی بشارت بھی پہنچ گئی تھی۔ آپ کی عمر ۲۱ سال سے کچھ زائد تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں حضرت عبد اللہ پیدا ہوئے اور چھ سال کی عمر میں وفات پا گئے حضور ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھایا تھا آپ کے فضائل بھی بے شمار ہیں جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا۔

۷۹۔ حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ

یہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئی تھیں جب کہ ان کی ہم شیرہ حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا آپ کی والدہ بھی حضرت خدیجہ الکبریٰ ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ سے ۳ھ میں نکاح کیا تھا اسی وجہ سے آپ کا لقب ذوالنورین تھا کیونکہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں کے خاوند تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی شخص کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہوئی جو کسی نبی کی دو بیٹیوں کا خاوند ہو۔ لیکن ان کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۹ھ میں فوت ہوئیں اور آپ کی نماز جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھیں۔

(فائدہ) حضرت اسامہ بن زید اور حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور کو دیکھا کہ آپ ان کی قبر پر تشریف فرما تھے اور میں نے آپ کی آنکھوں کو دیکھا کہ آنسو بہا رہی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے مناقب دیکھنے کے لئے کتاب السمط الثمین فی مناقب امہات المؤمنین میں اس فصل کا مطالعہ فرمائیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بنات کے ساتھ مخصوص ہے۔

حضور ﷺ کی ازواج مطہرات

۸۵- حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ بنت الصدیق حبیبہ بنت ابی بکر الحبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ رضی اللہ عنہا حضور کی اہلیہ محترمہ ہیں آپ کا نکاح سن ۱۰ء میں مکہ شریف میں تین سال ہجرت سے پہلے ہوا تھا اس وقت آپ کی عمر سات سال تھی اور رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۹ سال کی تھی اور حضور کی جب وفات ہوئی تو آپ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی آپ کی وفات کے بعد حضرت عائشہ نے چالیس سال کی عمر گزاری حضور نے آپ کے علاوہ کسی کنواری خاتون سے نکاح نہیں کیا۔

آپ لوگوں میں سب سے زیادہ فقیرہ سب سے زیادہ عالم، سب سے بہترین رائے رکھتی تھیں آپ منگل کی رات رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو فوت ہوئیں وفات کا سن ۵۷ھ ہے اور آپ نے حکم دیا تھا کہ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا جائے چنانچہ آپ کو ورتوں کی نماز کے بعد دفن کیا گیا اور آپ کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔

(فائدہ) آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا نام ام رومان ہے جن کے حالات آگے آرہے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی ازواج میں محبت

کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تر تھیں آپ رضی اللہ عنہا کے فضائل
 حدیث میں کثرت سے آئے ہیں قرآن کریم نے بھی آپ کا دفاع کیا ہے
 اور تہمت سے آپ کی براءت کا اعلان کیا ہے اور ان احادیث میں سے جن
 سے آپ ﷺ فضیلت ثابت ہوتی ہے، ایک یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد
 فرمایا، فضل عائشة علی النساء کفضل الثريد علی سائر
 الطعام: ترجمہ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسے ہے جیسے تریڈ
 کی فضیلت باقی کھانوں پر اور ایک حدیث میں ہے کہ حضور نے ان سے
 ایک دن فرمایا عائشة: هذا جبرائیل یقرأ علیک
 السلام: ترجمہ۔ اے عائشہ یہ جبرائیل ہیں اور آپ کو سلام کہہ رہے ہیں
 حضرت عائشہ ﷺ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمة اللہ
 کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں اور میں ان کو نہیں دیکھ رہی ایک حدیث میں آتا ہے
 کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ڈھونڈتے
 رہتے تھے اور فرماتے تھے ”این انا الیوم؟ این انا الیوم؟ این انا
 غدا؟ میں آج کہاں ہوں میں آج کہاں ہوں میں صبح کہاں ہوں گا یہ آپ
 اس لئے فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری میں دیر ہو جاتی
 تھی تو اس وجہ سے ان کی باری کا انتظار رہتا تھا۔ پھر جب میری باری آئی تو
 اس میری باری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دنیا سے اٹھایا اور ایک حدیث
 میں آتا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا ”انسی
 لا علم اذا كنت عنی راضیة، واذا كنت علی غضبی، فقلت:
 ومن این تعرف ذلک؟ قال: اما اذا كنت عنی راضیة فانک
 تقولین: لا ورب محمد واذا كنت غضبی، قلت: لا ورب

ابراہیم“ قالت: قلت: اجل والله يا رسول الله! ما اہجر
الا اسمک.

ترجمہ: میں جانتا ہوں جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے اور جب تو ناراض
ہوتی ہے میں نے عرض کیا آپ کو کیسے معلوم ہوتا تو فرمایا جب تو مجھ سے
راضی ہوتی ہے تو کہتی ہے لا ورب محمد رب محمد کی قسم اور جب تو مجھ
سے ناراض ہوتی ہے تو تو کہتی ہے لا ورب ابراہیم رب ابراہیم کی قسم۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول
اللہ یہ بات نہیں میں آپ کا صرف نام ہی چھوڑتی ہوں۔ (صحیح مسلم فی
کتاب الفہمائل باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا) (۱۸۸۹/۴)۔

۸۱- حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا

آپؓ بھی حضور ﷺ کی اہلیہ ہیں آپ نے ان کے ساتھ ۳ھ میں نکاح کیا تھا پھر ان کو ایک طلاق دی تھی تو حضرت جبرائیلؑ حضور کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ان اللہ یا امرک ان تراجع حفصہ، فانها صوامۃ قوامۃ، وہی زوجتک فی الجنة۔ ترجمہ۔ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ حفصہ کی طرف رجوع کریں کیونکہ وہ روزہ رکھنے والی ہیں اور رات کو عبادت کرنے والی ہیں اور یہ جنت میں آپ کی بیوی ہوں گی۔

آپ شعبان میں ۴۵ھ میں فوت ہوئیں اور آپ کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی آپ رضی اللہ عنہا کے جنازے کی چار پائی مروان اور حضرت ابو ہریرہؓ نے اٹھائی آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ صحابیات میں اور کوئی نہیں ہے جن کا نام حفصہ ہو۔

(فائدہ) حضرت حفصہ ام المؤمنین حضرت عمر بن خطابؓ کی صاحبزادی ہیں آپ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے پہلے حمیس بن حذافہ بن قیس اہمی سے نکاح کیا تھا اور یہ پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی پھر یہ حضرت حمیسؓ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے اور بہت خوب محنت کے ساتھ قتال کیا اور بڑے بہادروں کی طرح جنگ لڑی حتیٰ کہ ان کے جسم کو تیروں نے چھلنی کر دیا اور یہ اسی حالت میں گر

کر شہید ہو گئے حضرت حمیس رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نو جوان تھیں ۲۰ سال سے عمر زائد نہ تھی آپ کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے متعلق فکر ہوئی جیسا کہ عرب کی عادت ہے انہوں نے آپ کے لئے خاوند کے متعلق سوچا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا آپ سے نکاح کر دوں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بارے میں سوچوں گا پھر کچھ راتیں گزر گئیں تو یہی جواب دیا کہ میں نے یہی سوچا ہے کہ میں نکاح نہ کروں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی بات کی جیسی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہی تھی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی خاموش ہو گئے کیونکہ آپ کو علم تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تین سال بعد حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا آپ کی طبیعت میں کچھ تیزی تھی اور غصہ بھی جلدی آ جاتا تھا جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک طلاق دے دی لیکن حضرت جبرائیل رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم لے کر آئے کہ آپ اس طلاق میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کر لیں کیونکہ وہ نیک ہیں صائم و قائم ہیں اور یہ بھی کہ آپ کی جنت میں بیوی ہوں گی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رجوع فرمایا۔

۸۲- حضرت سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما

آپ حضور ﷺ کی اہلیہ محترمہ ہیں اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان کے خاوند کا نام عبد اللہ بن جحش تھا وہ عیسائی ہو گئے دنیا کی رغبت اور لالچ میں آ کر اپنا مذہب تبدیل کیا اور اسی حالت میں ہلاک ہوئے لیکن ام حبیبہ اسلام پر قائم رہیں پھر نجاشی حبشہ کے بادشاہ نے ان کا نکاح حضور ﷺ کے ساتھ کر دیا اور نجاشی بادشاہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کو ۶ھ میں حضور ﷺ کی طرف بھیج دیا۔

آپ ۴۴ھ میں فوت ہوئیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ تھیں اور آپ کی عمر ۷۷ سال سے کچھ زائد ہوئی۔

آپ کا نام رملہ بنت ابوسفیان ہے اور جو کہتے ہیں آپ کا نام ہند تھا، خطا ہے تفصیل کے لئے دیکھو استیعاب (۱۹۲۹/۴)۔

(فائدہ) آپ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا تفصیلی واقعہ اس طرح سے ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب نے ان مہاجر مسلمانوں کے سامنے حبشہ میں حضرت ام حبیبہ کا خطبہ نکاح پڑھا جبکہ وہاں نجاشی بادشاہ بھی موجود تھا آپ کے خطبہ اور حضرت ام حبیبہ کا نکاح دینے اور حق مہر کے الفاظ یہ تھے۔

الحمد لله الملك القدوس السلام المومن المهيمن
العزیز، اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله وانہ
الذی بشر به عیسی ابن مریم اما بعد... فان رسول الله كتب
الی ان ازوجه ام حبیبة بنت ابی سفیان فاجبت الی ما دعا الیه

رسول اللہ ﷺ وقد اصدقته اربع مائة دينار .
 تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو مالک ہے قدوس ہے مؤمن ہے مہیمن
 ہے عزیز ہے میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا
 ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہی ہیں جن کے متعلق حضرت
 عیسیٰ ابن مریم نے آنے کی بشارت دی تھی اس خطبے کے بعد میں کہتا ہوں کہ
 رسول اللہ نے میری طرف یہ حکم لکھا ہے کہ میں ان کا نکاح ام حبیبہ بنت ابو
 سفیان کے ساتھ کر دوں تو میں نے اس بات کو قبول کیا جس کی حضور ﷺ نے
 خواہش فرمائی ہے، اور میں حضرت ام حبیبہ کا حق مہر چار سو دینار مقرر کرتا ہوں
 پھر انہوں نے وہ دینار حاضرین کے سامنے پلٹ دیئے۔

پھر حضرت خالد بن سعیدؓ نے گفتگو کرتے ہوئے درج ذیل خطبہ
 پڑھا، اور حضرت ام حبیبہ کے نکاح کو حضور ﷺ کی طرف سے قبول فرمایا اور
 ان کے حق مہر کو وصول کیا:

الحمد لله أحمده وأستعينه، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده
 لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالهدى
 ودين الحق ليظهره على الدين كله، ولو كره المشركون...
 أما بعد - فقد أجبث إلى ما دعا إليه رسول الله - ﷺ -
 وزوجته أم حبيبة بنت أبي سفيان، فبارك الله لرسوله - ﷺ -
 تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں میں اس کی تعریف بھی کرتا ہوں اور اس
 سے مدد بھی چاہتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
 اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے
 بندے اور رسول ہیں ان کو اللہ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا

کہ تمام ادیان پر اس کو غالب کر دے اگرچہ مشرکین اس کو ناپسند کریں اس خطبہ کے بعد میں اس پیغام کو قبول کرتا ہوں جو حضور ﷺ نے بھیجا ہے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا نکاح کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کے اس نکاح میں برکت دیں۔

پھر حضرت جعفر بن ابی طالب کے دیئے ہوئے دینار نجاشی بادشاہ نے خالد بن سعید کو دیدیئے اور حضرت خالد بن سعید نے وہ دینار اپنے قبضے میں لے لئے۔ اس کے بعد جب یہ حضرات اٹھنا چاہتے تھے تو نجاشی بادشاہ نے ان سے کہا کہ انبیاء کرام کی سنت یہ ہے کہ جب وہ نکاح کرتے ہیں تو ان کے نکاح پر کھانا کھلایا جاتا ہے پھر اس نے کھانا منگوایا تو تمام حضرات نے کھانا کھایا پھر چلے گئے۔

۸۳- حضرت سیدہ ہند بنت ابی امیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ ﷺ کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی اور آپ ﷺ کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور یہ امہات المؤمنین میں سب سے اخیر میں وفات پانے والی ہیں آپ ﷺ کی عمر ۹۰ سال تھی۔

(فائدہ) حضور ﷺ کی زوجیت میں آنے سے پہلے آپ کا نکاح ابو سلمہ بن عبدالاسد بن ہلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا۔ اور ان سے آپ نے عمر، سلمہ، درہ اور زینب اولاد پیدا کی اور یہ اور ان کے خاوند ابو سلمہ حبشہ کی طرف سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں میں سے تھے جب ان کا انتقال ہو گیا تو حضور ﷺ نے ان کے ساتھ نکاح کیا ان کے بھی بہت سارے مناقب ہیں ان میں سے ایک یہ ہے جس کو مسلم شریف ج ۱ حدیث نمبر ۱۹۰۶ میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے فرماتے ہیں کہ:

ان جبرائیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعنده ام سلمة: قال. فجعل يتحدث ثم قام، فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمة: "من هذا" او كما قال. قالت هذا دحية قال فقالت ام سلمة: ايم الله! ما حسبه الا اياه. حتى سمعت خطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم يخبرنا خبر جبرائیل علیہ السلام.

ترجمہ: حضرت جبرائیل نبی کریم کے پاس تشریف لائے حضور ﷺ اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے حضرت جبرائیل حضور ﷺ کے ساتھ

گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے تو نبی کریم ﷺ نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ یہ کون تھے یا کوئی اور لفظ فرمائے تو حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا یہ دجیہ تھے (حضرت جبرائیلؑ چونکہ حضرت دجیہ کلبیؓ کی شکل میں آتے تھے اس لئے حضرت ام سلمہؓ نے یہی خیال کیا کہ یہ دجیہ ہوں گے)۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت ام سلمہؓ نے یہ بھی فرمایا خدا کی قسم میرا خیال تو یہی تھا کہ یہ دجیہ ہی ہوں گے حتیٰ کہ میں نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے) نبی کریم ﷺ کا خطبہ سنا جس میں وہ بیان کر رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے (اس وقت میں نے سمجھا کہ یہ جبرائیلؑ تھے)۔

۸۴- حضرت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضور ﷺ کی اہلیہ محترمہ ہیں اور آپ ﷺ کی پھوپھی حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح تھا پھر انہوں نے آپ کو طلاق دے دی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح نبی کریم ﷺ کے ساتھ آسمان میں کر دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کا ذکر کیا ہے۔ فلما قضی زید منها وطراً زوجناکھا (الاحزاب: ۳۷)۔

ترجمہ: جب زید نے اپنی ضرورت اپنی جانب سے پوری کر لی تو ہم نے زینب سے آپ کا نکاح کر دیا اور حضرت زینب بھی اس بات پر فخر کیا کرتی تھیں۔ اور یہ نبی کریم ﷺ کی سب سے پہلی اہلیہ ہیں جو آپ ﷺ کے وفات کے بعد فوت ہوئی ہیں آپ کی وفات ۲۰ھ میں ہوئی ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھائی کیونکہ آپ ہی اس وقت خلیفہ تھے اور حضور ﷺ نے آپ ﷺ کے حق میں فرمایا تھا ”انھا لا واہة“ آپ بہت خشوع، تضرع اور انکساری کرنے والی ہیں آپ بہت صاف لہجے والی تھیں صلہ رحمی کرتی تھیں کثرت سے رشتہ داروں اور مساکین پر صدقہ خیرات فرماتی تھیں۔

(فائدہ) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب ہے حضور ﷺ نے آپ کے ساتھ ۵ھ میں نکاح کیا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۳ھ میں نکاح کیا تھا اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے

کہ اس سے پہلے آپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں فضائل و مناقب بہت ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

لم یکن احدًا یسامینی فی حسن المنزلة من نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنده غیر زینب بنت جحش۔

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویوں میں سے حسن منزلت کے اعتبار سے میرے مقابلے میں سوائے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے اور کوئی نہیں تھی جو میرا مقابلہ کر سکتی۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَسْرَعُکِنَّ لِحَاقَبِی، اطولکن یدًا۔ ترجمہ: تم میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی وہ بیوی ہوگی جو تم میں سے لمبے ہاتھ والی ہوگی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے ہاتھ کی پیمائش کرتی تھیں کہ کس کا ہاتھ لمبا ہے لیکن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہاتھ ہم سب سے لمبا تھا کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں اور صدقہ کر دیتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بھی لمبے ہاتھ ہونے سے یہی تھی کہ جو صدقہ خیرات زیادہ کرتی ہوگی تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اہلیہ فوت ہوئیں تب ازواج مطہرات کو اس بات کا علم ہوا کہ اس کا معنی یہ تھا۔

۸۵- حضرت سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں ان کی کنیت ام المساکین تھی کیونکہ آپ ان کے ساتھ بہت شفقت کرتی تھیں اور ان پر صدقہ کرتی تھیں حضور ﷺ نے ان کے خاوند کے شہید ہونے کے بعد ان سے نکاح کیا تھا ان کے خاوند کا نام عبد اللہ بن جحش ﷺ تھا اور آپ ﷺ احد کی جنگ میں شہید ہوئے تھے اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ طفیل بن حارث بن عبدالمطلب کی اہلیہ تھیں تو یہ شاذ قول ہے آپ حضور ﷺ کے نکاح میں تین مہینے رہیں اور پھر آپ کا انتقال ہو گیا اور خود حضور ﷺ نے آپ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھائی آپ ﷺ کی عمر ۳۰ سال تھی۔

۸۶- حضرت سیدہ صفیہ بنت حی الاسرائیلیہؓ

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے تھیں حضور ﷺ نے ان کو اپنے لئے پسند فرمایا تھا اور ۷۷ھ میں آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس وقت آپؓ کی عمر ۷۱ سال تھی آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال رمضان المبارک ۵۰ھ میں ہوا اور عمر ۶۷ سال تھی۔

(فائدہ) آپ ﷺ کی زوجیت میں آنے سے پہلے ان کا نکاح سلام بن مشکم یہودی کے ساتھ تھا اور یہ شاعر تھا پھر اس کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے نکاح میں گئیں اور یہ بھی خیبر کی جنگ میں قتل ہوا پھر حضور ﷺ نے آپؓ سے نکاح کیا جب یہ گرفتار ہوئیں تو حضور ﷺ نے ان کو اختیار دیا تھا کہ چاہے تم اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹ جاؤ اور چاہے اپنے نفس کے لئے امان حاصل کر لو تو انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہوں۔

۸۷- حضرت سیدہ جویریہ بنت الحارث الخزاعیہ رضی اللہ عنہا

آپؓ بھی حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں صحیح قول یہی ہے کہ آپ حضور ﷺ کی اہلیہ ہیں حضور ﷺ کی لونڈی نہیں ہیں ۵۶ھ میں اور ایک قول کے مطابق ۵۰ھ میں آپؓ کا انتقال ہوا ہے آپؓ کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی تھی اور آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ۷۷ سال تھی۔

(فائدہ) حضور ﷺ کی زوجیت میں آنے سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح مشافع بن صفوان المصطلقی کے ساتھ تھا پھر جب غزوہ بنی مصطلق ہوا تو یہ مال غنیمت میں ثابت بن قیس بن شماس کے حصے میں آئیں ان کا نام برہ تھا پھر حضور ﷺ نے ان سے نکاح کیا اور ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا اور یہ بہت خوش شکل خاتون تھیں ابن ہشام کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے خریدا تھا اور پھر آزاد کیا تھا اور ان کا چار سو درہم مہر مقرر کیا تھا پھر ان سے نکاح کیا تھا جب ان کے نکاح میں آنے کا واقعہ معروف ہوا تو جتنے بھی ان کے رشتہ داروں میں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس لوگ قیدی ہوئے تھے اور غلام بن رہے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سب کو آزاد کر دیا اور یہی کہا کہ یہ حضور ﷺ کا سسرالی خاندان ہے ہم ان کو غلام نہیں رکھ سکتے تو یہ ایسی خاتون ہوئیں کہ ان کی وجہ سے ان کی قوم آزاد ہوئی اور یہ اپنی قوم کے لئے بابرکت ہوئیں چنانچہ ان کے بنی مصطلق کے لوگوں میں سے سو آدمیوں کو غلامی سے آزاد کیا گیا۔

آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال ربیع الاول میں ہوا بعض ۵۰ھ کہتے ہیں

بعض ۵۶ھ کہتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھو الاستیعاب وصفة
الصفوة لابن جوزی.

۸۸- حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب ام زبیر رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی پھوپھی ہیں عوام کی اہلیہ ہیں اور زبیر بن عوام کی والدہ ہیں آپؓ نے بڑی طویل عمر پائی تھی اور ۲۰ھ میں انتقال فرمایا اور حضور ﷺ کی پھوپھیوں میں سے ان کے علاوہ اور کوئی مسلمان نہیں ہوئیں تھیں آپؓ کو جنت البقیع میں مغیرہ بن شعبہؓ کے گھر کے صحن میں دفن کیا گیا خلافت عمرؓ کا زمانہ تھا ان کی عمر ۷۳ سال ہوئی ہے۔

۸۹- حضرت ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا

آپ حضور ﷺ کی لونڈی ہیں۔ اہل بیت میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا جب حضور ﷺ حجۃ الوداع سے واپس لوٹے تھے۔

(فائدہ) آپ ﷺ بنو قریظہ کے حکم نامی آدمی کے نکاح میں تھیں پھر جب بنو قریظہ گرفتار ہوئے تو حضرت ریحانہ کو حضور ﷺ کے لئے گرفتار کیا گیا۔ تو حضور ﷺ نے ان کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا اور حضور ﷺ کی زوجیت ہی میں آپ کا انتقال ہوا اور یہ بھی کہا گیا کہ آپ بنو نضیر قبیلہ کی تھیں لیکن پہلی بات زیادہ معتبر ہے۔

۹۰۔ حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

آپؑ حضور ﷺ کی لونڈی تھیں اور آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی والدہ تھیں آپ رضی اللہ عنہا کو مقوقس بادشاہ مصر اور اسکندر یہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیجا تھا حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں محرم ۱۰ھ میں انتقال ہوا لوگ بڑی کثرت سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازہ میں شریک ہوئے۔

(فائدہ) مقوقس بادشاہ نے آپ کو ۷۰ھ میں آپ کی بہن سیرین کے ساتھ ایک ہزار مثقال سونا دے کر کے بھیجا تھا اور ۲۰ کپڑے نفیس اور دلدل نامی ایک نچر اور یعفور نامی گدھا روانہ کیا تھا اور یہ سب حضور ﷺ کے پیغام رساں حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے ہاتھ روانہ کیا تو حضرت حاطب نے حضرت ماریہ کو اسلام پیش کیا تو وہ مسلمان ہو گئیں اسی طرح سے ان کی بہن کو بھی اسلام کی ترغیب دی تو وہ بھی مسلمان ہو گئیں آپ ﷺ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو بہت پسند کرتے تھے آپ کی مدینہ میں ایک جگہ تھی عاریہ اس میں ٹھہرایا تھا۔ آج اس کا نام مشربہ ام ابراہیم ہے حضور ﷺ اپنے گھر سے ان کے ہاں جایا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے ان کو پردہ دے دیا تھا لیکن نکاح نہیں کیا تھا چونکہ آپ ملک یمین کی لونڈی تھیں حضور ﷺ سے آپ کو امید ہوئی تو وہیں بچہ ہوا حضور ﷺ کی لونڈی حضرت سلمیٰ نے ان کو اٹھایا پھر سلمیٰ کے خاوند رافع حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور حضرت ابراہیم کی پیدائش کی مبارک دی تو حضور ﷺ نے حضرت سلمیٰ کے خاوند کو

ایک غلام بطور ہدیہ عطا فرمایا اور یہ واقعہ ۸ھ کا ہے ذوالحج کے مہینے کا اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابراہیم کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے اور وہ سب چاہتے تھے کہ حضرت ماریہؓ کو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے فارغ چھوڑ دیں اور ان کے بچے کی خدمت ہم خود کریں۔

دیگر صحابیات

۹۱- حضرت سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا

آپ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ ہیں اور حضرت صدیقہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبدالرحمن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کا انتقال ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو قبر میں اتارا اور ان کے لئے استغفار کیا مغفرت کی دعا مانگی اور یہ فرمایا۔

”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى امْرَأَةٍ“

رومان

ترجمہ: جس آدمی کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ حور عین میں سے کسی عورت کو دیکھے تو وہ ام رومان کو دیکھ لے۔

۹۲۔ حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا نام سھلہ ہے آپ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں حضور ﷺ کثرت سے ان کے گھر دو پہر کو جا کر آرام کرتے تھے یہی خاتون ہیں جنہوں نے حضور ﷺ سے مسئلہ پوچھا اور کہا ان اللہ لا يستحيى من الحق هل على المرأة من غسل اذا هي احتلمت قال نعم اذا رات الماء“.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتے آپ یہ فرمائیں کہ اگر عورت کو بد خوابی ہو جائے تو کیا اس پر غسل ہوگا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں جب وہ پانی دیکھ لے۔ (صحیح مسلم کتاب الحيض باب وجوب الغسل على المرأة جلد احدیث نمبر۔ ۲۵۱-۲۵)

۹۳۔ حضرت سبیعہ بنت الحارث الاسلمیہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں آپ سے فقہاء مدینہ اور کوفہ نے حدیث کی روایت کی ہے اور یہ حدیث بھی حضور ﷺ سے آپ ﷺ نے ہی روایت کی ہے۔ اذا وضعت المرأة حملها فقد مضت عدتها۔ ترجمہ: جب عورت بچہ جن دے تو اس کی عدت ختم ہو جاتی ہے۔

یہ حدیث اس عورت کے متعلق ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور وہ حالت حمل میں ہو۔



حصہ سوم

ماخوذ از

مشاہیر علماء الامصار

امام ابن حبان بستیؒ

ترجمہ

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور

دامت برکاتہم

وضاحت

امام ابن حبان مصنف صحیح ابن حبان نے اپنی کتاب مشاہیر علماء الامصار میں سولہ سو سے زائد اکابر صحابہ، تابعین، تبع تابعین کا تذکرہ کیا ہے الحمد للہ ہم نے اس پوری کتاب کا ترجمہ لکھ دیا ہے اس کتاب میں مدینہ طیبہ میں جن صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے مدفون ہونے کا ذکر آیا ہے ان کو ہم نے اس کتاب کی زینت بنا دیا ہے۔

ناچیز نے مشاہیر علماء الامصار کا ترجمہ سیدی حضرت نفیس الحسنی دامت برکاتہم کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس کی اشاعت بھی آپ خود ہی فرما رہے ہیں۔

حصہ سوم میں اور اس کے بعد جو نام آرہے ہیں ان کے شروع میں ہم نے وہ مسلسل نمبر ذکر کر دیئے ہیں جو شروع کتاب سے چلے آرہے ہیں، سلیش کے بعد کے جو چیدہ چیدہ نمبر ہیں وہ مشاہیر علماء الامصار کے ترجمہ نمبر ہیں انہیں سلیش کے بعد والے نمبروں کو مشاہیر علماء الامصار کا حوالہ نمبر سمجھ لیں اگر اصل کتاب کی طرف مراجعت کی ضرورت ہو تو یہی نمبر مشاہیر علماء الامصار میں تلاش کر کے اس صاحب ترجمہ کے حالات آپ دیکھ سکتے ہیں۔

اس حصہ سوم میں حصہ اول کی مناسبت سے کئی صحابہ کرامؓ کے نام دوبارہ بھی آگئے ہیں جن کو ہم نے اس لئے دوبارہ ذکر کر دیا ہے تاکہ ان کے حالات میں جو ہماری ان دونوں کتابوں میں مضامین کا فرق، تفصیل اور اضافات ہیں وہ قارئین کے سامنے آجائیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿۱/۹۴﴾

چونکہ اس حصے کے مضامین امام ابن حبان کی کتاب مشاہیر علماء الامصار میں سے ترجمہ کر کے لئے گئے ہیں امام ابن حبان نے مدینہ طیبہ کے حضرات کا ذکر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرہ مبارک سے شروع کیا تھا بعد میں مدینہ کے صحابہ کا ذکر کیا تھا ہم نے آپ کا نام مبارک یہاں صحابہ کے تذکرے میں سے اٹھا کر کتاب کے بالکل شروع میں ذکر کیا ہے تاکہ کوئی آپ کا نام پڑھ کر صحابہ کے ذکر میں آپ کو نہ ملا دے۔ (امداد اللہ انور)

﴿۲/۹۵﴾

حضرت ابو بکر بن ابی قحافہ الصدیق رضی اللہ عنہ

ہیں آپ کا نام عبد اللہ ہے لقب عتیق ہے۔ آپ کے والد حضرت قحافہ کا نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر ہے یہ قریش بن مالک بن نضر ہیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی والدہ ام خیر بنت رضی اللہ عنہا بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہیں۔ آپ اسی دن خلیفہ ہوئے جس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دوسرے دن خطبہ دیا جس دن آپ کی بیعت ہوئی۔ جب صحابہ کرام جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ کی عام بیعت کی اور آپ کو

خليفة رسول اللہ کا نام دیا اور آپ کا معاملہ ظاہر اور پوشیدہ ہر حالت میں مستقیم ہو گیا سوائے حضرت علی بن ابی طالب اور ان کے ساتھ ہو ہاشم کی ایک جماعت کے یہ حضرات حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت سے پیچھے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چھ ماہ بعد فوت ہوئیں اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور ان حضرات نے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تھی۔ جیسا کہ ہم نے اس بات کو کتاب الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلتے رہے۔ اپنے نفس اور مال کو دین کے غالب کرنے میں خرچ کیا اور دین میں حرام چیزوں سے روکا اور جو چیزیں دین لازم کرتا ہے ان کو قائم کیا یہاں تک کہ آپ کی وفات سوموار کی رات سترہ جمادی الثانی کو ہوئی۔ آپ کی خلافت دو سال تین ماہ بائیس دن رہی آپ کی عمر جس دن آپ فوت ہوئے باٹھ سال تھی۔ آپ کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں رات کے وقت دفن کیا گیا۔ آپ کو قبر میں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبد اللہ اور حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہم اجمعین نے اتارا اور آپ کے والد حضرت ابو قحافہ کو آپ کی وراثت میں سے چھٹا حصہ دیا گیا تھا۔

﴿۳/۹۶﴾

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

بن نفیل بن عبد العزی بن ریح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی

بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک ابو حفص العدوی۔
حضرت عمرؓ کی والدہ کا نام حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر
بن مخزوم تھا جو ابو جہل کی بہن تھیں آپ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے اپنی زندگی میں خلیفہ بنایا تھا۔ اس عہد کے ساتھ جس کو آپ نے اپنی اس
بیماری میں لکھا تھا جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔

چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے
اللہ کے دین کا دفاع کیا۔ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طریقوں کو غالب کرنے کی بھرپور کوشش کی
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں بہت سے شہر فتح کروائے۔ اور
آپ کی طرف اموال سمٹ آئے تھے۔ بغیر اس کے کہ آپ نے اس میں
اس بے رحم اور زائل ہونے والی دنیا کی کسی چیز میں اپنے آپ کو ملوث نہ کیا
یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوئی۔

آپ کو ابولؤلؤہ جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اس
نے خنجر سے قتل کیا یہ بدھ کے دن آیا جب کہ ذوالحجہ مہینے کی چار راتیں باقی
تھیں اور فجر کی نماز میں آپ پر اور کیا آپ پر پیچھے سے تین اور کیے تھے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات جب ہوئی تھی تو آپ کی عمر پچپن سال
تھی۔ آپ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور چار راتیں رہی۔ آپ کو حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا اور آپ کو حضرت عثمان بن
عفان اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے قبر میں اتارا تھا۔

﴿۴/۱۹۷﴾

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب
آپ کی تین کنیتیں تھیں۔ ابو عمرو ابو عبد اللہ ابو لیلیٰ

حضرت عثمان کی والدہ کا نام اروکی بنت کریم بن ربیعہ بن حبیب بن
عبد شمس تھا۔ آپ کی والدہ کی والدہ کا نام بیضاء ام حکیم بنت عبد المطلب بن
ہاشم بن عبد مناف تھا۔ آپ چھ حضرات کے مشورے سے خلیفہ بنائے گئے۔
وہ چھ حضرات یہ ہیں۔ حضرت علی، حضرت عبدالرحمن، حضرت سعد بن ابی
وقاص، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوام اور ان حضرات میں چھٹے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خود تھے۔ جیسا کہ اس سے پہلے ہم نے اپنی کتاب
کتاب الخلفاء کے اندر ذکر کیا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دین صحیح کے ساتھ اپنے آپ کو
چمٹائے رہے۔ اگرچہ لوگوں نے آپ کو آپ کی زندگی میں ملوث کرنا چاہا
لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے محفوظ رکھا یہاں تک کہ جمعہ کے دن ذی
قعدہ کی رات میں آپ کا محاصرہ کیا گیا اور آپ اس حصار میں انچاس دن
تک رہے۔

حضرت علی بن ابی طالب بنو ہاشم میں آپ کا دفاع کرتے رہے اور
حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بھی حضرت عثمان کے ان حضرات میں سے تھے
جو قریش میں حضرت عثمان کی اطاعت کرتے تھے یہاں تک کہ سودان بن

حزنان مرادی نے رات کو چوڑے پھل کے ساتھ حملہ کیا اور اس نے آپ کو اسی چوڑے پھل سے مارا جب کہ آپ سورۃ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور سب سے پہلا قطرہ آپ کے خون کا اللہ کے ارشاد فَبِئْسَ كُفْيُكُهُمُ اللَّهُ پر گرا۔

آپ کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال رہی آپ کو مغرب اور عشاء کے درمیان دفن کیا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ یہ ہفتے کی رات تھی۔ ابھی ذوالحجہ کی آخری بارہ راتیں رہتی تھیں۔ اور آپ کو قبر میں آپ کی بیوی حضرت نائلہ اور ام البنین نے اتارا تھا۔

﴿۶/۹۸﴾

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کو زہر دیا گیا۔ حتیٰ کہ وہ زہر آپ کے جگر تک چلا گیا۔ آپ نے اپنے معاملات حضرت حسین کی طرف سپرد کرنے کی وصیت فرمائی۔ آپ مدینہ طیبہ میں ربیع الاول کے مہینے میں ۵ھ میں فوت ہوئے۔ جب کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے دس سال گذر چکے تھے آپ کی نماز جنازہ حضرت سعید بن العاص نے پڑھائی تھی۔ آپ کو بقیع غرقہ (جنت البقیع) کے قبرستان میں دفن کیا گیا تھا۔

﴿۷/۹۹﴾

حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ بھی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے۔ آپ کی

کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ کے اور حضرت حسن کے درمیان صرف ایک طہر کا فاصلہ ہے۔ اس کے بعد حضرت فاطمۃ الزاہرہ رضی اللہ عنہا کو آپ کا حمل ہوا تھا۔ آپ دس محرم کو کربلا میں ہفتے کے دن ۱۱ھ میں قتل کیا گیا جب کہ آپ پیاسے تھے یزید بن معاویہ کی حکومت تھی آپ کے سر کو شام کی طرف لے جایا گیا آپ کے سر کے دفن ہونے کی جگہ کے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ آپ کا سر دمشق میں باب فراویس کی فصیل کے تیسرے برج میں دفن ہے۔ اور بعض علماء کا خیال ہے کہ آپ کا سر جامع مسجد دمشق میں ستون کی جڑ میں قبلہ کی دائیں طرف قبۃ خضراء کے پہلو میں ہے۔ میں نے بھی یہ ستون دیکھا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ آپ کا سر مبارک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر میں دفن ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یزید بن معاویہ نے آپ کے سر کو اپنے والد کی قبر میں دفن کیا تھا کہ میں حضرت حسین کی وفات کے بعد آپ کی حفاظت کروں گا اور آپ کے جشہ کے متعلق کوئی شک نہیں ہے کہ وہ کربلا میں ہی ہے۔

﴿۱۰/۱۰۰﴾

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کے والد کا نام مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب ہے۔

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ آپ اپنے قصر عقیق میں فوت ہوئے تھے۔ اور آپ کے جنازے کو لوگوں کے کندھوں پر مدینہ طیبہ میں ۵۵ھ میں لایا گیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۵۸ھ میں لایا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ مروان

بن حکم نے پڑھائی تھی۔ یہ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کے گورنر تھے۔ جب آپ فوت ہوئے تو آپ کی عمر چونسٹھ سال تھی۔

﴿۱۱/۱۰۱﴾

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

ابن عمر بن نفیل بن عبدالعزی بن ریح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب۔

آپ کی کنیت ابوالاعور تھی آپ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ آپ کو اور حضرت طلحہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قافلے کی جاسوسی کے لیے بھیجا تھا۔ یہ حوران سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ بدر سے فارغ ہونے کے بعد واپس ہوئے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے مال غنیمت سے ان کے حصے نکالے تھے اور ان کو اجر میں شریک کیا تھا۔ حضرت سعید مدینہ طیبہ میں ۵۱ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر ۷۰ سال سے زیادہ تھی۔ آپ کو حضرت سعد بن وقاص اور حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب نے قبر میں اتارا تھا۔

﴿۱۲/۱۰۲﴾

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

ابن عبدالعوف بن الحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کا نام قبل از اسلام عبدالعمر و تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمن رکھا۔ آپ حضرت

عثمان کے خلافت کے ابھی چھ سال باقی تھے کہ آپ فوت ہوئے۔ آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔ آپ بھی جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

﴿۱۵/۱۰۳﴾

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت اور جعفر ہے آپ کی والدہ کا نام حضرت اسماء بنت عمیس بن کعب بن ربیعہ الخثعمی ہے حضرت اسماء نے آپ کو حبشہ کے ملک میں ہجرت کے سالوں میں سے پہلے سال میں جنا تھا۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کو سخاوت کا قطب کہا جاتا تھا۔ آپ ۸۰ھ میں مدینہ میں فوت ہوئے جس سال حجاز کا سیلاب آیا تھا جو مکہ میں حجاج کو بہا کر لے گیا تھا آپ اپنی داڑھی کو مہندی لگایا کرتے تھے۔

﴿۱۶/۱۰۴﴾

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے کنیت ابو الفضل تھی۔ آپ کی والدہ جناب بن کلب بن مالک بن النمر بن قاسط کی بیٹی تھیں۔ آپ کی پیدائش ہاتھی والوں کے واقعہ سے تین سال پہلے ہوئی تھی۔ اور ۳۲ھ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں فوت ہوئے تھے۔ آپ کی عمر ۸۸ سال تھی۔ مدینہ طیبہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔

﴿۲۴/۱۰۵﴾

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور آپ کے محبوب کے بیٹے تھے آپ کی کنیت ابو زید ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ابو محمد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو زید ہے آپ حضرت عثمان بن عفانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے آپ کی انگوٹھی کا نقش حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَحَا۔

﴿۲۵/۱۰۶﴾

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عمرو آپ بنو حشم بن خزرج قبیلے سے تعلق رکھتے تھے آپ ان حضرات صحابہ کرامؓ میں سے تھے جو اپنے والد کے ساتھ دونوں عقبہ کی جنگوں (عقبہ اولیٰ اور ثانیہ) میں شریک ہوئے تھے پھر جنگ بدر میں شریک ہوئے اور انہیں غزوات میں آپ شریک رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ البصیر میں آپ کے لیے پچیس مرتبہ دعا کی تھی آپ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی آپ کے والد ان حضرات میں سے تھے جو احد میں شہید ہوئے تھے۔ حضرت جابر مدینہ میں فوت ہوئے اس سے پہلے آپ نابینا ہو گئے تھے وفات کا ۸۷ھ ہے آپ مہندی لگاتے تھے آپ کی وفات کے دن چونٹھ سال عمر تھی۔

﴿۲۶/۱۰۷﴾

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام سعد بن مالک بن سنان الخزرجی ہے۔ آپ سادات انصار میں سے تھے آپ کے والد ان حضرات میں سے تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ آپ مدینہ طیبہ میں واقعہ حرہ کے بعد ۶۴ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۲۹/۱۰۸﴾

حضرت رافع بن خدیج بن رافع انصاری حارثی رضی اللہ عنہ

آپ کی دو کنیتیں ہیں ابو عبد اللہ ابو خدیج آپ مدینہ طیبہ میں ۷۳ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۳۰/۱۰۹﴾

حضرت حکیم بن حزام بن خویلد القرشی رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو خالد ہے آپ کی پیدائش مکہ میں ہاتھی والوں کے واقعہ سے تین سال پہلے ہوئی تھی آپ کی والدہ کعبہ میں داخل ہوئیں وہیں آپ کو دروزہ شروع ہوا اور حضرت حکیم بن حزام کعبے کے اندر پیدا ہوئے اور قبل از اسلام میں ساٹھ سال کی عمر گزاری اور زمانہ اسلام میں بھی ساٹھ سال کی عمر گزاری اور جب آپ فوت ہوئے تو ایک سو بیس سال کی عمر تھی ۵۴ھ میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔

﴿۳۴/۱۱۰﴾

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید بن مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار آپ اس قوم میں سے تھے جن کو بنو مغالہ کہا جاتا تھا اور مغالہ عدی بن مالک بن نجار کی والدہ کا نام ہے۔

آپ کی کنیت ابو الولید ہے آپ ان حضرات میں سے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع اپنے ہاتھوں سے اور اپنی تلواروں سے اور اپنی زبان کی مدد سے کیا کرتے تھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دشمنوں کی مذمت کرو جو جبرائیل بھی تمہارے ساتھ ہیں پھر فرمایا اے اللہ ان کی روح القدس کے ساتھ تائید فرما۔

آپ حضرت علی بن ابی طالب کے زمانہ قتل میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ آپ کی اور آپ کے والد کی اور آپ کے دادا کی عمر برابر تھی۔

﴿۳۵/۱۱۱﴾

حضرت جبیر بن مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ

ابن نوفل بن عبد مناف القرشی آپ کی کنیت ابو سعید ہے آپ ان حضرات میں سے ہیں جن کی زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں عظمت تھی کہا گیا ہے کہ آپ کی کنیت ابو محمد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو عدی ہے آپ ۴۹ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ حضرت رافع بن خدیج کے ساتھ ایک ہی دن میں ۳۷ میں فوت

ہوئے اور حضرت رافع بن خدیج آپ سے عمر میں زیادہ تھے۔

﴿۳۶/۱۱۲﴾

حضرت اسید بن حضیر بن سماک الاشہلی رضی اللہ عنہ

آپ سادات انصار میں سے تھے اور ان صحابہ کرام میں سے تھے جو جنگ عقبہ اولیٰ اور ثانیہ اور جنگ بدر اور تمام جنگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے آپ کی کنیت ابو یحییٰ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے ابو عتیق ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے ابو حضیر ہے آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ۲۰ھ میں فوت ہوئے اور آپ کی نماز جنازہ بھی حضرت عمر بن خطاب نے پڑھائی تھی آپ جنگ البقیع میں دفن ہوئے۔

﴿۳۹/۱۱۳﴾

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حارث بن ربیع بن رافع الانصاری السلمی ہے آپ بنو سلمہ بن سعد قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کا نام نعمان بن ربیع تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عمرو بن ربیع تھا آپ مساوات انصار میں سے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کے زمانہ میں شہسواروں میں سے تھے مدینہ طیبہ میں ۵۴ھ میں فوت ہوئے آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

﴿۴۲/۱۱۴﴾

حضرت طفیل بن حارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ
آپ سادات قریش میں سے تھے آپ اور حضرت سفیان بن حارث
جو آپ کے بھائی تھے ۳۰ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۴۴/۱۱۵﴾

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام زید بن سہل بن اسود ہے آپ حضرت انس بن مالک کی
والدہ کے خاوند تھے اور ان حضرات صحابہ کرام میں سے تھے جو جنگ بدر میں
اور تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے آپ
جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار فوجیوں میں سے تھے آپ مدینہ
طیبہ میں سندھ ۳۴ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان بن
عقمان نے پڑھائی تھی آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

﴿۴۶/۱۱۶﴾

حضرت ابو ہریرۃ الدوسی رضی اللہ عنہ

آپ کے نام میں اختلاف کیا ہے بعض علماء کا خیال ہے آپ کا نام عمیر
بن عامر بن عبد ہے اور بعض کہتے ہیں سکین بن عمرو ہے اور بعض کہتے ہیں
عبداللہ بن عمر ہے اور بعض کہتے ہیں عبدالرحمن بن صخر ہے اور یہ بھی کہا گیا
ہے کہ آپ کا نام عبد شمس ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ آپ کا نام عبد نہم ہے
اور بعض کا قول ہے کہ عبد عمرو ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کا نام جاہلیت

میں عبدنہم تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبد اللہ رکھا اور یہ
اشبہ ہے آپ کے ہمدانی خیر کے سال میں اسلام لائے تھے آپ ان حفاظ
صحابہ کرام میں سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت صحبت میں
رہے تھے اور فقر و فاقہ کو برداشت کرتے رہے تھے آپ کی دعائیہ تھی اے اللہ
مجھے ۶۰ تک زندہ نہ رکھنا چنانچہ آپ ۵۸ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہو گئے
تھے۔

﴿۴۷/۱۱۷﴾

حضرت عبد اللہ بن مالک بن حسینہ اَسَدی رضی اللہ عنہ

آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند احادیث مروی ہیں کیونکہ
آپ عبادت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور علم کی بات بہت کم ذکر کرتے تھے
صرف ضرورت کے وقت آپ سے اہل مدینہ نے روایت کی ہے اور وہیں
آپ کا انتقال ہوا ہے۔

﴿۵۲/۱۱۸﴾

حضرت عبد اللہ بن سلام بن حارث الخزرجی رضی اللہ عنہ

آپ بنی قینقاع قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے آپ کی کنیت ابو یوسف تھی
آپ اسلام لانے سے پہلے بھی بڑے عالم تھے آپ کا نام اسلام سے پہلے
حصین تھا پھر آپ کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھا تھا۔ آپ
فقہاء صحابہ میں سے تھے اور کتابوں کے علماء صحابہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا
آپ کی وفات مدینہ طیبہ میں ۴۳ھ میں ہوئی تھی۔

﴿۵۳/۱۱۹﴾

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم الاعمی القرشی رضی اللہ عنہ

آپ حضرت عبداللہ بن عمرو بن شراح ہیں آپ کا نام اسلام لانے سے پہلے حصین تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۵۳/۱۲۰﴾

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے آپ مدینہ طیبہ میں ۱۷ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۵۶/۱۲۱﴾

حضرت ابولبابہ بن عبدالممنذ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام بشیر بن عبدالممنذ بن زبیر ہے آپ جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور وہ اس لیے کہ آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنا جانشین مقرر کیا تھا جب آپ جنگ بدر کی طرف گئے تھے اور آپ کا بھی حصہ نکالا تھا اور آپ کو بھی اس جنگ کے ثواب میں شریک کیا تھا آپ تین بھائی تھے۔ ابولبابہ، مبشر اور فاعہ یہ تینوں عبدالممنذ کے بیٹے تھے حضرت ابولبابہ مدینہ میں حضرت علی بن ابی طالبؓ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔

﴿۵۷/۱۲۲﴾

حضرت عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ ان حضرات میں سے ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے اور ان حضرات میں سے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس غار کی راتوں میں آتے جاتے تھے یہ رات کے وقت حضرت ابو بکر اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور جو خبر ہوتی تھی ان تک پہنچاتے تھے اور کفار مکہ کے مکرو فریب سے آگاہ کرتے تھے پھر راتوں رات مکہ کی طرف لوٹ آتے تھے اور صبح اس حالت میں کرتے تھے جیسا کہ آپ رات کو مکہ میں ہی رہے ہیں آپ مدینہ طیبہ میں حضرت ابو بکر صدیق کی وفات سے پہلے فوت ہوئے تھے اللہ تعالیٰ ان سے اور تمام مؤمنین سے راضی ہو۔

﴿۵۸/۱۲۳﴾

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی زہیر بن مالک بن امری القیس انصاری
آپ ان حضرات صحابہ میں سے تھے جو بدر میں شریک ہوئے تھے اور زمانہ خلافت حضرت عثمان بن عفان میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے اور یہی صحابی ہیں جن کے بارے میں روایت کیا جاتا ہے کہ آپ نے وفات کے بعد بھی کلام کیا تھا آپ کو غشی ہو گئی تھی لوگوں نے سمجھا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں پھر جب افاقہ ہوا تو آپ نے کچھ کلمات کہے پھر آپ وفات پا گئے۔

﴿۵۹/۱۲۳﴾

حضرت انیس بن ابی مرشد رضی اللہ عنہ

حضرت ابو مرشد کا نام کناز بن حصین ہے آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے جنگ حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر لڑے تھے۔ آپ کی کنیت ابو یزید تھی مدینہ طیبہ میں ربیع الاول ۲۰ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۶۰/۱۲۵﴾

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ العززی العدوی رضی اللہ عنہ

آپ یمن کے قبیلہ عنزہ میں سے تھے یہ قبیلہ بنو عدی کا حلیف تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قبیلے میں تشریف لے گئے جب کہ حضرت عبداللہ بن عامر لڑکے تھے آپ نے خود صحابہ کرام سے کثرت سے احادیث روایت کی ہیں ۸۹ھ میں مدینہ میں فوت ہوئے۔

﴿۶۱/۱۲۶﴾

حضرت ابو عیاش الزرقی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام زید بن نعمان ہے آپ بنی زریق قبیلہ سے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار صحابہ میں شمار ہوتے تھے اور مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۶۲/۱۲۷﴾

حضرت اوس بن صامت بن قیس رضی اللہ عنہ

آپ حضرت عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں جنگ بدر میں اور بڑے بڑے معرکوں میں حضور کے ساتھ شریک ہوئے اور مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے آپ کی عمر ۸۵ سال تھی۔

﴿۶۳/۱۲۸﴾

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

ابن ابی کعب بن القین بن کعب انصاری السلمی

آپ بنو سلمہ بن سعد قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور ان حضرات صحابہ میں شامل تھے جو جنگ عقبہ میں اور جنگ بدر میں سوائے تبوک کے باقی تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے آپ نقباء اور شعراء صحابہ میں شمار ہوئے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کا جوانی میں دبدبہ تھا اور اونچی شہرت تھی آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے مدینہ طیبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دنوں میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۶۳/۱۲۹﴾

حضرت ثابت بن قیس بن زید بن نعمان الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو زید ہے یہ وہ صحابی نہیں ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن پاک یاد کر لیا تھا آپ مدینہ طیبہ میں حضرت عثمان کے شروع خلافت میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۶۵/۱۳۰﴾

حضرت زید بن جاریہ بن عامر العمری الأوسی رضی اللہ عنہ
آپ حضرت مجع بن جاریہ کے بھائی تھے قبیلہ بنو عمرو بن عوف انصار
سے تعلق رکھتے تھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ خیبر میں
شریک تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۶۶/۱۳۱﴾

حضرت ابو یسلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام اوس بن خوئی بن عبد اللہ ہے آپ جنگ بدر میں اور بڑے
بڑے معرکوں میں حضور کے ساتھ شریک رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے غسل کے وقت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن
عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت قثم اور شقران کے ساتھ شریک تھے آپ مدینہ
طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۶۸/۱۳۲﴾

حضرت خوات بن جبیر بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ

آپ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں شامل تھے آپ کی
کنیت ابو عبد اللہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو صالح ہے مدینہ طیبہ میں ۴۰ھ
میں فوت ہوئے آپ کی عمر ۷۴ سال تھی۔

﴿۶۹/۱۳۳﴾

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ

آپ کا نام کعب بن عمرو بن عباد انصاری السلمی ہے آپ مدینہ طیبہ میں ۵۵ھ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ ولایت میں فوت ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ وہ آخری صحابی ہیں جو اہل بدر میں سے اخیر میں فوت ہوئے۔

﴿۷۱/۱۳۴﴾

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ

آپ بنو دینار بن نجار قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے حضرت عمرو بن یحییٰ المازنی کے دادا ہیں آپ جنگ حرہ میں ۶۳ھ میں ذی الحجہ میں مدینہ طیبہ میں شہید کیے گئے۔

جنگ حرہ کو جنگ حرہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یزید بن معاویہ نے مدینہ طیبہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تھا اور صحز بن ابو جہم کو امیر مقرر کیا تھا وہ لشکر کے مدینہ کی طرف چلنے سے پہلے مر گیا پھر یزید بن معاویہ نے اس لشکر پر اس کے بعد مسلم بن عقبہ المری کو امیر بنایا جو اس لشکر کو لے کر چل پڑا حتیٰ کہ مدینہ طیبہ اس نے اپنے لشکر کو پہنچایا اور اہل مدینہ کے ساتھ لڑا اور ان کو شکست دی اور مدینہ طیبہ کو تین دن تک لوٹ مار کے لیے اور قتل و غارت کے لیے مباح قرار دیا یہ واقعہ ذی الحجہ کے آخری دنوں میں ہوا تھا ۶۳ھ تھا اسی وجہ سے اس کا نام واقعہ حرہ پڑ گیا۔

﴿۷۲/۱۳۵﴾

حضرت عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ الانصاری رضی اللہ عنہ
 آپ وہ صحابی ہیں جن کو اذان کا خواب دکھایا گیا تھا۔ آپ کی کنیت ابو
 محمد ہے آپ ان صحابہ میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جنگ
 عقبہ میں بھی آپ مدینہ طیبہ میں ۳۲ھ میں فوت ہوئے عمر ۶۴ سال تھی آپ
 کی نماز جنازہ حضرت عثمان بن عفان نے پڑھائی تھی۔

﴿۷۴/۱۳۶﴾

حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش الأشہلی الانصاری رضی اللہ عنہ
 آپ ابونا نکلہ سلکان بن سلامہ کے بھائی تھے آپ کی کنیت ابو عوف تھی
 آپ عقبہ ثانیہ اور جنگ بدر میں شریک ہوئے مدینہ طیبہ میں ۴۵ھ میں
 حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کے زمانہ ولایت میں فوت ہوئے آپ
 کی عمر ۷۰ سال تھی۔

﴿۷۶/۱۳۷﴾

حضرت صہیب بن سنان بن مالک رضی اللہ عنہ

آپ حضرت عبداللہ بن جدعان التیمی کے آزاد کردہ غلام تھے اور یہ بھی کہا
 گیا ہے کہ آپ ان کے حلیف تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے
 آزاد کردہ غلام تھے کنیت ابو یحییٰ ہے آپ صالحین اور قراء میں شمار ہوئے ہیں
 مدینہ طیبہ میں شوال کے مہینے میں ۳۸ھ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ
 عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے تھے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

﴿۷۷/۱۳۸﴾

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبدالرحمن بن (زید بن) منذر ہے بنو ساعدہ بن کعب بن خزرج قبیلہ سے تعلق ہے آپ انصار کے صالح اور قراء حضرات میں سے تھے اور ان حضرات میں سے تھے جو حفظ نماز کی پابندی کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے طرز کے مطابق نماز ادا کرتے تھے دین کے بالکل پابند تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۷۸/۱۳۹﴾

حضرت کعب بن عجرۃ السالمی الأنصاری المدنی رضی اللہ عنہ

آپ بنو دینار بن نجار قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے آپ کی کنیت ابو محمد ہے ۵۲ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے عمر ۷۵ سال تھی۔

﴿۷۹/۱۴۰﴾

حضرت ابوہند الاسلمی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حضرت اسماء بن حارثہ ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسماء بن خارجہ ہے آپ مدینہ طیبہ میں ۶۶ھ میں فوت ہوئے عمر ۸۰ سال تھی۔

﴿۸۰/۱۴۱﴾

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ

آپ کا نام سلمہ بن عمرو بن اکوع ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اکوع آپ کا لقب ہے اور کنیت ابو عامر ہے آپ لوگوں میں بہت بڑے دلیر تھے اور

دل کے اعتبار سے بڑے بہادر تھے اور دوڑنے میں سب سے زیادہ قوی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو غزوہ ذات قرد میں پیدل اور سوار دونوں کا حصہ دیا تھا مدینہ طیبہ میں ۲۷ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۸۲/۱۳۲﴾

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بن اردب بن حرملة رضی اللہ عنہ کنیت ابو محمد ہے آپ دین میں اہل فضیلت حضرات میں سے تھے آپ کی وفات مدینہ طیبہ میں ۳۰ھ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوئی آپ کی نماز جنازہ بھی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔

﴿۸۳/۱۳۳﴾

حضرت ابوالسناہل بن بعکک رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حبہ بن بعکک بن حارث بن حزن بن سباق ہے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۸۶/۱۳۴﴾

حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ وہی صحابی ہیں جن کو رفاعہ بن عفراء کہا جاتا ہے آپ جنگ بدر میں اور حضور کے ساتھ مل کر لڑی جانے والی تمام جنگوں میں شریک صحابہ کرامؓ میں سے تھے آپ مدینہ طیبہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے تھے۔

﴿ ۸۸/۱۳۵ ﴾

حضرت عبدالرحمن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ

آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی کے بیٹے تھے آپ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانہ اختلاف میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿ ۸۹/۱۳۶ ﴾

حضرت جبر بن عتیک بن حارث بن قیس رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ انصاری ہے جنگ بدر میں شریک ہوئے اور تمام جنگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور مدینہ طیبہ میں ۶۱ھ میں فوت ہوئے عمر ۷۱ سال تھی۔

﴿ ۹۰/۱۳۷ ﴾

حضرت عتبان بن مالک بن عمرو رضی اللہ عنہ

آپ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں تشریف لے گئے اور وہاں نماز پڑھائی آپ مدینہ طیبہ میں یزید بن معاویہ کے زمانہ ولایت میں فوت ہوئے۔

﴿ ۹۱/۱۳۸ ﴾

حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین میں مل کر لڑے تھے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب تھامی تھی جب لوگ اپنی کثرت

میں آ کر کہ آپ کو چھوڑ گئے تھے مدینہ طیبہ میں ۲۰ھ میں فوت ہوئے آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔

﴿۹۲/۱۴۹﴾

حضرت قدامہ بن مظعون بن حبیب رضی اللہ عنہ

آپ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ قریش کے سرداروں میں آپ کا شمار تھا مدینہ طیبہ میں ۳۶ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ۵۶ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۹۴/۱۵۰﴾

حضرت ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام مالک بن ربیعہ بن بَدَن ہے آپ بنو ساعدہ قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جنگ بدر میں دیگر صحابہ کے ساتھ شریک ہوئے مدینہ طیبہ میں ۳۰ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۹۶/۱۵۱﴾

حضرت عمرو بن حزم بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوضحاک ہے آپ جنگ خندق میں شریک ہوئے اس وقت پندرہ سال کے تھے مدینہ طیبہ میں ۵۱ھ میں حضرت معاویہ کے زمانہ امارت میں فوت ہوئے۔

﴿۹۷/۱۵۲﴾

حضرت حزن بن ابی وہب بن عمرو المخزومی القرشی رضی اللہ عنہ
آپ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے دادا ہیں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۰۲/۱۵۳﴾

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش بن رباب الاسدی رضی اللہ عنہ
آپ نے اور آپ کے والد نے اور آپ کے چچا ابو احمد بن جحش نے
ہجرت کی تھی یہ سب بنو عبد شمس کے حلیف تھے آپ کے والد جنگ احد میں
شہید ہوئے اور خود مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۰۵/۱۵۴﴾

حضرت مقداد بن عمرو بن ثعلبہ الکندی البہرانی رضی اللہ عنہ
کنیت ابو معبد ہے آپ وہی ہیں جن کا نام مقداد بن اسود ہے آپ
اسود بن عبد یغوث کی گود میں تھے اس لیے اس کی طرف نسبت کی گئی ہے۔
عمرو بن ثعلبہ مقداد کے والد کندہ قبیلے کے حلیف تھے اسی لیے مقداد بن عمرو
کندی کہا جاتا ہے آپ مقام جرف میں ۳۳ھ میں فوت ہوئے پھر ان کو
لوگوں کے کندھوں پر مدینہ طیبہ میں لایا گیا اور حضرت عثمان بن عفان نے
آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس دن فوت ہوئے آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

﴿۱۰۶/۱۵۵﴾

حضرت جابر بن عتیک بن نعمان الاشہلی الانصاری رضی اللہ عنہ
آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے آپ مساوات انصار میں سے اور بنو
عبدالاشہل کے بڑوں میں سے شمار ہوتے تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۰۸/۱۵۶﴾

حضرت ابورمۃ البلوی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حبیب بن حماز بن عامر ہے آپ مدینہ کے بڑے بحری اور
بری جنگجو حضرات میں شمار ہوتے تھے آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۰۹/۱۵۷﴾

حضرت جبار بن صخر بن امیہ بن خنساء السلمی الانصاری رضی اللہ عنہ
آپ شرکاء بدر میں سے تھے اور تمام جنگوں میں حضور کے ساتھ شریک
رہے تھے اور مدینہ طیبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں
فوت ہوئے۔

﴿۱۱۰/۱۵۸﴾

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ

آپ حضرت جابر بن عتیک کے بھائی تھے اور بڑے انصار میں سے
تھے اور اوس قبیلے کے مشائخ میں سے تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۱۱/۱۵۹﴾

حضرت ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حارث بن عوف ہے ان صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے آپ کی وفات مدینہ طیبہ میں ۶۸ھ میں ہوئی عمر ۷۰ سال تھی۔

﴿۱۱۲/۱۶۰﴾

حضرت حباب بن منذر بن جموح الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے آپ بھی ان حضرات میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے آپ کی عمر ۳۳ سال ہوئی آپ انصار کے خطیب تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے یہ وہی ہیں جنہوں نے جنگ سقیفہ میں فرمایا تھا:
 اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكِّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرْحَبُ.

﴿۱۱۳/۱۶۱﴾

حضرت سہل بن سعد بن مالک الساعدی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حزن (غم) تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام سہل (آسانی) رکھا آپ کی کنیت ابو العباس ہے مدینہ طیبہ میں ۶۱ھ میں فوت ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے ۸۸ھ میں فوت ہوئے یہ وہ آخری صحابی ہیں جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۱۱۵/۱۶۲﴾

حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبدالرحمن بن جبر بن عمرو ہے آپ ان صحابہ میں سے ہیں جو بدر میں شریک ہوئے نام معبد تھا تو حضور علیہ السلام نے آپ کا نام عبدالرحمن رکھا آپ مدینہ طیبہ میں ۳۴ھ میں فوت ہوئے آپ کی عمر اس وقت ۷۰ سال تھی۔

﴿۱۱۸/۱۶۳﴾

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ

آپ کا نام ہانی بن نیار بن عقبہ ہے آپ بھی ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے آپ حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں مدینہ طیبہ میں ۴۵ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۱۹/۱۶۴﴾

حضرت عثمان بن حنیف بن واہب الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت عباد بن حنیف کے بھائی ہیں اور حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف کے چچا ہیں آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے عراق کے والی تھے آپ مدینہ طیبہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت میں فوت ہوئے۔

﴿۱۲۰/۱۶۵﴾

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام خالد بن زید بن کلیب ہے آپ بنو حارث بن خزرج سے تعلق رکھتے ہیں آپ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جن کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ آنے کی صبح کو مہمان ہوئے تھے ۵۲ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۲۲/۱۶۶﴾

حضرت قیس بن ابی صعصعہ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عمرو بن زید ہے آپ ان حضرات میں سے ہیں جو جنگ عقبہ اولیٰ میں شریک ہوئے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے ساقہ پر نگران مقرر تھے جب آپ بدر کی طرف جہاد کے لیے جا رہے تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے اور انصار کے سرداروں میں سے تھے۔

﴿۱۲۳/۱۶۷﴾

حضرت عبداللہ بن سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو خثیمہ ہے اسی انصاری قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں آپ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے اور عقبہ اولیٰ میں بھی اور تمام جنگی معرکوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے آپ مشہور و معروف قراء میں شمار ہوتے تھے مدینہ میں انتقال ہوا۔

﴿۱۲۵/۱۶۸﴾

حضرت عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
 آپ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے اور
 تمام جنگی معرکوں میں شریک رہے آپ مدینہ طیبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ
 عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔

﴿۱۲۶/۱۶۹﴾

حضرت قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ
 آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے آپ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
 کے ماں کی طرف سے بھائی ہیں آپ کی جنگ احد میں ایک آنکھ ضائع ہو گئی
 تھی آپ مدینہ طیبہ میں ۲۳ھ میں فوت ہوئے آپ کی عمر ۶۵ سال تھی آپ
 کی نماز جنازہ حضرت عمر بن خطابؓ نے پڑھائی تھی۔

﴿۱۲۹/۱۷۰﴾

حضرت ابو شریح الکعبی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام خویلد بن عمرو ہے آپ اکابر صحابہ اور قراء صحابہ میں سے تھے
 وفات مدینہ طیبہ میں ۶۸ھ میں ہوئی۔

﴿۱۳۰/۱۷۱﴾

حضرت عثمان بن طلحہ بن ابو طلحہ الحنظلی القرظی رضی اللہ عنہ
 آپ مدینہ طیبہ کی طرف منتقل ہو گئے تھے اور وہیں ۲۲ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۳۳/۱۷۲﴾

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ

آپ بنو مازن بن النجار قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اکابر انصار میں سے تھے یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے معراج کی حدیث کو اس کے طول کے ساتھ یاد کیا تھا آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۳۴/۱۷۳﴾

حضرت ہشام بن حکیم بن حزام القرشی رضی اللہ عنہ

آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل ہے مدینہ طیبہ میں مقیم رہے اور شام کی طرف جنگ کے لیے نکل جاتے تھے آپ کی حدیث اہل مصر کے پاس موجود ہے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۱۳۵/۱۷۴﴾

حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ الدوسی رضی اللہ عنہ

آپ اکابر صحابہ میں سے تھے ۴۰ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۳۶/۱۷۵﴾

حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

ابو طلحہ کا نام زید بن اہل ہے حضرت ابو طلحہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے جب یہ پیدا ہوئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی تھی یہ حضرت اسحاق بن عبداللہ کے والد ہیں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۳۹/۱۷۶﴾

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام اسعد رکھا تھا۔ آپ مدینہ طیبہ
میں فوت ہوئے۔

﴿۱۴۰/۱۷۷﴾

حضرت عبدالرحمن بن ازہر بن عبدالعوف رضی اللہ عنہ
آپ کی کنیت ابو جبیرہ ہے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں
واقعہ حرہ سے کچھ مہینے پہلے آپ کا انتقال ہوا۔

﴿۱۴۱/۱۷۸﴾

حضرت سائب بن یزید الکندی رضی اللہ عنہ
آپ نمر کی بہن کے بیٹے تھے نمر نے حضرت سائب کے ساتھ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تھا جب کہ حضرت سائب کی عمر سات سال
کی تھی ۹۱ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

یہ چھ حضرات وہ صحابہ ہیں جن سے کثرت سے روایت کی گئی ہے ان کو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی حاصل ہے ملاقات بھی اور علم و شان میں
عزت بھی اور دین میں مقام بھی۔

مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ غلام بھی تھے جن کو آپ کی
صحبت حاصل تھی ان میں سے گیارہ نفوس نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث روایت کی ہے ان میں سے۔

﴿۱۵۲/۱۷۹﴾

حضرت عبید رضی اللہ عنہ

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام
 امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ آخری نام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے مشہور صحابہ کرام میں سے جو مدینہ طیبہ میں تھے ہم نے اشارۃً ان
 کے نام سب ذکر کر دیئے ہیں اور ان کے مدینہ کے وطن بنانے کو معتبر سمجھا
 ہے اگرچہ ان کی وفات مدینہ کے علاوہ کسی اور جگہ بھی ہوئی ہے۔ اور جو
 حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فوت ہوئے یا شہید ہوئے
 ہم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

حصہ چہارم

مدینہ طیبہ میں مدفون تابعین کرام

ماخوذ از

مشاہیر علماء الامصار

امام ابن حبان

انتخاب و ترجمہ

مولانا امداد اللہ انور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مدینہ طیبہ کے مشہور تابعینؓ کا ذکر

﴿۳۲۰/۱۸۰﴾

حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؓ

آپؓ حضرت جعفر بن محمد صادق کے والد ہیں آپؓ ابو جعفر کے ساتھ کنیت رکھتے تھے افاضل اہل بیت اور قرناء اہل بیت میں سے تھے ۱۱۴ھ میں وفات ہوئی ۶۳ سال کی عمر پائی وسمہ کے ساتھ خضاب کرتے تھے۔

﴿۳۳۳/۱۸۱﴾

حضرت قبیسہ بن ذویب الخزاعی الکعبی ابوسعیدؓ

آپؓ فقہائے اہل مدینہ اور عباد اہل مدینہ میں سے تھے کثرت سے شام کی طرف تجارت کے لئے اور جہاد کے لئے سفر کیا آپؓ کی حدیث اہل شام اور اہل مدینہ میں روایت کی جاتی ہے آپؓ کی پیدائش فتح مکہ کے سال میں ہوئی تھی مدینہ طیبہ میں ۸۶ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۳۵۶/۱۸۲﴾

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ الانصاریؓ

آپؓ اہل مدینہ کے حفاظ حدیث میں سے تھے مدینہ میں ۱۳۲ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۲۶۱/۱۸۳﴾

حضرت مصعب بن عبد الرحمن بن عوف ابو زرارہؓ
آپؓ عابدین قریش میں سے تھے ایک مدت تک مکہ کے قاضی رہے
مدینہ میں جنگ حرہ میں ۶۳ھ میں شہید کئے گئے۔

﴿۲۸۵/۱۸۴﴾

حضرت حمید بن نافع بن صفوانؓ

حضرت صفوان بن خالد کے غلام تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو ایوب
انصاریؓ کے غلام تھے اور انہی کو حمید صغیر کہا جاتا ہے کنیت ابواح قلع شہمی مدینہ میں
فوت ہوئے۔

﴿۵۰/۱۸۵﴾

حضرت ابوالحبابؓ

آپؓ کا نام سعید بن یسار ہے حضرت ابو مزرد کے بھائی تھے شقران
مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت
حسن بن علیؓ کے غلام تھے اور ابو مزردؓ کا غلام عبد الرحمن ہے یہ اہل مدینہ کے سمجھ
دار حضرات میں سے تھے مدینہ میں ۱۱ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۵۳۷/۱۸۶﴾

حضرت عمرو بن سلیم الانصاریؓ

جس دن حضرت عمر بن خطابؓ کو شہید کیا گیا یہ قریب البلوغ تھے یہی
ہیں جن کو ابن خلدہ کہا جاتا ہے مدینہ میں فوت ہوئے اور اہل مدینہ میں

متقنین حضرات میں سے تھے۔

﴿۵۵۱/۱۸۷﴾

حضرت داؤد بن فرابجؓ

آپؓ بنوقیس بن حارث کے غلام تھے اہل مدینہ میں سے تھے بصرہ آئے تھے ان کی حدیث سناتے تھے عراقیین نے بھی آپؓ سے احادیث سنی ہیں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے حافظ بے کار تھا۔

﴿۵۷۳/۱۸۸﴾

حضرت بعجہ بن عبداللہ بن بدر الجہنیؓ

آپؓ ایک مدت تک بستیوں میں سکونت پذیر رہے اور ایک مدت تک مدینہ میں پھر مدینہ طیبہ میں ۱۰۰ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۵۷۶/۱۸۹﴾

حضرت ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر بن حزم

الانصاریؓ

آپؓ خیبر اہل مدینہ میں سے تھے مدینہ میں فوت ہوئے حافظ رودی تھا۔

﴿۶۲۳/۱۹۰﴾

حضرت ہشام بن یحییٰ بن عاص بن ہشام المخزومیؓ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کے چچا زاد تھے حدیث افلاس ان سے روایت ہے مکہ میں ایک مدت تک اقامت پذیر

ہوتے تھے اور مدینہ میں بھی اقامت پذیر ہوتے تھے مدینہ میں وفات پائی۔

﴿۸۶۲/۱۹۱﴾

حضرت عروہ بن رؤیم اللخمیؓ

آپؓ متقنین شام میں سے تھے ذی شنبہ مقام میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی تھی پھر آپؓ کے جنازے کو اٹھا کر مدینہ طیبہ میں دفن کیا گیا تھا۔

﴿۹۹۲/۱۹۲﴾

حضرت عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب الہاشمیؓ

آپؓ حضرت حسن بن محمد کے بھائی تھے کنیت ابو ہاشم تھی اہل مدینہ کے عباد اور اہل بیت کے قراء میں سے تھے مدینہ میں انتقال فرمایا تھا۔

﴿۹۹۵/۱۹۳﴾

حضرت ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالبؓ

حضرت عبداللہ الہاشمی کے بھائی ہیں اہل مدینہ کے سادات اور اکابر اہل بیت میں سے تھے مدینہ میں وفات پائی تھی۔

﴿۹۹۶/۱۹۴﴾

حضرت حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؓ

آپؓ حضرت عمر اور حضرت محمد کے بھائی ہیں اکابر اہل بیت اور سادات اہل مدینہ میں سے تھے مدینہ میں انتقال فرمایا تھا۔

﴿۹۹۸/۱۹۵﴾

حضرت عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ

آپؓ واقعہ اور عاصم اور یزید اور ابو بکر کے بھائی تھے یہ سب محمد بن زید کے بیٹے تھے اخیراً اہل مدینہ میں سے تھے مدینہ میں وفات پائی۔

﴿۹۹۹/۱۹۶﴾

حضرت عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر

الصدیقؓ

آپؓ سادات اہل مدینہ اور متقنین اہل مدینہ میں سے تھے قریش کے عابدین اور صالحین حضرات میں سے تھے مدینہ طیبہ میں ۱۲ھ میں وفات پائی۔

﴿۱۰۰۰/۱۹۷﴾

حضرت عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطابؓ

آپؓ عبید اللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمر کے والد تھے اہل مدینہ کے حفظ و اتقان ورع اور فضل کے اعتبار سے سادات میں سے تھے مدینہ میں وفات پائی تھی۔

﴿۱۰۳۲/۱۹۸﴾

حضرت خالد بن ابی صلتؓ

آپؓ متقنین اہل مدینہ میں سے تھے حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے مدینہ میں انتقال فرمایا۔

﴿۱۰۴۶/۱۹۹﴾

حضرت ابوالرجال محمد بن عبدالرحمن بن حارثہ

الانصاریؒ

آپؒ کو ابوالرجال اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ ان کے دس بیٹے تھے اس لئے آپؒ کا عرف ابوالرجال بن گیا تھا آپؒ مدینہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۰۴۷/۲۰۰﴾

حضرت محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص اللیشیؒ

کنیت ابوالحسن تھی۔ اہل مدینہ کے بڑے اور متقنین میں سے تھے ۱۳۳ھ یا ۱۳۵ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۰۸۰/۲۰۱﴾

حضرت عمر بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطابؒ

آپؒ قریش کے بڑے حضرات میں سے تھے ایک مدت تک مدینہ میں قیام کیا اور ایک مدت تک کوفہ میں۔ آپؒ کی حدیث دونوں شہر کے حضرات روایت کرتے ہیں مدینہ میں وفات پائی تھی۔

﴿۱۰۸۵/۲۰۲﴾

حضرت عبداللہ بن ابی لبیدؒ

آپؒ احنس بن شریق کے غلام تھے اہل مدینہ کے عابدین میں سے تھے کوفہ میں تشریف لائے ان کو احادیث پڑھائیں ان کی حدیث دونوں شہر

کے علماء کے پاس ہے آپؐ مدینہ میں فوت ہوئے حضرت صفوان بن سلیم آپؐ کے جنارے میں شریک نہیں ہوئے تھے کیونکہ ان کو منکرین تقدیر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

﴿۱۱۱۴/۲۰۳﴾

حضرت موسیٰ بن یعقوب بن عبداللہ بن وہب بن زمعہ القرشیؒ یہی ہیں جن کو زمعی بھی کہتے ہیں اہل مدینہ کے بڑے حضرات میں سے تھے آپؒ کی کنیت ابو محمد الاسدی تھی مدینہ میں فوت ہوئے غریب روایات بھی بیان کر دیتے تھے۔

﴿۱۱۲۳/۲۰۴﴾

حضرت ابو علقمہ الفروئیؒ

نام عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابی فروہ ہے آل عثمان بن عفانؓ کے غلام تھے مدینہ میں محرم ۱۹۰ھ میں وفات پائی۔

شیخ امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ مدینہ کے مشہور اتباع تابعین کا آخری حصہ ہے جن کو ہم نے اشارۃً ان کے اسباب کے اعتبار سے ذکر کیا ہے ہم نے ان کے نام کے بیان کرنے میں موت کے تقدم اور تاخر کا اعتبار نہیں کیا اور نہ ہی جلالت انسان کا اعتبار کیا ہے اور نہ اس کی قدر کا اور نہ وسعت علم کا اور نہ وفور فقہ کا اعتبار کیا ہے بلکہ ہم نے ان کے اسماء میں ان کی ملاقات کا اعتبار کیا ہے پس ہر وہ شخص جس کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دو آدمیوں کا تعداد کے اعتبار سے فاصلہ ہے ہم نے ان کو اس طبقے میں شامل کیا ہے کیونکہ ان کی ملاقات تابعین کو حاصل ہوئی چاہے ان

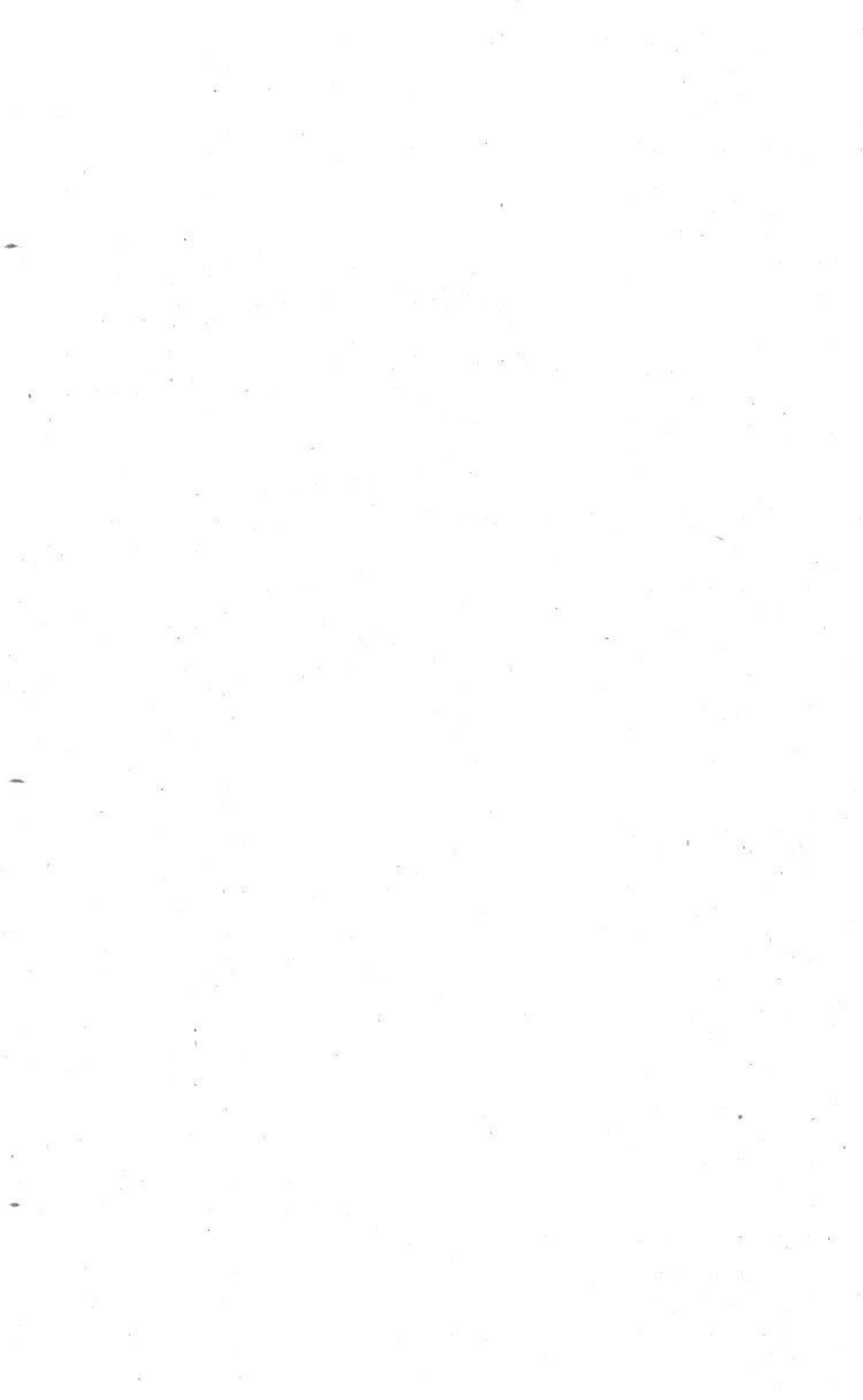
کی وفات تابعی سے پہلے ہوئی یا بعد میں ہوئی اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ اگرچہ ان کا اسلام لانا مؤخر ہوا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اسلام لانا پہلے ہوا تھا، ہم نے حضرت ابو الطفیل کو صحابہ کرام کی صف سے نہیں نکالا کیونکہ ان دونوں حضرات کو حضور علیہ السلام سے ملاقات حاصل ہے اگرچہ اللہ کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان زیادہ ہے کیونکہ یہ اسلام کے سوابق میں سے ہیں اور دین کی فضیلت ان کو زیادہ حاصل ہوئی اور حضور علیہ السلام کی کثرت صحبت بھی ان کو حاصل ہوئی انہوں نے حضور علیہ السلام کے لئے مال اور نفس کو بھی خرچ کیا تھا اسی طرح سے ہم نے ان تابعین کا بھی اعتبار کیا ہے جن کے ہم نے نام اس کتاب میں لکھے ہیں چاہے ان کی وفات پہلے ہوئی یا بعد میں ہوئی بس ان کا صحابہ کرام سے لقاء ثابت ہوا چاہے انہوں نے صحابہ کی جماعت کو دیکھا یا کسی ایک صحابی کو ان میں سے دیکھا ان کے ناموں کی تخریج طبقات کے اعتبار سے درست نہیں ہے سوائے ملاقات کے اعتبار سے جس پر ہم نے اس کتاب کی تائیس کی ہے کیونکہ ان کے ناموں کو ذکر کرنا مراد ہے موت کا ذکر کرنا مراد نہیں ہے کیونکہ ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ ایک جماعت تابعین کی ایک میں فوت ہوئی ہے اگرچہ ان میں معمولی سا اتفاق ہوتا ہے علم کی اقدار اور عمر کی نسبتوں اور علم کی عنایات اور حلم کی دیانات میں فرق ہوتا ہے جب ہم نے ان حضرات کے ناموں کے منظم کرنے کا ارادہ کیا تو سب حضرات دین میں اور فقہ میں اور علم میں اور عمر میں ایک حالت پر نہیں تھے ہم نے ان حضرات کے لئے ملاقات کو مد نظر رکھا پس جس نے صحابی کو دیکھا اور اس سے سماع حدیث کیا ہم نے اس کو تابعین میں داخل کیا جیسا کہ جس آدمی

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اگرچہ اس کا اسلام فتح مکہ کے بعد تک مؤخر رہا وہ صحابہ کرام میں شامل تھا اسی طرح سے ہر وہ شخص جس نے ثقہ تابعی کو دیکھا یا کئی تابعین کو دیکھا تو ہم نے اس کو اتباع تابعین کے مجموعے میں شامل کیا ہے کیونکہ ملاقات کا لفظ ان سب کو شامل ہے۔

﴿۱۸۰/۲۰۵﴾

حضرت سہیل بن عمرو القرشی رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو یزید ہے آپ ابو جندل کے والد ہیں جاہلیت اور اسلام میں آپ خیر ہی سے معروف تھے اہل مکہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔



حصہ پنجم

مدینہ میں مدفون تبع تابعینؓ

ماخوذ از

مشاہیر علماء الامصار

امام ابن حبان بستی

ترجمہ از

مولانا امداد اللہ انور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿۱۵۰۷/۲۰۶﴾

حضرت بکیر بن عبداللہ بن الأشجؓ

آپؓ اشج کے آزاد کردہ غلام تھے مصر کے ثقات اور قراء میں سے تھے
آپؓ نے ایک مدت تک مدینہ میں قیام کیا اور ایک زمانہ تک مصر میں پھر
مدینہ میں ۱۲۲ھ میں فوت ہوئے۔



حصہ ششم

جنت البقیع میں مدفون اکابرین امت

اہل بیت، تابعین، محدثین

مفسرین، فقہاء امت،

اولیاء عظام اور علماء کرام



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذیل میں ان اکابر امت کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جو مدینہ طیبہ کے معروف اور بابرکت قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں اور بعض ایسے نام بھی آگئے ہیں جو جنت البقیع میں مدفون نہیں ہیں جیسے ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ وغیرہ۔

(۱) حضرت سید ابوصالح مدنی ۱۸ شعبان ۶۹۹ھ

(۲) حضرت شیخ ابوداؤد ۳ رمضان ۴۰۰ھ

(۳) حضرت ابوبکر مواردی ۲۲ ربیع الثانی ۴۳۲ھ

(۴) حضرت شیخ ابوالعباس ۲۲ ذوالحجہ ۲۰۱ھ

(۵) حضرت امام ابوالقاسم ۲۷ شوال ۲۴۲ھ

(۶) حضرت ابو عبد الرحمن ۱۴ شوال ۱۰۵ھ

(۷) حضرت شیخ ابو عبد اللہ ۱۴ شعبان ۲۰۹ھ

(۸) حضرت ابو مصعب احمد زہری ۲۴ رمضان ۲۴۲ھ

(۹) حضرت شیخ احمد نوریزی ۱۶ ذوالحجہ ۲۴۴ھ

(۱۰) حضرت شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بدوی ۳ ربیع الاول

۶۷۵ھ

(۱۱) حضرت شیخ احمد سجاده ۱۶ جمادی الثانیہ ۸۲۲ھ

(۱۲) حضرت سید آدم بنوری ۱۳ شوال ۱۰۵۳ھ

(۱۳) حضرت اسحاق ابن عمر ۱۱ رمضان ۵۳۰ھ

(۱۴) حضرت امام حسن ثنیٰ ۷ ارجب ۱۶۳ھ

- (۱۵) حضرت میر حسینی ۱۸ھ
- (۱۶) حضرت شیخ حفص مدنی ۱۱ شعبان ۳۲ھ
- (۱۷) حضرت شیخ ابوالحسن سمنون بن محبت ۳۰ ربیع الاول ۲۹۸ھ
- (۱۸) حضرت سید صبغۃ اللہ بروچی ۱۰۱۵ھ
- (۱۹) حضرت امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق عبداللہ عقیق ۲۳ جمادی
الآخری ۱۳ھ بروز جمعہ
- (۲۰) حضرت امیر المومنین سیدنا ابو حفص عمر بن خطاب ۲۸ ذوالحج
۲۳ھ بروز جمعرات۔
- (۲۱) حضرت امیر المومنین سیدنا ابو عبداللہ عثمانی غنی ذوالنورین ۱۸ ذوالحجہ
۳۵ھ بروز جمعہ۔
- (۲۲) حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین ۱۸ محرم ۹۴ھ بروز
جمعرات۔
- (۲۳) حضرت ابونصر عبدالوہاب ۲۲۹ھ بروز جمعہ۔
- (۲۴) حضرت شیخ عبدالوہاب متقی شاذلی ۱۰۱۰ھ استاد شیخ عبدالحق محدث
دہلوی و استاد حضرت علی متقی مصنف کنز العمال۔
- (۲۵) حضرت عبدالقادر کملی ۲۲ شعبان ۵۸۰ھ
- (۲۶) حضرت سید عبدالعزیز تباعی ۱۴ شعبان ۹۳ھ
- (۲۷) حضرت شیخ عبدالحق ماہر حقیقت ۱۱ جمادی اولیٰ ۷۷ھ
- (۲۸) حضرت عبدالرحیم مغربی عاشق النبی ۲۷ صفر ۵۹۰ھ
- (۲۹) حضرت عبداللہ محض ۱۸ رمضان ۱۳ھ
- (۳۰) حضرت عبدالغنی بن عثمان ۱۲ ربیع الاول ۷۷ھ

- (۳۱) حضرت شیخ سید علاء الدین مرتبۃ العبادۃ ۱۶ شعبان ۶۹۹ھ
 (۳۲) حضرت ابوالحسن دمشقی ۲۸ محرم ۳۸۷ھ
 (۳۳) حضرت عمر اشقی بن داود قریشی ۷ ارجب ۱۸ھ
 (۳۴) حضرت سید ابو عبد اللہ عمارہ المعروف ابو محمد بن خزیمہ انصاری

۱۰۵ھ

- (۳۵) حضرت شیخ عمویہ ۳۷۳ھ
 (۳۶) حضرت ابو محمد عمویہ ۶۰۳ھ
 (۳۷) حضرت قاسم بن محمد بن سیدنا ابو بکر صدیق ۲۳ جمادی اولیٰ ۱۰۷ھ

بروز منگل

- (۳۸) حضرت قطب الدین سید کبیر ۱۲ شوال ۶۱۹ھ
 (۳۹) حضرت قطب الدین عرف حاجی قدرت اللہ ۱۳ صفر ۱۲۱ھ
 (۴۰) حضرت امام ابو جعفر محمد باقر بن امام زین العابدین ۷ ذوالحجہ ۱۱ھ

جمعرات

- (۴۱) حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر ۱۵ ارجب ۱۲۸ھ سوموار
 (۴۲) حضرت سیدنا مالک ابن دینار ۱۴ صفر ۱۳۷ھ سوموار
 (۴۳) حضرت امام مالک ۷ ربیع الثانی ۹۷ھ اتوار
 (۴۴) حضرت سید محمد مورث ۷ ربیع الاول ۳۱۵ھ
 (۴۵) حضرت ابو بکر محمد سلیمی ۷ رمضان ۳۲۷ھ
 (۴۶) حضرت خواجہ ابو بکر محمد خطیب یکم محرم ۳۸۷ھ
 (۴۷) حضرت خواجہ محمد عرف عمر پارسا ۲۴ ذوالحجہ ۸۲۲ھ
 (۴۸) حضرت شیخ محمود اسفراری ۱۴ ارجب ۶۹۸ھ

- (۴۹) حضرت سید محمد عبید مدنی ۱۲ شوال ۸۹۳ھ
 (۵۰) حضرت سید محمد محی الدین جوزا لبطعی ۱۲ ذوالحجہ ۷۳۵ھ
 (۵۱) حضرت محبت اللہ شامی ۱۸ ذوالحجہ ۱۱۰۳ھ
 (۵۲) حضرت ابو یحییٰ معن بن عیسیٰ راوی موطا امام مالک ۷ شوال

۱۹۸ھ

- (۵۳) امام الجرح والتعديل حضرت یحییٰ بن معین ۲۳۳ھ
 (۵۴) حضرت شیخ یحییٰ گجراتی ۲۷ صفر ۱۰۷۵ھ
 (۵۵) حضرت خواجہ یحییٰ مدنی چشتی ۲۷ صفر ۱۱۴۱ھ
 (یہ سب نام اور ان کی تاریخ وفات و فیات الاخیار از مولانا محمد احسن
 چشتی صابری سے جمع کر کے لئے گئے ہیں جس کی تالیف میں حضرت حاجی
 امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے امداد لی گئی تھی)۔

حصہ ہفتم

جنت البقیع میں مدفون علماء دیوبند

حضرت اقدس سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کے حکم سے اس حصہ میں اکابر علماء دیوبند کے نام درج کئے جا رہے ہیں حضرت نے اس کے لئے بعض حضرات کے نام بھی ارشاد فرمائے تھے جن کو یہاں درج کر دیا گیا ہے اور اکثر نام حضرت مولانا عبدالقادر دامت برکاتہم مہاجر مدینہ طیبہ سے ٹیلی فون کر کے حاصل کئے گئے ہیں حضرت نے یہ نام بڑی محنت سے جمع کر کے دئے ہیں ان کو اور ہمارے محترم بزرگ جناب قاری عبداللہ مہاجر مدینہ نگران شعبہ تدریس قرآن مسجد نبوی شریف کو اور اس راقم الحروف کو جنت البقیع کے قبرستان میں دفن ہونا نصیب فرمائے۔ اور مدینہ منورہ کے دیگر علماء کرام اور دنیا بھر کے مسلمان جو بھی مدینہ طیبہ میں دفن ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اللہ ان کو اس شرف سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

از

امداد اللہ انور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وہ اکابر اور اصاغر علمائے دیوبند جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت البقیع کے مبارک قبرستان میں دفن ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے ان میں سے بعض کے نام جو ہمیں حضرت مولانا عبدالقادر احمد پوری مہاجر مدنی خادم خاص حضرت قاری فتح محمد جالندھریؒ کے ذریعہ سے معلوم ہو سکے ہیں ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب فرمائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(۱) حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلویؒ تاریخ وقات ۲۹ محرم ۱۲۹۶ھ

(۲) حضرت مولانا عبدالکریم مجددی نواسہ شاہ عبدالغنی مجددی

(ان کی والدہ بھی عالمہ تھیں جن سے علامہ محمد یوسف بنوری نے سند حدیث کی اجازت لی تھی)۔

(۳) نواب قطب دین شارح مشکوٰۃ (مظاہر حق)

(۴) حضرت مولانا مفتی مظفر حسین کاندھلویؒ

(۵) حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ مصنف بذل المجہود شرح سنن

ابوداؤد (۲۰ جلد)

(۶) حضرت مولانا محمد اسماعیل برماویؒ شاگرد حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ

(۷) جناب میر جمیل صاحب بہاولپوریؒ از متوسلین حضرت مولانا خلیل

احمد سہارنپوریؒ

(۸) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ شارح مصنف

اوجز المسالک (۱۵ جلد)، مصنف فضائل اعمال اور شارح کتب حدیث۔

(۹) حضرت مولانا صوفی محمد اقبال خلیفہ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی
 (۱۰) حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی مؤلف فیض الباری شرح بخاری تلمیذ
 حضرت علامہ انور شاہ کشمیری

(۱۱) حضرت مولانا آفتاب عالم بن حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی

(۱۲) حضرت مولانا عبداللہ نو مسلم فاضل دارالعلوم دیوبند

(۱۳) حضرت مولانا سراج الدین برماوی فاضل دارالعلوم دیوبند

(۱۴) حضرت مولانا محمد قاسم برماوی فاضل دارالعلوم دیوبند

(۱۵) حضرت مولانا حافظ غلام محمد فاضل ڈھابھیل ہندوستان

(۱۶) حضرت مولانا قاری فتح محمد جالندھری

(۱۷) حضرت مولانا انعام کریم نواسہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن

دیوبندی

(۱۸) حضرت مولانا شیر محمد سندھی خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی

(۱۹) حضرت مولانا عبدالقدوس بنگالی فاضل دارالعلوم دیوبند مجاز حضرت تھانوی

(۲۰) حضرت مولانا محمد موسیٰ ڈیرہ غازی خانی خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی

(۲۱) حضرت مولانا صوفی محمد اسلم خلیفہ حضرت مولانا فقیر محمد پشاور

خلیفہ حضرت تھانوی

(۲۲) حضرت مولانا محمود مدنی برادر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی

(۲۳) حضرت مولانا رشید الدین مراد آبادی داماد شیخ الاسلام مولانا

حسین احمد مدنی

(۲۴) حضرت مولانا محمد حبیب برادر زادہ شیخ الاسلام حضرت مولانا

حسین احمد مدنی

- (۲۵) حضرت مولانا محمد ہاشم بخاری مدرس دارالعلوم دیوبند
(۲۶) مولانا قاری عبدالملک مراد آبادی نگران شعبہ تحفیظ القرآن مسجد

نبوی

- (۲۷) حافظ محمد یامین ہندی مدرس حرم نبوی
(۲۸) جناب قاری عبدالرحمن تونسوی مدرس تحفیظ القرآن مسجد نبوی
(۲۹) حافظ غلام رسول تونسوی مدرس مدینہ طیبہ
(۳۰) حضرت مولانا محمود چراغی بخاری فاضل دارالعلوم دیوبند
(۳۱) جناب قاری عبدالرشید پوتا قاری نور محمد نورانی قاعدہ والے
(۳۲) حضرت مولانا عبدالشکور دیوبندی مہاجر مدنی
(۳۳) منشی نور محمد بنگالی نو مسلم مہاجر بہاولپوری ثم مہاجر مدنی
(۳۴) قاری اسلام احمد بنگالی نو مسلم مہاجر مدنی
(۳۵) شیخ عبدالقدوس مہاجر مدنی
(۳۶) حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی مجاز حضرت پیر فضل علی

شاہ

- (۳۷) حضرت مولانا عبدالحق عباسی بن حضرت مولانا عبدالغفور عباسی
(۳۸) حضرت مولانا لطف اللہ عباسی بن حضرت مولانا عبدالغفور عباسی
(۳۹) حضرت مولانا عبدالرحمن عباسی بن حضرت مولانا عبدالغفور عباسی
(۴۰) حضرت مولانا مفتی عاشق الہی بلند شہری مصنف کتب کثیرہ
(۴۱) حضرت مولانا ڈاکٹر حفیظ اللہ سکھروی خلیفہ مجاز حضرت ڈاکٹر عبدالرحمن عارفی
(۴۲) حضرت مولانا سعید احمد خان امیر جماعت تبلیغ سعودی عرب
(۴۳) قاری محمد حسن شاہ شاگرد قاری عبدالملک

- (۴۴) حضرت مولانا محمد قاسم بخاریؒ
 (۴۵) جناب قاری عبدالرشید مراد آبادی
 (۴۶) جناب قاری عبداللطیف ملتانی
 (۴۷) جناب حافظ غلام رسول کبیر والا سابق مدرس مسجد سراجاں ملتان



آداب زیارت نبوی

ماخوذ از

۱- الاختیار لتعلیل المختار - جلد ۱ صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴

۲- مراقی الفلاح شرح نور الایضاح - از صفحہ ۲۷۲ تا ۲۷۴

ترجمہ

مولانا محمد ذوالنور



آداب زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد

بارگاہ نبوی میں حاضری کا حکم

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری بڑے نیک اعمال میں سے ہے اور اعلیٰ درجہ کے مستحبات میں سے ہے بلکہ اس کا درجہ واجبات سے کم نہیں کیونکہ حضور ﷺ نے اس کی ترغیب و تحریض فرمائی ہے اور اس کے مندوب ہونے میں مبالغہ فرمایا ہے۔

فضائل زیارت نبوی

من وجد سعة ولم يزرنى فقد جفانى.
ترجمہ: جس نے گنجائش اور توفیق پائی لیکن میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا اور دوسری حدیث میں ہے
من زار قبرى وجبت له شفاعتى.

لازم ہوگئی اور تیسری حدیث میں ہے۔

من زارنی بعد مماتی فکانما زارنی فی حیاتی۔
ترجمہ: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا کہ اس نے
میری زندگی میں میری زیارت کی ہے۔
اور بھی اس طرح کی احادیث موجود ہیں جو شفاء السقام میں علام سبکیؒ نے
بڑی تفصیل سے ذکر کر دی ہیں ان تمام احادیث کے مجموعہ طرُق سے اس
بات کو تقویت مل جاتی ہے کہ حضور ﷺ کے روضہ پاک کی حاضری بھی
شریعت میں مطلوب ہے اور اعلیٰ درجہ کا کام ہے۔

حضور ﷺ اپنے روضہ اطہر میں زندہ ہیں

آنحضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ تمام
قسم کی لذتوں اور عبادات سے محظوظ ہوتے ہیں یہ اور بات ہے کہ آپ ﷺ
کے مقامات عالیہ سے قاصر لوگوں کی نگاہیں پردے میں ہیں (مراقی الفلاح
شرح نور الایضاح ۲۷۲)۔

آداب زیارت میں غفلت

ہم نے اکثر لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی زیارت کے حق کے ادا کرنے سے
غافل دیکھا ہے ان کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ زیارت کرنے والوں کے لئے کیا
آداب ہیں اس سے ہمیں مریمؑ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب میں سے

کچھ آداب ذکر کرتے ہیں۔

آداب زیارت

جو شخص آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہونے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجے اگر قریب ہوگا تو حضور ﷺ خود سنیں گے اور اگر دور ہوگا تو فرشتے اس کا یہ درود آنحضرت ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیں گے آپ ﷺ پر درود بھیجنے کے بہت سے فضائل ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی نے اپنی کتاب فضائل درود شریف میں بیان کر دیا ہے جن کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مدینہ طیبہ دیکھنے کی دعا

آداب زیارت میں سے یہ ہے کہ جب حاجی مدینہ طیبہ کی عمارات کا مشاہدہ کرے تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے پھر دعا کرے۔

اللَّهُمَّ هَذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ وَمَهَبَطُ وَحْيِكَ فَامْنُنْ عَلَيَّ
بِالدُّخُولِ فِيهِ وَاجْعَلْهُ وَقَايَةَ لِي مِنَ النَّارِ وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْفَائِزِينَ بِشَفَاعَةِ الْمُصْطَفَى يَوْمَ الْمآبِ.

ترجمہ: اے اللہ یہ آپ کے نبی کا حرم ہے آپ کے وحی کے اترنے کی جگہ ہے پس آپ مجھ پر اس میں داخل ہونے کا احسان فرمادیں اور اس

جگہ ہے پس آپ مجھ پر اس میں داخل ہونے کا احسان فرمادیں اور اس داخلہ کو میرے لئے جہنم سے ڈھال بنا دیں اور عذاب سے امان بنا دیں اور مجھے قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی شفاعت حاصل کرنے والوں میں سے بنا دیں۔

مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کے بعد کے اعمال

پھر مدینہ طیبہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے یا داخل ہونے کے بعد حضور ﷺ کی زیارت کی طرف جانے سے پہلے غسل کر لے اگر اس کے لئے ممکن ہو اور خوشبو لگائے اور عمدہ کپڑے پہنے کیونکہ اس میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی عظمت کا اظہار ہے پھر مدینہ منورہ میں اگر ممکن ہو بغیر کسی مجبوری کے تو پیدل داخل ہو ورنہ اپنا سامان رکھ کر اور ضروریات سے فارغ ہو کر سکون اور وقار کے ساتھ مسجد نبوی کی طرف چلے حضور ﷺ کے اعلیٰ مقام و مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے مسجد میں آئے

مسجد نبوی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

جب مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاَجْعَلْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ اِلٰى

آخِرِهِ وَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَفَضْلِكَ.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے دین اور شریعت کے مطابق میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں اے میرے رب مجھے خوبی کے ساتھ داخل فرما اور خوبی کے ساتھ نکال اور میرے لئے اپنی طرف سے ایسا غلبہ دے جس میں نصرت شامل ہو اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جس طرح سے آپ نے رحمت بھیجی ہے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر بے شک آپ حمد والے ہیں بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ برکت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جس طرح سے آپ نے برکت بھیجی ہے حضرت ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بے شک آپ حمد والے بزرگی والے ہیں۔ اور میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت اور فضل کے دروازے کھول دے۔

مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد کے اعمال

اس کے بعد مسجد نبوی میں داخل ہو اور مسجد نبوی میں تحیۃ المسجد حضور ﷺ کے منبر کے پاس دو رکعت پڑھیں اور اس جگہ کھڑے ہوں جہاں منبر شریف کا ستون ہوا اپنے دائیں کندھے کی طرف یہی نبی کریم ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق خبر دی ہے کہ
وما بین قبرہ و منبرہ روضة من ریاض الجنة روضے اور منبر کے درمیان کا جو حصہ ہے یہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور یہ بھی

حوض کوثر پر ہوگا۔ پھر تحیۃ المسجد کے علاوہ دو رکعت اللہ کے شکر کے طور پر ادا کریں کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کی توفیق دی ہے اور مدینہ طیبہ تک پہنچنے کا احسان فرمایا ہے پھر جو چاہیں دعا کریں پھر حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کی طرف روانہ ہوں اور حضور ﷺ کے مواجہ شریف سے چار ہاتھ دور کھڑے ہو کر انتہائی ادب کے ساتھ قبلہ کی طرف رخ کر کے حضور ﷺ کے سر مبارک کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوں اس توجہ سے کہ جناب نبی کریم ﷺ کی نظر مبارک آپ کی طرف ہے اور وہ آپ کا کلام سن رہے ہیں اور آپ کے سلام کا جواب دے رہے ہیں اور آپ کی دعا پر آمین فرما رہے ہیں۔

بارگاہ نبوی میں سلام کے الفاظ اور دعا

پھر ان الفاظ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا نَبِيَّ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 نَبِيَّ الرَّحْمَةِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ، السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُرْمَلُ، السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا مُدَثِّرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُصُولِكَ الطَّيِّبِينَ
 وَأَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ الَّذِي أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرَّجْسَ
 وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَىٰ نَبِيًّا عَن
 قَوْمِهِ وَرَسُولًا عَن أُمَّتِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ بَلَغْتَ

الرِّسَالَةَ وَأَدَّتِ الْأَمَانَةَ وَنَصَحَتِ الْأُمَّةَ وَأَوْضَحَتِ الْحُجَّةَ
 وَجَاهَدَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَأَقَمَتِ الدِّينَ حَتَّى
 آتَاكَ اليَقِينَ وَعَلَى أَشْرَفِ مَكَانٍ تَشْرَفُ بِحُلُولِ
 جَسْمِكَ الْكَرِيمِ فِيهِ صَلَاةٌ وَسَلَامٌ دَائِمِينَ مِنْ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ عَدَدَ مَا كَانَ وَعَدَدَ مَا يَكُونُ بِعِلْمِ اللَّهِ صَلَاةٌ لَا
 انْقِضَاءَ لِمَدِّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ وَفَدَاكَ وَزُورًا
 حَرَمِكَ تَشْرَفْنَا بِالْحُلُولِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَقَدْ جِئْنَاكَ مِنْ
 بِلَادٍ شَاسِعَةٍ وَأَمَكِنَةٍ بَعِيدَةٍ نَقَطَعَ السَّهْلَ وَالْوَعْرَ بِقَصْدِ
 زِيَارَتِكَ لِنَفُوزِ بِشَفَاعَتِكَ وَالنَّظَرِ إِلَى مَا تَرِكَ
 وَمَعَاهِدِكَ وَالْقِيَامِ بِقَضَاءِ بَعْضِ حَقِّكَ وَالْإِسْتِشْفَاعِ
 بِكَ إِلَى رَبِّنَا فَإِنَّ الْخَطِيئَةَ قَدْ قَصَمَتْ ظُهُورَنَا وَالْأَوْزَارَ قَدْ
 أَثْقَلَتْ كَوَاهِلَنَا وَأَنْتَ الشَّافِعُ الْمُسْتَفْعُ الْمَوْعُودُ بِالشَّفَاعَةِ
 الْعُظْمَى وَالْمَقَامِ الْمَحْمُودِ الْوَسِيلَةَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَلَوْ
 أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ
 الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ وَقَدْ جِئْنَاكَ ظَالِمِينَ لَا
 نَفْسِنَا مُسْتَغْفِرِينَ لِذُنُوبِنَا فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ وَاسْأَلْهُ أَنْ
 يُمِيتَنَا عَلَى سُنَّتِكَ وَأَنْ يَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِكَ وَأَنْ يُورِدَنَا
 حَوْضَكَ وَأَنْ يُسْقِينَا بِكَاسِكَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى
 الشَّفَاعَةَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا.

یہ مذکورہ عربی عبارت اور اس کا ترجمہ یا خالی عربی عبارت یا خالی ترجمہ تین مرتبہ عرض کریں اس کے بعد درج ذیل آیت پڑھیں۔

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَا خَوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ﴾

ترجمہ: اے میرے سردار اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو، اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو، اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو، اے رحمت والے نبی آپ پر سلام ہو، اے رسولوں کے سردار آپ پر سلام ہو، اے خاتم النبیین آپ پر سلام ہو، اے کملی اوڑھنے والے آپ پر سلام ہو، اے لحاف اوڑھنے والے آپ پر سلام ہو، آپ پر بھی سلام ہو، آپ کے پاکیزہ آباؤ اجداد کو سلام ہو، اور آپ کے پاک بازاہل بیت کو سلام ہو، جن سے اللہ تعالیٰ نے پلیدی کو دور کیا اور ان کو خوب پاک کیا اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سے اس سے افضل جزاء عطا فرمائے جو اس نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے یا رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں بے شک آپ نے رسالت کو پہنچا دیا اور امانت کو ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی اور حجت کو واضح کر دیا اور اللہ کے راستے میں ایسا جہاد کیا جیسا جہاد کرنے کا حق ہے اور آپ نے دین کو قائم کیا حتیٰ کہ آپ کی وفات ہو گئی آپ جس جگہ آرام فرما ہیں اس اشرف مقام پر بھی ہمیشہ صلوة و سلام ہوں رب العالمین کی طرف سے اس تعداد کے برابر جو صلوة و سلام ہو چکے یا اور اس تعداد کے برابر جو اللہ کے علم کے مطابق ہونے والے ہیں ایسے صلوة و سلام جن کی مدت کی انتہاء نہ ہو یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس وفد بن کر کے آئے ہیں اور آپ کے حرم کے زائرین ہیں آپ کے سامنے حاضر ہونے کا

شرف حاصل کر رہے ہیں اور پراگندہ شہروں سے اور بعید مقامات سے اچھے اور تکلیف دہ راستوں کو عبور کرتے ہوئے آپ کی زیارت کی نیت سے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ کی شفاعت سے فائز ہوں اور آپ کے بابرکت مقامات اور مکانات کی زیارت کریں اور آپ کے اس بعض حق کو ادا کریں اور آپ سے اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرائیں کیونکہ گناہوں نے ہماری کمریں توڑ دی ہیں اور بوجھوں نے ہمارے کندھوں کو بوجھل کر دیا ہے اور آپ شفاعت کرنے والے ہیں آپ کی شفاعت قبول کی جاتی ہے آپ سے شفاعت عظمیٰ کا اور مقام محمود و وسیلہ کا وعدہ کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اگر ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کو بخشواتا تو وہ اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔ بلاشبہ ہم آپ کی خدمت میں اپنے اوپر ظلم کر کے آئے ہیں آپ سے اپنے گناہوں کی بخشش کرانا چاہتے ہیں پس آپ ہمارے لئے اپنے رب کے سامنے شفاعت کریں اور اس سے سوال کریں کہ وہ ہمیں آپ کی سنت پر موت دے اور ہمیں آپ کی جماعت میں اٹھائے اور ہمیں آپ کے حوض پر حاضری کی استطاعت دے اور ہمیں آپ کے پیالے سے پلائے نہ تو ہم رسوا ہوں اور نہ شرمندہ ہوں یا رسول اللہ شفاعت کیجئے شفاعت کیجئے شفاعت کیجئے۔

اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان داروں کی طرف سے کینہ قائم نہ ہونے پائے اے ہمارے رب بے شک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

آپ کی خدمت میں دوسروں کا سلام پہنچانا

اس کے بعد آپ ان حضرات کا سلام عرض کریں جنہوں نے آپ کو سلام کہنے کے لئے کہا ہے اور سلام کہنے کا طریقہ یہ ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَتَشَفَّعُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ.

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ آپ پر فلاں بن فلاں کی طرف سے سلام ہو وہ آپ سے آپ کے رب کی طرف شفاعت چاہتا ہے آپ ان کے لئے شفاعت فرمائیں اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی شفاعت فرمائیں۔

نوٹ:

فلاں بن فلاں کی جگہ اس آدمی اور اس کے باپ کا نام ذکر کریں۔ اس کے بعد حضور ﷺ پر درود پڑھے اور جو چاہے دعائے مانگے اس دعائے مانگنے میں اس کا رخ حضور ﷺ کی طرف رکھے قبلہ کی طرف پشت رکھے

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خدمت میں سلام

پھر ایک ہاتھ آگے جا کر کے ابو بکر صدیقؓ کے سر مبارک کے سامنے کھڑا ہو اور یوں کہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ وَأَنْيَسَهُ فِي الْغَارِ وَرَفِيقَهُ فِي

الْأَسْفَارِ وَآمِنَهُ عَلَى الْأَسْرَارِ جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى
 إِمَامًا عَنِ أُمَّةٍ نَبِيَّهُ فَلَقَدْ خَلَفْتَهُ بِأَحْسَنِ خَلْفٍ وَسَلَكْتَ
 طَرِيقَهُ وَمِنْهَاجَهُ غَيْرَ مَسْلُوكٍ وَقَاتَلْتَ أَهْلَ الرِّدَّةِ وَالْبِدْعِ
 وَمَهَّدْتَ الْإِسْلَامَ وَشَيَّدْتَ أَرْكَانَهُ فَكُنْتَ خَيْرَ إِمَامٍ وَوَصَلْتَ
 الْأَرْحَامَ وَلَمْ تَنْزُلْ قَائِمًا بِالْحَقِّ نَاصِرًا لِلدِّينِ وَلَا أَهْلِهِ حَتَّى
 آتَاكَ الْيَقِينُ سَلِّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لَنَا دَوَامَ حُبِّكَ وَالْحَشْرَ مَعَ
 حِزْبِكَ وَقَبُولَ زِيَارَتِنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتَهُ.

ترجمہ:- اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ آپ پر سلام ہو اے رسول اللہ کے
 رفیق اور غار میں آپ ﷺ کے انیس اور سفروں میں ساتھی اور اسرار میں حضور
 کے امین آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو اس سے افضل
 جزاء عطا فرمائے جو کسی امام کو اپنے نبی کی امت کی طرف سے عطا فرمائی
 ہے۔ بے شک آپ نے حضور ﷺ کی سب سے بہترین نیابت فرمائی ہے اور
 آپ حضور ﷺ کے طریقہ اور منہاج کے بالکل موافق چلے ہیں اور آپ نے
 مرتدین اور اہل بدعت سے جہاد اور قتال کیا ہے اور آپ نے اسلام کو خوب
 استوار کیا ہے۔ اور اس کے ارکان کو مضبوط کیا ہے آپ بہترین امام تھے آپ
 نے اچھے طریقے سے صلہ رحمی فرمائی اور حق کے ساتھ ہمیشہ قائم رہے دین
 اور دین داروں کی مدد کرتے رہے حتیٰ کہ آپ کی وفات ہو گئی آپ اللہ سبحانہ و
 تعالیٰ سے ہمارے لئے اپنے متعلق ہمیشہ کی محبت کا سوال کریں اور اپنی
 جماعت کے ساتھ اٹھنے کا سوال کریں اور ہماری زیارت کے قبول ہونے کا

سوال کریں آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

سیدنا عمر فاروقؓ کی خدمت میں سلام

اس کے بعد اسی طرح تھوڑا سا آگے ایک ہاتھ آگے چل کر حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ کے سر مبارک کے سامنے کھڑے ہوں اور یہ کہیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ الْإِسْلَامِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكْسِرَ الْأَصْنَامِ جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ الْجَزَاءِ لَقَدْ نَصَرْتَ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِينَ وَفَتَحْتَ مُعْظَمَ الْبِلَادِ بَعْدَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَكَفَلْتَ الْإِيْتَامَ وَوَصَلْتَ الْأَرْحَامَ وَقَوَى بَيْتَ الْإِسْلَامِ وَكُنْتَ لِلْمُسْلِمِينَ إِمَامًا مَرْضِيًّا وَهَادِيًا مَهْدِيًّا جَمَعْتَ شَمْلَهُمْ وَأَعْنَتَ فَقِيرَهُمْ وَجَبَرْتَ كَسِيرَهُمْ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

ترجمہ: اے امیر المؤمنین آپ پر سلام ہو، اے اسلام کو دنیا پر غالب کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے بتوں کے توڑنے والے آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے سب سے افضل جزاء فرمائے بے شک آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی مدد کی اور بہت سارے علاقے حضور ﷺ کے بعد فتح کئے اور یتیموں کی کفالت کی اور صلہ رحمی کی اور آپ کی وجہ سے اسلام کو قوت ہوئی اور آپ مسلمانوں کے پسندیدہ امام تھے ہادی اور مہدی تھے آپ نے ان کے متفرق امور کو یکجا کیا ان کے محتاجوں کی مدد کی ان کے

بے حال لوگوں کی حالت کو درست کیا آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

حضرات شیخین کی خدمت میں اجتماعی سلام

پھر آدھا ہاتھ پیچھے ہو کر یعنی دونوں حضرات کے سامنے کھڑے ہو کر یوں عرض کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا ضَجِيعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَفِيقِيهِ
وَوَزِيرِيهِ وَمُشِيرِيهِ وَالْمُعَاوِنِينَ لَهُ عَلَى الْقِيَامِ بِالدِّينِ
وَالْقَائِمِينَ بَعْدَهُ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِينَ جَزَا كَمَا اللَّهُ أَحْسَنَ
الْجَزَاءِ جِئْنَا كَمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَشْفَعَ
لَنَا وَيَسْأَلَ اللَّهَ رَبَّنَا أَنْ يَقْبَلَ سَعِينَا وَيُحْيِنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَيُمِيتَنَا
عَلَيْهَا وَيُحْشِرَنَا فِي زُمْرَتِهِ.

ترجمہ: اے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں سونے والے، آپ کے رفیق،
آپ کے وزیر آپ کے مشیر آپ کے دین کے قیام میں معاون اور آپ کے
بعد مسلمانوں کی مصلحتوں اور ضروریات کو قائم کرنے والے آپ دونوں پر
سلام ہو اللہ تعالیٰ آپ کو سب سے بہترین جزاء عطا فرمائے ہم آپ کی
خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ دونوں حضرات کو حضور ﷺ کی
خدمت میں وسیلہ بنائیں تاکہ وہ ہمارے لئے شفاعت کریں اور اللہ سے
ہمارے لئے سوال کریں جو ہمارا رب ہے کہ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے

اور ہمیں حضور ﷺ کی ملت میں زندہ رکھے اور اسی ملت پر ہمیں موت دے اور ان کی جماعت میں ہمیں قیامت کے دن اٹھائے۔

اب اپنے لئے یہ دعا کرو

اس کے بعد آدمی وہیں کھڑے کھڑے اپنے لئے بھی اور اپنے والدین کے لئے اور جن لوگوں نے دعا کا کہا تھا سب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں پھر نبی کریم ﷺ کے سر مبارک کے سامنے پہلی حالت کی طرح کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا
أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا وَقَدْ جِئْنَاكَ سَامِعِينَ قَوْلَكَ
طَائِعِينَ أَمْرًا مُسْتَشْفِعِينَ بِنَبِيِّكَ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا وَلَا بَائِنًا وَأُمَّهَاتِنَا وَإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ
رَحِيمٌ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ
عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

ترجمہ: اے اللہ آپ کا ارشاد ہے اور آپ کا ارشاد سچا ہے اگر ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے معافی چاہتے

اور رسول بھی ان کے لئے بخشش کی دعا کرتا تو وہ اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے اس لئے ہم آپ کی بارگاہ میں آئے ہیں آپ کے ارشاد کو مانتے ہوئے اور آپ کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اور آپ کے نبی کے پاس آپ کے سامنے شفاعت کراتے ہوئے اے اللہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے باپ دادوں کو اور ہماری ماؤں کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کی حالت میں گزر چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے کوئی کھوٹ نہ ڈال جو ایمان لائے ہیں اے ہمارے رب بے شک آپ بہت مہربان اور نہایت رحم والے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی خوبی عطا فرما اور آخرت میں بھی خوبی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا آپ کا رب عزت کا مالک پاک ہے ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے۔

اور جو چاہے دعا کرو

اور جتنا چاہے اور جو کچھ ذہن میں آئے آدمی وہاں دعا کرے جتنا اس کو توفیق ہو اللہ کے فضل سے مانگے۔

پھر استوانہ ابولبابہؓ کے پاس جا کر یہ عمل کرو

اس کے بعد استوانہ ابولبابہؓ کے پاس جائے جہاں انہوں نے اپنے آپ کو باندھا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول فرمایا تھا یہ استوانہ ابولبابہؓ حضور ﷺ کی قبر اقدس اور منبر شریف کے درمیان میں ہے وہاں جتنا چاہے نفل نماز پڑھے اور اللہ کے سامنے توبہ کرے اور جو چاہے دعا کرے اس کے بعد روضۃ من ریاض الجنۃ میں جا کر نماز پڑھے جتنا چاہے دعا کرے کثرت سے تسبیح، کلمہ طیبہ، ثناء اور استغفار عرض کرے پھر منبر نبی ﷺ کے پاس جائے اور وہاں دعا بھی کرے اور درود شریف بھی پڑھے تاکہ حضور ﷺ کے منبر کی برکت حاصل ہو پھر استوانہ حنانہ کے پاس جائے یہ استوانہ حنانہ اس کھجور کے تنے کا بقیہ حصہ ہے جو حضور ﷺ کے فراق میں رویا تھا جبکہ حضور ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے تھے پھر حضور ﷺ نے اس کو سینے سے لگایا اور اس کو سکون ہوا اور اسی طرح نبی کریم ﷺ کے باقی آثار سے (اور مختلف مقامات سے) برکت حاصل کرے اور راتوں کو جتنا عرصہ بھی مدینہ طیبہ میں رہے جاگ کر عبادت کی صورت میں گزارے اور ایسے مقامات جو حضور ﷺ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان کی زیارت کو غنیمت سمجھے۔

جنت البقیع اور مقام سیدنا حمزہؓ کی حاضری

مستحب ہے کہ آدمی جنت البقیع میں حاضر ہو اور وہاں کے مزارات اور

مشاہد کی زیارت کرے خصوصاً سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کی جبل احد کے پاس جا کر زیارت کرے اور دعا کرے پھر جنت البقیع میں آئے اور حضرت عباس اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور باقی آل رسول اللہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کرے اور امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دے اور سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ کی صاحبزادیوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرات صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کے مزارات پر حاضر ہو اور شہداء احد کے ہاں بھی جائے اگر جمعرات کے دن جانا آسان ہو تو سب سے بہتر ہے

ان حضرات پر سلام کے الفاظ

ان مقامات پر ان حضرات صحابہ کو اس طرح سے سلام عرض کریں:-
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار .

(الرعد: ۲۴)

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے پھر آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے۔

ایصال ثواب

اور آیت الکرسی پڑھے اور سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور اگر آسان ہو تو سورہ یسین بھی پڑھے اور اس کا ثواب تمام شہداء اور ان کے پڑوس میں

مسجد قباء کی حاضری اور نوافل

اور ہفتہ کے دن مسجد قباء میں جانا مستحب ہے کسی اور دن بھی جاسکتا ہے وہاں جا کر دو رکعت تحیۃ الوضوء، دو رکعت تحیۃ المسجد اور دو نفل ادا کرے اور بھی جتنی قسم کی نیت کر کے نوافل پڑھ سکے پڑھ لے حضور ﷺ ہر ہفتے اس مسجد میں وفود لے جایا کرتے تھے اس مسجد میں دو رکعت نفل کا ثواب مقبول عمرہ کے برابر ہے نوافل کے بعد جو چاہیں دعا مانگیں۔

دعا کے آخر میں یوں عرض کریں

يَا صَرِيحَ الْمُسْتَصْرِحِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا مُفْرَجَ
كَرْبِ الْمَكْرُوبِينَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ صَلِّ عَلَيَّ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَانْكَشِفْ كَرْبِي وَجُزْنِي كَمَا كَشَفْتَ
عَنْ رَسُولِكَ حُزْنَهُ وَكَرْبَهُ فِي هَذَا الْمَقَامِ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا
كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ وَالْإِحْسَانِ يَا دَائِمَ النِّعَمِ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ.

ترجمہ: اے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والے، اے مدد مانگنے والوں کی مدد کو پہنچنے والے، اے دکھیوں کے درد کو دور کرنے والے، اے لاچاروں کی دعا کو سننے والے ہمارے سردار حضرت محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے دکھ اور غم کو دور کر دے جس طرح سے اپنے رسول پاک ﷺ سے اس جگہ غم اور

دکھ کو دور کیا تھا اے مہربان، اے احسان کرنے والے، اے بہت زیادہ اچھا معاملہ اور احسان کرنے والے، اے دائمی نعمتوں والے، اے سب مہربانوں سے بڑے مہربان۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم
تسلیماً دائماً ابداً یارب العالمین آمین۔

آخری ہدیہ — درود لاتنا ہی

اس درود کے پڑھنے سے بے شمار اجر و ثواب اور اللہ تعالیٰ اور اللہ کے حبیب کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ آپ بھی مسجد نبوی اور مدینہ طیبہ میں رہتے ہوئے اس کو اپنے معمول میں لائیں اور بے شمار اجر و ثواب حاصل کریں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْجَمَالِ
الزَّاهِرِ وَالْجَلَالِ الْقَاهِرِ، وَالْكَمَالِ الْفَاحِرِ وَاسِطَةِ عَقْدِ
النُّبُوَّةِ وَلُجَّةِ ذَخَارِ الْكَرَمِ وَالْفَتْوَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
أَفْضَلِ الصَّلَوَةِ عَدَدَ الْمَعْلُومَاتِ وَعَدَدَ الْحُرُوفِ
وَالْكَلِمَاتِ وَعَدَدَ السُّكُونِ وَالْحَرَكَاتِ، صَلَوَةً تَمَلَأُ
الْأَرْضَيْنِ وَالسَّمَوَاتِ وَمِثْلًا مَا بَيْنَهَا وَمِثْلًا الْمِيزَانَ وَمُنْتَهَى
الْعِلْمِ وَمَبْلَغِ الرِّضَى وَزِينَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْعَرْشِ وَعَدَدَ الْحُجُبِ
وَالسَّرَادِقَاتِ وَعَدَدَ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى وَالصِّفَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنِّي يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ وَيَا وِلِيَّ الْحَسَنَاتِ وَيَا رَفِيعَ

الدَّرَجَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد پر رحمت نازل فرما جو پر رونق جمال اور زبردست جلال اور قابل فخر کمان کے مالک ہیں، سلسلہ نبوت کے سردار ہیں اور سخاوت اور مروت کے ذخیروں کے گہرے سمندر ہیں اور آپ کی آل اور صحابہ پر بھی رحمت نازل فرما ایسی رحمت اور ایسا سلام جو معلومات کی تعداد سے اور حروف و کلمات کی تعداد سے اور سکون کی حرکات کی تعداد سے افضل ہو ایسی رحمت فرما جو زمینوں اور آسمانوں کو اور جو کچھ ان سب کے درمیان ہے ان کو بھر دے اور میزان اعمال کو پر کر دے اور علم کی انتہاء اور رضا کے آخری مقام کو پہنچتی ہو عرش اور کرسی کے وزن اور حجابات باری تعالیٰ اور جہنم کی قناتوں کی تعداد اور اسماء الحسنیٰ اور صفات باری تعالیٰ کی تعداد کے برابر ہو اے ہمارے رب مجھ سے اس صلوة و سلام کو قبول فرما اے دعاؤں کے سننے والے، اے نیکیوں کے قبول کرنے والے، اے بلند درجات والے ہمارے رب ہم سے اس کو قبول فرما بے شک آپ سننے جاننے والے ہیں۔

عبدہ المسکین الاواہ

امداد اللہ انور غفرلہ مولاہ

۲۰، ربیع الاول ۱۴۲۲ھ

کلمہ اختتام

مذکورہ صفحات میں جتنے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین کرام، ائمہ اسلام، اولیاء امت اور علماء دیوبند وغیرہ کے نام ذکر کئے گئے ہیں جن کے بارے میں مجھے معلوم ہوا اسکا کہ وہ جنت البقیع میں دفن کئے گئے ہیں ان میں مرد بھی شامل ہیں اور خواتین بھی میں نے ان کا ذکر اس کتاب میں کر دیا ہے۔

حصہ سوم اور چہام میں امام ابن حبان سے جو نام نقل کئے گئے ہیں ان میں کئی حضرات جو جنت البقیع میں مدفون نہیں ہیں مدینہ طیبہ میں بعض دیگر مقامات پر بھی مدفون ہیں۔ باقی اس کتاب کے جن حصوں میں جن جن حضرات کے نام مذکور ہیں وہ سب جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ واللہ اعلم

”سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم“ (البقرة: ۳۳)

ترجمہ: اے اللہ تیری ذات پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جو کچھ تو نے ہمیں سکھایا ہے بے شک تو علیم و حکیم ہے۔

کتاب الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابة کا ترجمہ مع اضافات کثیرہ از مشاہیر علماء الامصار امام ابن حبان اور دیگر کتب مکمل ہوا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ حضرات حجاج کرام اور زائرین مدینہ طیبہ اور ساکنین مدینہ طیبہ کو اس کتاب کی روشنی میں اہل جنت البقیع کی خدمت میں حاضری اور سلام عرض کرنے اور ایصال ثواب کرنے کی اور ان کے لئے دعا کرنے کی اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے حصول کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین . آمین

امداد اللہ انور

تصانیف و تراجم مفتی امداد اللہ انور

قیمت	تالیف	کتاب
120	مولانا مفتی امداد اللہ انور	اسرار کائنات
80	مولانا مفتی امداد اللہ انور	اسم اعظم
120	مولانا مفتی امداد اللہ انور	اکابر کا مقام عبادت
180	مولانا مفتی امداد اللہ انور	جنت کے حسین مناظر
120	مولانا مفتی امداد اللہ انور	فضائل حفظ القرآن
150	مولانا مفتی امداد اللہ انور	لذت مناجات
100	مولانا مفتی امداد اللہ انور	مناجاة الصالحین (عربی)

قیمت	مترجم	مصنف	عربی	نام کتاب
120	امداد اللہ	امام ابن الجوزی	بحر الدموع	آنسوؤں کا سمندر
52	امداد اللہ	حضرت حسن بصری	الاستغفارات	استغفارات حضرت حسن بصری
120	امداد اللہ	ابو عبد الرحمن سلمی	طبقات الصوفیہ	اوصاف ولایت
100	امداد اللہ	امام غزالی	التبر المسبوك	بادشاہوں کے واقعات
140	امداد اللہ	امام جلال الدین سیوطی	لفظ المرجان	تاریخ جنات و شیاطین
180	امداد اللہ	مفتی محمود گنگوہی	فتاویٰ محمودیہ (اردو)	فتاویٰ جدید فقہی مسائل
220	امداد اللہ	محمد عبدالرؤف المناوی	کنوز الحقائق	جوہر الاحادیث
120	امداد اللہ	امام ابن رجب حنبلی	التخويف من النار	جہنم کے خوفناک مناظر
180	امداد اللہ	امام دمیاطی	المتجر الرابع	رحمت کے خزانے
100	امداد اللہ	امام ابن الجوزی	ذم الهوی	عشق مجازی کی تباہ کاریاں
100	امداد اللہ	ابن حجر مکی	الافصاح	فضائل شادی
140	امداد اللہ	امام سیوطی	الجبانک	فرشتوں کے عجیب حالات
140	امداد اللہ	امام سیوطی	البدور السافرة	قیامت کے ہولناک مناظر

زیر طبع تصانیف و تراجم

قیمت	مؤلف	کتاب
80	مولانا مفتی امداد اللہ انور	ادعیۃ الصحابہ (عربی)

120	مولانا مفتی امداد اللہ انور	اسماء النبی الکریم
140	مولانا مفتی امداد اللہ انور	اسلاف کے آخری لمحات
60	مولانا مفتی امداد اللہ انور	اکابر کی مجرب دعائیں
120	مولانا مفتی امداد اللہ انور	تاریخ علم اکابر
300	مولانا مفتی امداد اللہ انور	تصاویر مدینہ
100	مولانا مفتی امداد اللہ انور	جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ
92	مولانا مفتی امداد اللہ انور	حکایات علم و علماء
80	مولانا مفتی امداد اللہ انور	خدمت والدین
92	مولانا مفتی امداد اللہ انور	خشوع نماز
100	مولانا مفتی امداد اللہ انور	شرح و خواص اسماء حسنیٰ
100	مولانا مفتی امداد اللہ انور	صحابہ کرامؓ کی دعائیں
120	مولانا مفتی امداد اللہ انور	فضائل تلاوت قرآن
100	مولانا مفتی امداد اللہ انور	گنہگاروں کی مغفرت
130	مولانا مفتی امداد اللہ انور	مستند نماز حسنیٰ
800	مولانا مفتی امداد اللہ انور	معارف الاحادیث

قیمت	مترجم	مصنف	ترجمہ	کتاب
	امداد اللہ انور		=	ترجمہ قرآن پاک
72	امداد اللہ انور	ابن ابی الدنیاء	المتمنین	اکابر کی تمنائیں
100	امداد اللہ انور	ابن ابی الدنیاء	العقوبات	امتوں پر عذاب الہی کے واقعات
100	امداد اللہ انور	امام ابن جوزیؒ	الشفاء	بادشاہوں کے واقعات
20	امداد اللہ انور	مولانا عبد اللہ		تیسیر المنطق
360	امداد اللہ انور	علی بن ابی طلحہؓ	صحیفہ علی بن ابی طلحہ	تفسیر ابن عباسؓ
400	امداد اللہ انور	دکٹر سعود	مرویات ام المؤمنین	تفسیر عائشہ صدیقہؓ
80	امداد اللہ انور	امام غزالیؒ	بداية الهدایہ	عبادت سے ولایت تک
80	امداد اللہ انور	خطیب بغدادیؒ	اقتضاء العلم العمل	علم پر عمل کے تقاضے

80	امداد اللہ انور	ابن ابی الدنیاء	الشکر لله عزوجل	فضائل شکر
72	امداد اللہ انور	علامہ سیوطی	ابواب السعادة	فضائل شہادت
80	امداد اللہ انور	ابن ابی الدنیاء	الصبر والثواب عليه	فضائل صبر
92	امداد اللہ انور	ابن ابی الدنیاء	الجوع	فضائل غربت
	امداد اللہ انور	امام ابن حبان	مشاہیر علماء الامصار	مشاہیر علماء اسلام

دیگر علماء کے زیر طبع تراجم

قیمت	اصلاح و تزکین	مترجم یا مؤلف	عربی	کتاب
60	امداد اللہ انور	؟ / عبد المجید انور	بعض الناس	حل قال بعض الناس
120	امداد اللہ انور	امام یاقعی /؟	الدر النظیم	خواص القرآن الکریم
140	امداد اللہ انور	امام رازی / احمد بخش	حدائق الانوار	ساتھ علوم
116	امداد اللہ انور	ابن قدامہ / ریاض صادق	کتاب التوابین	سیلاب مغفرت
100	امداد اللہ انور	مولانا ریاض صادق		الصرف الجمیل
150	امداد اللہ انور	امام واقفی / شبیر احمد	فتوح الشام	صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے
120	امداد اللہ انور	امام سیوطی / محمد عیسیٰ	شرح الصدور	قبر کے عبرتناک مناظر
120	امداد اللہ انور	امام یاقعی / جعفر علی	روض الرياحین	کرامات اولیاء
100	امداد اللہ انور	محمد سلیمان منصور پوری		محبوب کا حسن و جمال
140	امداد اللہ انور	مفتی عنایت احمد	الکلام المبین	معجزات رسول اکرمؐ
140	امداد اللہ انور	ابن جوزی / عبد المجید انور	صید الخاطر	نفیس پھول

دیگر علماء کے غیر مطبوعہ تراجم

قیمت	تسہیل و تزکین	مترجم	مصنف	کتاب
240	امداد اللہ انور	فضل الرحمن دھرم کوٹی	محمد بن علی شوق نیوی	آثار السنن
200	امداد اللہ انور	مولانا ریاض صادق	امام بخاری	الادب المفرد
300	امداد اللہ انور		امام دارمی	سنن دارمی
160	امداد اللہ انور	مفتی ابوسالم زکریا	یوسف بن اسماعیل بہانی	ہدیہ درود و سلام

زیر طبع تصانیف و تراجم

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

آثار السنن سائز 23x36x16 صفحات 508 مجلد، ہدیہ

علامہ نیوی کی مشہور و رسی کتاب جس میں طہارت اور تمام اقسام کی نمازوں کے دلائل حدیث اور اقوال صحابہ کرام اور مخالفین کے دلائل اور ان کے جوابات سے بھرپور کتاب کا ترجمہ از مولانا فضل الرحمن دھرم کوٹی مدظلہ العالی۔

ادعیۃ الصحابہ (عربی) سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد، ہدیہ

حضرت مفتی امداد اللہ انور صاحب کی کتاب "صحابہ کرام کی دعائیں" میں مذکور صحابہ کرام کی تمام دعاؤں کا عربی زبان میں ایسا ذخیرہ جس سے عربی جاننے والے مکمل استفادہ کر سکتے ہیں۔

الادب المفرد سائز 23x36x16 صفحات 688 مجلد، ہدیہ

امام بخاری کی معروف کتاب "الادب المفرد" کا اردو ترجمہ، اخلاق زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کرنے کیلئے شاہکار کتاب، بہترین احادیث نبویہ کا شاندار ذخیرہ۔ (ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ)

اسماء النبی الکریم سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

قرآن اور احادیث میں موجود اور ان سے ماخوذ حضور ﷺ کے ایک ہزار اسماء گرامی پر محیط ایک جامع کتاب، اسماء نبویہ مع اردو ترجمہ و تشریح، اور فضائل و برکات اسماء نبویہ اور فضائل "اسم محمد" تالیف از مفتی امداد اللہ انور صاحب۔

اسلاف کے آخری لمحات سائز 23x36x16 صفحات 510 مجلد، ہدیہ

حضرات انبیاء علیہم السلام، صحابہ، تابعین، فقہاء و مجتہدین، محدثین، مفسرین، علماء امت اور اولیاء اللہ کی وفات کے وقت کے قابل رشک حالات، واقعات اور کیفیات پر حیران کن تفصیلات۔

اکابر کی مجرب دعائیں سائز 23x36x16 صفحات 100 مجلد، ہدیہ

صحابہ کرام، تابعین کرام اور اکابرین اسلام کے دکھ کے واقعات اور ان کی وہ خاص دعائیں جو ان کی حل مشکلات کیلئے مقبول ہوئیں، نادر و نایاب قدیم کتابوں سے ماخوذ مستند دعاؤں کا مخفی ذخیرہ۔

اکابر کی تمنائیں سائز 23x36x16 صفحات 144 مجلد، ہدیہ

"کتاب المتمنین للامام ابن ابی الدنیا" ہر شخص کوئی نہ کوئی تمنا کرتا ہے اسلاف اکابر صحابہ، تابعین اور اولیاء کرام کی کیا تمنائیں تھیں ان پر لکھی گئی "159 روایات پر مشتمل رہنما کتاب۔

امتوں پر عذاب الہی کے حالات واقعات سائز 23x36x16 صفحات 254 مجلد، ہدیہ

ترجمہ "العقوبات للامام ابن ابی الدنیا" دو سو سے زائد کتب کے مصنف اور قدیم محدث امام ابن ابی الدنیا کی نادر تصنیف، عذاب الہی کے حالات واقعات، گناہوں کے آثار، اسباب عذاب الہی، تین سو ساٹھ روایات پر

مشمول سابقہ نافرمان اقوام کی تباہی کی داستان عبرت پر انوکھی کتاب۔

تاریخ علم اکابر سائز 20x30x8 - صفحات 352 مجلد، ہدیہ

پہلی سات صدیوں پر محیط اکابر محدثین، مفسرین، فقہاء اور علماء اسلاف کی طلب علم و خدمت علم کے حیرت انگیز حالات، واقعات، کمالات اور علمی کارنامے۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور

ترجمہ قرآن پاک سائز 20x30x8 - صفحات 900 - مجلد، ہدیہ

(نور العرقان فی ترجمہ القرآن) اکابر علماء اہل سنت علامہ نسفی، علامہ سیوطی، علامہ مخلی، حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی، حکیم الامت حضرت تھانوی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے تراجم اور تفاسیر سے مستفاد مکمل قرآن پاک کا نہایت مربوط، سلیس، با محاورہ جدید مختصر، آسان اور مستند اردو ترجمہ۔ متن قرآن مجید کی خوبصورت کتابت کے ساتھ

تفسیر ابن عباس سائز 20x30x8 - صفحات 728 - مجلد، ہدیہ

”صحیفہ علی بن ابی طلحہ“ دنیا کے اسلام کی پہلی اور مستند تفسیر جسے سب سے بڑے مفسر تابعی حضرت مجاہد بن جبر نے مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پڑھا اور اپنے عظیم شاگرد حضرت علی ابن ابی طلحہ کو پڑھایا اور امام بخاری، امام ابن ابی حاتم، امام ابن جریر طبری، امام ابن کثیر اور علامہ سیوطی نے اپنی تفاسیر میں نقل کیا، مکمل تفسیر کا مکمل ترجمہ بر حاشیہ مترجم قرآن مجید۔ ترجمہ تفسیر اور ترجمہ قرآن از مفتی امداد اللہ انور مدظلہ۔

تفسیر ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ سائز 20x30x8 - صفحات 900 - مجلد، ہدیہ

قرآن کریم کی سینکڑوں آیات سے متعلق حضرت ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ کی مرفوع اور موقوف تفسیری روایات پر مشتمل ایک نادر تفسیر جو ۲۲۵ مراجع و مصادر سے باحوالہ جمع کر کے مرتب کی گئی ہے۔ اور ام المؤمنین کی تفسیر دانی کی شاہکار اور ہر مسلمان کی عقیدت کا مظہر ہے آیات کی بہت سی ایسی تفاسیر جو اس سے پہلے اردو تفاسیر میں موجود نہیں ہیں۔

تصاویر مدینہ سائز 23x36x16 - صفحات 400 - مجلد، ہدیہ

مدینہ طیبہ کی قدیم و جدید تاریخ پر مشتمل سینکڑوں قدیم و جدید نایاب تصاویر مع تفصیلات عاشقان مدینہ کے دیدہ و دل کیلئے غرباء و مساکین امت کیلئے زیارات مدینہ کا نادر قیمتی سرمایہ۔

تیسرے منطق سائز 23x36x16 - صفحات 48 - جدید کپوزنگ

منطق کی مشہور درسی کتاب، قدیم جملوں کی جدید اردو نشست اور مشکل الفاظ کی جگہ آسان اردو الفاظ از مفتی امداد اللہ انور صاحب مع حواشی قدیمہ (۱) حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی (۲) حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی۔

جنت البقیع میں مدفون صحابہ سائز 23x36x16 - صفحات 272 - مجلد، ہدیہ

الروضة المستطابة فيمن دفن بالبقيع من الصحابة کا سلیس اردو ترجمہ جس میں سیکڑوں صحابہ کرام، صحابیات، اہل بیت، امہات المؤمنین، بہنات رسول اور اکابر صحابہ مع اضافات تابعین، تبع تابعین، اولیاء

امت، اکابر، علماء و یو بند جو مدینہ پاک کے شان والے قبرستان "جنت البقیع" میں مدفون ہیں ان کی نشاندہی اور مختصر تذکرہ اور حالات، حج اور عمرہ کرنے والے حضرات علماء اور عوام کیلئے خاص معلوماتی تحفہ۔

حکایات علم و علماء سائز 20x30x8 - صفحات 224 مجلد، ہدیہ

اکابر علماء اسلام کے علم اور خدمات علم کے متعلق نغیس اور نادر معلومات سے بھرپور دلچسپ اور عظیم کتاب ۱۔
تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

خدمت والدین سائز 23x36x16 - صفحات 176 مجلد، ہدیہ

قرآن و سنت، صحابہ و اکابر کے ارشادات اور شاندار واقعات کی روشنی میں خدمت والدین کے متعلق نادر کتاب از مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

شوق نماز سائز 23x36x16 - صفحات 224 مجلد، ہدیہ

نماز کے شوق، محبت، آداب، مقامات، اہمیت، فضیلت کے متعلق اکابرین اسلام کے پراثر و لولہ انگیز، نادر و نایاب حالات، کیفیات اور واقعات۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور

سنن دارمی سائز 20x30x8 - صفحات 800 مجلد، ہدیہ

محدث امام دارمی کی تصنیف "سنن دارمی" حدیث پاک کی مشہور کتاب ہے حافظ ابن حجر عسقلانی کی رائے کے مطابق سنن ابن ماجہ شریف سے بہتر اور اس کی جگہ کتب صحاح ستہ میں رکھنے کے زیادہ لائق ہے۔

شرح و خواص اسماء حسنی سائز 23x36x16 - صفحات 240 مجلد، ہدیہ

قرآن کریم میں موجود اللہ تعالیٰ کے تقریباً چار سو اسماء حسنی کا مجموعہ، ترجمہ، تشریحات، فوائد، خواص، حل مشکلات میں ان کی تاثیر، اکابر کے مجرب طریقوں کے مطابق ان کے وظائف، اپنے خاص مضامین کے ساتھ پہلی بار اردو زبان میں۔

صحابہ کرام کی دعائیں سائز 23x36x16 - صفحات 260 مجلد، ہدیہ

کتب حدیث، تفسیر اور سیرت و تاریخ میں موجود صحابہ کرام کی متفرق دعاؤں کا پہلا مجموعہ جس میں ان کی عبادات اور دیگر ضروریات کی دعائیں اور ان کے الفاظ میں دعاؤں کا بااعراب، باحوالہ اور با ترجمہ شاندار جامع ذخیرہ۔

عبادت سے ولایت تک سائز 23x36x16 - صفحات 176 مجلد، ہدیہ

ہدایۃ الہدایۃ امام غزالی کا ترجمہ

روحانی اور جسمانی عبادات کے ان طریقوں اور آداب کا بیان جن پر عمل کرنے سے آدمی کی عبادات میں روحانیت کی جان پیدا ہو جاتی ہے اور عبادات میں لطف آتا ہے، ہر شخص اللہ کی ولایت کا خواہاں ہے لیکن اس پر عمل کا طریقہ اس کو عموماً معلوم نہیں ہوتا اس کتاب میں ایسے ہی طریقوں کا بیان ہے جن پر عمل کر کے آدمی کو اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔

علم پر عمل کے تقاضے سائز 23x36x16 - صفحات 176 مجلد، ہدیہ

ترجمہ "اقتضاء العلم العمل" علامہ خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ)

اس عنوان پر مشتمل دو سو سے زائد آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور صحابہ کرامؓ اور اکابرین امت کے ارشادات کا جامع مرقع جس کے پڑھنے سے علم دین پر عمل کرنے کا شوق بڑھتا ہے اور علم پر عمل کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اقوال و احوال اور حکایات سلف سے لبریز نہایت عمدہ کتاب۔

فضائل تلاوت قرآن سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

ترغیب تلاوت، فضائل تلاوت، بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل، ختم قرآن کے فضائل، آداب قرآن، آداب تلاوت، قرآنی معلومات کا نادر خزانہ، عجائبات و علوم قرآن، مصاحف قرآن، علوم تفسیر، اکابرین اسلام کا قرآن سے شگفت، خائفین کی تلاوت کے واقعات، اور اکابرین کی نصیحتوں پر مشتمل جدید اور نادر مجموعہ۔

فضائل شادی سائز 23x36x16 صفحات 256 مجلد، ہدیہ

"الافصاح فی احادیث النکاح" حافظ ابن حجر مکیؒ کا ترجمہ مع اضافات۔ شادی اور نکاح کے متعلق تمام کتب حدیث میں موجود اکثر احادیث کا مجموعہ جن میں نکاح اور شادی کے فضائل، آداب، اہمیت، طریقہ ازدواجیت اور شادی کے ظاہر اور پوشیدہ موضوعات اور مسائل پر حاوی دلچسپ اور ضروری کتاب۔

فضائل شکر سائز 23x36x16 صفحات 192 مجلد، ہدیہ

ترجمہ "الشکر لله عزوجل للامام ابن ابی الدنیا" مع اضافات کثیرہ از مترجم، اللہ کی نعمتوں کا بیان، انبیاء کرامؓ کے کلمات شکر، صحابہ و تابعین اور اکابرین امت کے حالات و واقعات شکر، شکر کے عجیب مضامین و تفصیلات، ہر ہر سطر دلوں کو معطر کرنے اور راحت پہنچانے والی، اکابر کے کلمات سے لبریز۔

فضائل صبر سائز 23x36x16 صفحات 228 مجلد، ہدیہ

ترجمہ "الصبر والثواب علیہ" امام ابن ابی الدنیا کی اہم کتاب، غمگین اور پریشان مسلمانوں کیلئے باعث تسلی آیات، احادیث اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات اولیاء اور امت کے افراد کے حالات، مصائب اور مشکلات کی تصویر، مشکلات پر صبر کے ثواب کی اور انعامات کی تفصیلات۔

فضائل شہادت سائز 23x36x16 صفحات 144 مجلد، ہدیہ

کتب احادیث میں موجود حقیقی اور حکمی شہداء کی اقسام فضائل اور دنیوی اور اخروی درجات و مناقب پر مشتمل نہایت جامع کتاب، علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب ابواب السعادة فی اسباب الشهادة کا مکمل ترجمہ مع اضافات کثیرہ از کتب حدیث۔

فضائل غربت سائز 23x36x16 صفحات 300 ہدیہ

کتاب الجوع امام ابن ابی الدنیا کا ترجمہ از مولانا مفتی امداد اللہ نور اکبر کی بھوک، پیاس، ناداری، صبر اور شکر پر ملنے والے دنیوی اور اخروی انعامات کی تفصیلات اور بہترین حکایات۔

گنہگاروں کی مغفرت سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد ہدیہ

شریعت کے وہ اعمال صالحہ جن پر عمل کرنے سے انسان کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور جنت کے اعلیٰ درجات ملتے ہیں اور جہنم سے پناہ حاصل ہوتی ہے۔ ان کی تفصیلات پر مشتمل احادیث (ترجمہ) از حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

مستند نماز حنفی سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد، ہد یہ

طہارت، نماز، وتر، نوافل، جمعہ، نماز سفر، نماز جنازہ، نماز عیدین وغیرہ کے متعلق جتنے مسائل پر غیر مقلد ہم پر اعتراض کرتے ہیں سب کے متعلق قرآن و حدیث اور صحابہ کرامؓ سے بحوالہ مستند اور ضروری دلائل کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے اب شاید نماز سے متعلق کوئی اختلافی مسئلہ اس سے باہر نہیں ہے اور بعض اہم مسائل کے دلائل تفصیل سے جمع کر دیئے ہیں اور بعض جگہ غیر مقلدین کے حوالوں کے جوابات بھی لکھ دیئے گئے ہیں، دلائل کو سمجھانے والی نہایت آسان کتاب۔ نیز "غیر مقلدین کی غیر مستند نماز" بھی اس میں شامل کر دی گئی ہے۔ جس میں غیر مقلدین پر لاجواب اعتراض قائم کئے گئے ہیں۔

مشاہیر علماء اسلام سائز 23x36x16 صفحات 500 جلد ہد یہ

مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام، خراسان اور مصر کے اکابر علماء صحابہ تابعین تبع تابعین اتبع تابعین کے مختصر جامع حالات (تصنیف)، محدث زمانہ امام ابن حبان (ترجمہ) مولانا مفتی امداد اللہ انور

معارف الاحادیث سائز 17x27x8 صفحات 2000 چار جلد، ہد یہ

حدیث کی سینکڑوں کتب میں موجود صحیح احادیث کا شاندار مجموعہ، احادیث کے جملہ مضامین کا انتخاب جو ضروری احکام، فضائل، ترغیب، تہدید، اسرار احکام شریعت، تزکیہ نفس، سیرت و کردار اور معاشرت کی احادیث وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان کی تشریح بھی قلم بند کی گئی ہے، اور احادیث کے ایسے عالمانہ لطائف و معارف تحریر کئے گئے ہیں جن کو پڑھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور یہ معارف اردو کی حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ اگر کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اس کی دل کشی کے سبب اس سے دل نہیں بھرتا۔ مساجد میں سلسلہ درس کیلئے اچھوتی شرح حدیث۔

ہد یہ درود اسلام سائز 23x36x16 صفحات 400 جلد ہد یہ

اکابرین اسلام کے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کردہ نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ مقامات اور معانی پر مشتمل 130 درود و سلام۔ تالیف حضرت یوسف بن اسماعیل النہبانی۔ ترجمہ مولانا ابوسالم زکریا نظر فرمودہ مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

دیگر تالیفات مولانا امداد اللہ انور

غیر مطبوعہ عربی تالیفات

- | | |
|--|--|
| (۱) احکام القرآن للہانویٰ منزل چہارم مع مفتی جمیل احمد التھانویٰ (۵ جلد) | (۲) وجوب التقلید |
| (۳) وراثۃ الانبیاء | (۴) علامات الأصفاء و کرامات الأولیاء |
| (۵) ایصال الثواب فی الإسلام | (۶) حد الرجم علی المحصن |
| (۷) کرامة الإنسان | (۸) نقمة الاغیاء بعصمة الانبیاء |
| (۹) وجوب الاضحیة | (۱۰) تراجم مدونی الفقہ الحنفی |
| (۱۱) حکم الدعوات عقب الصلوات | (۱۲) حکم الرقی والعودات فی ضوء الشریعة |
| (۱۳) اللواطۃ و حدہ عند الانمة الأربعة و ترجیح التعزیر علیہ | (۱۴) احادیث حرمة اللواطۃ |
| (۱۵) نجاسة المنی | |

غیر مطبوعہ اردو تالیفات

- | | |
|--|--|
| (۱۷) ترجمۃ القراءۃ الراشدة حصہ اول (زیر تکمیل) | (۱۶) ترجمۃ القراءۃ الراشدة حصہ دوم (زیر تکمیل) |
| (۱۸) رکعتین بعد الوتر | (۱۹) احکام عشر |
| (۲۰) احکام زراعت | (۲۱) احکام تجارت |
| (۲۲) قاضی شریح | (۲۳) خصوصیات اسلام |
| (۲۴) مسیحی ذرائع تبلیغ و ترقی اور ان کا سد باب | (۲۵) فضائل شب قدر |
| (۲۶) تکمیل ترجمہ اعلاء السنن آٹھ جلد مکمل | (۲۷) اولیاء کرام اور ان کی پہچان |
| (۲۸) عورت کی سربراہی | (۲۹) مسیحیت کا ماضی، حال اور مستقبل |
| (۳۰) مجموعہ مقالات | |